خطبه شعبانیه

مختصر تشریح کے ساتھ

MARCH 25, 2019

محمد علی شریعتی
قم المقدسه ایران

https://downloadshiabooks.com/

فہرست

مقدمہ: خطبہ شعبانیہ کا اجمالی تعارف.......... 13
شرح حاضر کے بارے میں 13
درس اول: ماہ رمضان کی دوسرے مہینوں پر فضیلت.......... 15
مختصر وضاحت.......... 15
کچھ اہم نکات 15
1: سب سے افضل مہینہ 15
2: سوغات ماہ رمضان 15
پہلا عشرہ: عشرہ برکت 16
برکت کے کچھ اسباب.......... 16
دوسرا عشرہ: عشرہ رحمت 17
تیسرا عشرہ: عشرہ مغفرت 19
درس دوم: ماہ رمضان اور خدا کی مہمانی.......... 21
نکات مہم 21
الف: میزبان کے وظایف.......... 22
ب: مہمان کے وظائف 23
7: مہمان نوازی کے حوالے سے کچھ احادیث.......... 23
درس سوم: ماہ رمضان میں دو اهم ترین کام اور ماہ رمضان اور بدبخت لوگ.......... 25
نکات مہم.......... 25
1: دو اھم کامون کی توفیق 25
2: روزہ احادیث کی روشنی میں 25
الف: روزہ اساس دین ہے۔ 25
ب: روزہ جھنم کی آگ کیلئے ڈھال ہے۔.......... 26
ج: روزے کا اجر خود اللہ دے گا: 26

https://downloadshiabooks.com/

مختصر وضاحت 26
درس چھارم: روزے کا فلسفہ..28
اھم نکات:.. 28
حدیث مشابہ 28
روایات کی روشنی میں موت و قیامت کو یاد کرنے کے اثرات 28
موت کو یاد کرنے کے فائدے.. 29
درس پنجم: صدقہ..31
اھم نکات.. 31
صدقے کی اھمیت قرآن و سنت کی روشنی میں 31
درس ششم: بزرگوں کا احترام ، بچوں پر رحم اور صلہ رحمی........................33
اھم نکات.. 33
1) بزرگوں کا احترام:.. 33
2) والدین کی توقیر: 33
3) حسن معاشرت:.. 34
4) صلہ رحمی کی عظمت.. 34
5) صلہ رحمی کے فوائد 34
6) قطع رحمی 35
7) قطع رحمی کے خطرناک اثرات.. 35
8) افطار پارٹیاں 35
درس ہفتم: زبان، آنکھ اور کانوں کی حفاظت..36
کچھ اہم نکات 36
۱: تقوی کا حصول: 36
2:زبان کے گناہ: 36

https://downloadshiabooks.com/

3: زبان کے بعض گناہ: 37
4: آنکھ کی نعمت: 37
5:نامحرم کی طرف دیکھنے کی سزا 38
6: کانوں کا روزہ: 38
درس ہشتم: ماہ رمضان اور یتیم پروری 39
یتیم نوازی روایات کی روشنی میں 39
1: بہترین گھر: 39
2: یتیم نوازی کا ثواب 39
3:پاداش یتیم نوازی 40
4: یتیم نوازی کرنے والا عرش الھی کے سایے میں ہوگا 40
درس نہم : نماز کے اوقات کی اہمیت 41
دعا کی قبولیت میں وقت کی تاثیر: 41
کچھ روایات اسی سلسلے میں پیش خدمت ہے: 42
درس دھم: افطار کرانے کا ثواب 44
احادیث کی روشنی میں افطاری دینے کا ثواب 44
دو اھم پیغام 45
1: زندگی میں انجام دینے والے عمل کی اھمیت 45
2: عمل کی قبولیت میں ایمان کی تاثیر 46
درس یازدھم: استغفار 47
روایات کی روشنی میں استغفار کے آثار و برکات 47
1: استغفار موجب مغفرت 47
2: استغفار اور فراوانی رزق 47
3: استغفار دلوں کو صاف کرتا ہے 47

https://downloadshiabooks.com/

4: استغفار ائمہ علیہم السلام کے ساتھ رہنے کا باعث بنتا ہے 48
5: استغفار اور خوش قسمتی... 48
6: ہر مشکل کا حل استغفار میں ہے 48
درس دوازدھم: سجدہ کرنے والے اور نماز پڑھنے والے.......................................50
اھم نکات.. 50
1: سجدہ کیا ہے؟ 50
2: سجدے کی قسمیں 50
الف: سجدہ جسمانی: 50
ب: سجدہ نفسانی: 50
3:ھمرنگ مخلوقات 51
4:ماہ رمضان اور مغفرت 51
5: سجدہ عامل مغفرت 51
6: نشانہ مومن 51
درس سیزدھم: حُسن خُلق...52
کچھ اھم نکات.. 52
1) حسن خُلق سے مراد 52
2) ماہ رمضان اور حسن خلق.. 52
3) آثار و فوائد حسن خلق.. 52
الف: حسن خلق اور گناہوں کی بخشش 53
ب: حسن خلق کا اجر 53
ج: سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی چیزیں............................... 53
د: حسن خلق اور میزان عمل 54
ھ: حسن خلق اور تکمیل ایمان 54

https://downloadshiabooks.com/

درس چهاردهم: ما تحت افراد کے ساتھ نرمی برتنے کا فائده..55
اہم نکات 55
1: حسن اخلاق کے موارد 55
پہلا مورد: غلاموں اور ماتحت افراد کے ساتھ نرمی برتنا.............................55
اهم نکتہ: 56
ماتحت افراد سے نرمی برتنے کے فائدے.. 57
درس پانزدهم: ظلم و زیادتی سے پرهیز کرنے کا مہینہ اور امام حسن علیہ السلام کا مختصر تذکرہ..58
اہم نکات 58
1: ظلم و زیادتی ممنوع.. 58
2: برےلوگوں کی عزت کرنا 58
حدیث(1).. 59
حدیث (2).. 59
حدیث (3).. 59
نکتہ: 60
3: ائمه علیهم السلام کی سیرت کی مخالفت:... 60
4: امام حسن ع اور مرد شامی کا واقعہ 60
5: آخری بات 60
درس شانزدهم: یتیم نوازی...62
اهم نکات.. 62
1: یتیم کے بارے میں دوبارہ تاکید... 62
2:یتیم نوازی کے اخروی فوائد : 62
3: یتیم محبت اور توجه کا محتاج هوتا هے:.. 62
یتیم نوازی کا اجر.. 63

https://downloadshiabooks.com/

یتیم کو پناہ دینے سے مرحومین کو فائدہ پنچنا 63

درس ہفدھم: صلہ رحمی اور قطع رحمی 65

صلہ رحمی 65

1: رحم سے مراد 65

2: رحم کے مصادیق 65

3: صلہ رحمی سے مراد 66

4: صلہ رحمی کے مصادیق 66

5: صلہ رحمی کہ اہمیّت 67

6: ماہ رمضان اور صلہ رحمی 67

امام جعفر صادق ع کی رشتہ داری نبھانے کا انداز 67

قطع رحمی 68

قطع رحم کرنے والا جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہتا ہے 68

درس ہجدھم: خبر شہادت امیر المومنین علیہ السلام 70

مقدمہ 70

خبر شہادت امیر المومنین ع 70

ربط مصائب 72

مختصر مصائب 72

درس نوردھم: عاقبت بہ خیری 74

مقدمہ 74

عاقبت بخیر ہونے سے مراد 75

عاقبت بخیری کی اہمیت 75

الف: قرآن کی روشنی میں 75

خود خدا کی نصیحت 75

https://downloadshiabooks.com/

حضرت ابراهیم ع کی اپنے بیٹوں کو وصیت.. 75
راسخون فی العلم کی دعا 76
ب: روایات کی روشنی میں 76
ج: دعاوں کی روشنی میں.. 77
کچھ نمونے... 77
ایک اهم نکته... 77
عاقبت خیر ہونے والے بعض افراد کی مثالیں....................................... 78
عاقبت خراب ہونے والے بعض افراد کی مثالیں.................................... 78
ربط مصائب 78
امام علی ع اور عاقبت بخیری 78
مختصر مصایب 79
درس بیستم: فضائل امیر المومنین علیه السلام.. 80
علی علیه السلام کے فضائل نبی صلی الله علیه و آله وسلم کی زبانی 80
ذات امام علی ع کی جامعیت... 81
علی ع نفس پیغمبر ص... 82
علی علیه السلام کا علم 82
علی ع کی اطاعت.. 83
مودت و محبت علی علیه السلام 84
علی علیه السلام کی معرفت... 84
ربط مصایب 85
مختصر مصائب 85
درس بیست و یکم: اعلان خلافت امیر المومنین علیه السلام...................................... 87
اعلان خلافت امیر المؤمنین... 87

https://downloadshiabooks.com/

1: یوم الدار یا دعوت ذوالعشیرہ میں 87
اس دعوت میں موجود کچھ اہم نکات: 87
علی کو اسی دن ہی چار ڈگریاں دی گئی 88
2:عقد اخوت کے موقع پر 88
3:حدیث منزلت میں 89
حدیث کے ذیل میں تین اھم بحث 89
الف: کیا حدیث سند کے لحاظ سے معتبر ہے؟ 89
ب: کیا یہ حدیث علی ع کے وصی ہونے پر دلالت کرتا ہے؟ 89
ج: یہ حدیث کس جگہ حضور نے ارشاد فرمایا؟ 90
4: انگشتر صدقہ دینے کے موقع پر 91
5: روز غدیر خم 91
درس بیست و دوم: ماہ مبارک رمضان اور نوافل 93
مقدمه 93
نوافل یومیہ 93
مومن کی علامت 94
نوافل ماہ رمضان ایک نگاہ میں 94
نماز مستحب کے کچھ احکام 94
ایک انتہائی اھم نکتہ 95
درس بیست وسوم: ماہ مبارک رمضان میں ایک واجب نماز پڑھنے کا اجر 96
مقدمه 96
نماز کی فضیلت 97
استخفاف نماز 97
درس بیست و چھارم: صلوات کے فوائد اور برکتیں 101

https://downloadshiabooks.com/

ذکر صلوات کے فوائد:.. 101
1: دعاوں کی قبولیت.. 101
2: پردوں کو چاک کرنا 102
3: نفاق کو ختم کر دیتا ہے.. 102
4: طہارت باطنی کا باعث بنتا ہے 103
5: گناھوں کا کفارہ 103
6: میزان عمل کو سنگین کرتا ہے.. 104
درس بیست و پنجم: تلاوت قرآن کریم 105
تلاوت قرآن کی فضیلت و آثار و برکات.. 105
تلاوت قرآن کا عظیم ثواب 105
گھر میں تلاوت کرنے کے فائدے 106
تلاوت والدین کی مغفرت کا باعث بنتا ہے.. 106
جنت کے درجات تلاوت قرآن کے حساب سے ہے.. 107
تلاوت قرآن اور قبولیت دعا.. 107
جس گھر میں تلاوت نہ ہو وہ حقیقت میں قبر ہے.. 107
تلاوت بینائی کیلیے مفید ہے 108
درس بیست و ششم: جنت کی چابیاں.. 109
جنت کے دروازے.. 109
جنت کے دروازوں سے مراد 109
جنت کی چابیاں 109
احادیث کی روشنی میں بعض مزید صفات جو جنت کے سارے دروازوں کو کھول دیتے ہیں: 110
درس بیست و ھفتم: جھنم کے دروازے.. 112
جھنم کے دروازے 112

https://downloadshiabooks.com/

جهنم کے دروازوں کی تعداد 112
جهنم کے دروازوں سے مراد 112
قرآنی آیات کی روشنی میں جهنمی ہونے کے بعض اسباب 113
جهنم کے دروازوں کو بند کرنے والے عوامل 114
خاتمہ 116
درس بیست و هشتم: ماہ رمضان اور شیطان 117
شیطان کا غل و زنجیر میں باندھنا: 117
اسی موضوع پر کچھ اور احادیث 117
شیطان کو بند کرنے والی چیزیں 118
شیطان کو مسلط کرنے والی خصلتیں 119
شیطان سے امان میں رکھنے والی بعض چیزیں 120
درس بیست و نهم: ماہ رمضان میں سب سے افضل عمل 121
مقدمہ 121
انسان کی زندگی میں گناہ کے اثرات 121
1. گناہ انسان کو هلاک کرتا ہے 121
2. دل کو تاریک کر دیتا ہے 122
3. دلوں کو الٹا کر دیتا ہے 123
4. زندگی میں مشکلات اور امراض ایجاد کرتا ہے 123
5. دعا کو قبول ہونے نہیں دیتی 124
6. خشک سالی کا باعث بنتا ہے 124
7. توفیقات خیر کو سلب کرتا ہے 125
8. بے معرفت لوگ مسلط ہونے کا باعث بنتا ہے 125
9. رزق میں کمی کا باعث بنتا ہے 125

https://downloadshiabooks.com/

اظہار تشکر 126

مبلغین حضرات کیلئے

پیغمبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ماہ مبارک رمضان کی فضیلت میں دیا گیا خطبہ جو کہ خطبہ شعبانیہ سے معروف ہے۔

سلسلہ وار دروس کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

مقدمہ: خطبہ شعبانیہ کا اجمالی تعارف

وجہ تسمیہ: خطبہ شعبانیہ پیغمبر گرامی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبات میں سے ایک ہے.

اس خطبے کو آنحضرت ص نے ایک سال ماہ شعبان کے آخری جمعے میں بیان فرمایا تھا. اس وجہ سے خطبہ شعبانیہ کے نام سے مشہور ہوا ہے.

مضامین خطبہ: اس خطبے میں ماہ مبارک رمضان کی فضیلت اور اہمیت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس ماہ میں روزہ داروں کو اہداف ماہ رمضان تک پہنچنے کیلئے بہت سارے دستور العمل بیان کیے گئے ہیں.

اسناد و منابع : اس خطبے کو امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء کے طریق سے امام علی علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام نے پیغمبر گرامی اسلام سے نقل فرمایا ہے. متعدد معتبر کتب میں یہ خطبہ موجود ہے.[1]

محدث قمی نے فضیلت ماہ رمضان کو بیان کرتے ہوئے اس خطبے کے اکثر حصے کو امالی شیخ صدوق سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے.

شرح حاضر کے بارے میں

مبلغین کرام! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ پیغمبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ماہ مبارک رمضان کی فضیلت میں دیا گیا خطبہ جو کہ خطبہ شعبانیہ سے معروف ہے فقط ایک عام خطبہ نہیں ہے بلکہ ایک مکمل دستور العمل ہے جو ماہ مبارک رمضان اور اس میں رکھے جانے روزوں کے ہدف کلی یعنی حصول ملکہ تقوی سے ہم آہنگ ہے.

---

[1] شیخ صدوق نے عیون اخبار الرضا ج 2 ص 265 / شیخ صدوق امالی ص 153 / علامہ مجلسی بحار الانوار ج 93 ص 356 / شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج7، ص226.

https://downloadshiabooks.com/

اگرچہ اس خطبے کو معمولا مبلغین حضرات ماہ مبارک رمضان میں اپنا سرنامہ کلام قرار دیتے ہوئے گفتگو کرتے رہتے ہیں لیکن اس کی ایک جامع شرح ابھی تک اردو زبان میں اب تک موجود نہیں تھا اس لیے ہم پچھلے سال ماہ مبارک رمضان میں دئیے گئے مکتوب دروس کو جمع کر کے کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ان شاء اللہ آپ حضرات کو پسند آئے گا.

اس مختصر شرح میں ہم نے خطبہ مبارکہ کو تیس حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کے ذیل میں اسی سے متناسب کچھ احادیث اور نکات کو بیان کیا گیا ہے.

چونکہ ھمارا مخاطب اصلی مبلغین اور علمائے کرام حضرات ہیں اس لیے اکثر نکات کی طرف اشارے پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے اور توضیحات ملال آور سے اجتناب کرنے کی حد الامکان کوشش کی گئی ہے.

https://downloadshiabooks.com/

درس اول: ماہ رمضان کی دوسرے مہینوں پر فضیلت

أَيُّهَاالنَّاسُ ! إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللهِ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ الشُّهُورِ وَ أَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ لَيَالِيهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِي وَ سَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ.[2]

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے،کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن پیامبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! خدا کا مہینہ برکت، رحمت اور مغفرت لے کر تمھاری طرف آرہا ہے۔

یاد رکھو! یہ وہ مہینہ ہے جو اللہ کے نزدیک سب مہینوں سے محترم ہے اس مہینے کے دن اور راتیں دیگر سارے دنوں اور راتوں پر فضیلت رکھتے ہیں، اور اس مہینے کی گھڑیاں دوسرے مہینوں کی گھڑیوں سے افضل ہے۔

مختصر وضاحت

خطبہ شریف کے اس ابتدائی حصے میں حضور کریم ص نے ماہ مبارک رمضان کی عظیم فضیلتوں کو بیان فرمایا ہے. جن کو ہم نکات کی شکل میں بیان کریں گے.

کچھ اہم نکات

1:سب سے افضل مہینہ

اللہ تعالی نے سارے مہینوں کو ایک جیسی فضیلت سے نہیں نوزا ہے بلکہ بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ماہ مبارک رمضان کو اتنی فضیلت عطا کیا گیا ہے کہ اسے اپنا مہینہ قرار دیا ہے.

2: سوغات ماہ رمضان

ماہ مبارک رمضان خالی ہاتھ نہیں آرہا ہے بلکہ تین ایسی اھم چیزوں کو لیکر آرہا ہے جن کی ضرورت و اہمیت انسان کی دنیوی و اخروی زندگی میں کسی سے پوشیدہ نہیں ہے. اور وہ تین اھم چیز برکت، رحمت اور مغفرت ہے.

---

[2] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.

https://downloadshiabooks.com/

اسی لیے عام طور پر ماہ مبارک رمضان کو تین عشروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلا عشرہ: عشرہ برکت

ماہ مبارک رمضان کے ابتدائی دس دنوں کو عشرہ برکت سے موسوم کیا جاتا ہے۔

برکت کے کچھ اسباب

اسباب خیر و برکت بہت زیادہ ہیں ذیل میں ہم ان میں سے بعض کو فہرست وار بیان کریں گے۔

1: تقوی

لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرى آمَنوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنا عَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِ وَالأَرْضِ[3]

2: سلام کرنا

عن النبی صلی الله علیه و آله: إِذا دَخَلَ اَحَدُكُمْ بَيْتَهُ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّهُ يُنْزِلُهُ الْبَرَكَةَ وَتُؤْنِسُهُ الْمَلائِكَةُ؛

جب بھی تم میں سے کوئی اپنے گھر میں داخل ہوجائے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے کیونکہ سلام برکت نازل کرتا ہے اور فرشتوں کا مانوس کر دیتا ہے۔[4]

3: کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنا

عن ابی الحسن الرضا علیه السلام عن رسول الله ص قالَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إذا قالَ العَبدُ: «بِسمِ اللّهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ» قالَ اللّه. جَلَّ جَلالُهُ: بَدَاَ عَبدى بِاسمى، وَ حَقٌّ علىَّ اَن اُتَمِّمَ لَهُ اُمورَهُ وَاُبارِکَ لَهُ فى اَحوالِهِ

امام رضا علیہ السلام پیغمبر اسلام ص سے اور پیغمبر اسلام ص خداوند سے نقل کرتےہیں کہ اللہ نے فرمایا: میرے بندے نے میرے نام سے شروع کیا ہے پس میرے اوپر

[3] سوره اعراف، آیه ۹۶.
[4] علل الشرایع، ج ۲، ص ۵۸۳.

https://downloadshiabooks.com/

اسکا یہ حق بنتا ہے کہ اسے امور کو انجام تک پہنچاؤں اور اس کے حالات کو اسکے لئے مبارک قرار دوں.[5]

4: تلاوت قرآن

عن الرضا علیه السلام یرفعه النبی صلی الله علیه و آله قال: اجعلوا لبیوتکم نصیبا من القرآن فان البیت اذا قرء فیه القرآن تیسر علی اهله و کثر خیره و کان سکانه فی زیادة و اذا لم یقرأ فیه القرآن ضیق علی اهله و قل خیره و کان سکانه فی نقصان.

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلام ص نے فرمایا: اپنے گھروں کیلئے قرآن کریم کی تلاوت کا ایک حصہ قرار دے دو چونکہ جو بھی اپنے گھر میں تلاوت کرے اس گھر میں رہنے والوں کے کام آسان ہوجاتا ہے اور اس گھر میں برکت زیادہ ہو جاتی ہے.

اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی ہے اس گھر میں رہنے والوں پر گھر کے امور دشوار ہوجاتا ہے اور اس گھر سے برکت کم ہوجاتی ہے اور اس گھر میں بسنے والوں میں بھی کمی یعنی بے برکتی آجاتی ہے.[6]

دوسرا عشرہ: عشرہ رحمت

ماہ مبارک رمضان کے دوسرے عشرے کو عشرہ رحمت سے موسوم کیا جاتا ہے اور رحمت اللہ تعالی کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اس سے مراد اللہ کی جانب سے نازل ہونے والا خیر و احسان ہے.

اس عشرے میں انسان کو اللہ تعالی کی جانب سے نازل ہونے والی رحمتوں کا امیدوار ہونا چاہیے.

رحمت الہی کو حاصل کرنا بہت آسان ہے چونکہ رحمت الھی ہماری فکر و اندازے سے بڑ کر وسیع ہے. چنانچہ معصوم ع سے وارد دعاؤں میں معصومین علیھم السلام خداوند کی بارگاہ میں مناجات کرتے ہوئے فرماتے ہیں "یا من وسعت رحمتہ غضبہ"

---

[5] عیون اخبار الرضا، ج 2، ص 269، ح 59.
[6] وسائل الشیعه، ج6، ص200.

https://downloadshiabooks.com/

نیز امیرالمؤمنین علیہ‌السلام سے مروی ہے کہ آپ رحمت الھی کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

"لَيْسَ الْعَجَبُ مِمَّنْ نَجَى كَيْفَ نَجَى، وَإِنَّمَا الْعَجَبُ مِمَّنْ هَلَكَ كَيْفَ هَلَكَ مَعَ سِعَةِ رَحْمَةِ اللهِ؟!"

آپ ع تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ عجیب بات یہ نہیں کہ فلان شخص نے ہلاکت اور جھنم میں جانے سے کیسے نجات پایا بلکہ تعجب اس شخص پر ہونا چاہیے کہ رحمت الھی کی اتنی وسعت کے باوجود فلان شخص کیوں ہلاک ہوا؟[7]

اسی لیے فارسی شاعر کہتا ہے:

رحمت حق بهانه می خواهد　　　رحمت حق بها، نمی خواهد

ذیل میں ہم اسباب حصول رحمت الھی میں سے کچھ کو روایت کی روشنی میں بیان کریں گے

الف: شوہر اور زوجہ کا ایک دوسرے کو محبت کی نظر سے دیکھنا

عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم: إِنَّ الرَّجُلَ إذا نَظَرَ إِلَى امرَأَتِهِ وَ نَظَرَت إِلَيهِ نَظَرَ اللّه تَعالى إِلَيهِما نَظَرَ الرَّحمَةِ۔[8]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ

بے شک جب کوئی مرد اپنی زوجہ کی طرف اور کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ کی نظر رحمت ان دونوں پر ہوتی ہے.

ب: دو مومن کا ایک دوسرے سے معانقہ کرنا

عن صادق آل محمد علیه السلام: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَة.

جب دو مومن آپس میں بغل گیر ہوتے ہیں تو رحمت الھی ان دونوں کو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے.[9]

---

[7] سفینة البحار، جلد 1، صفحه 517.

[8] نهج الفصاحه ص 278.

https://downloadshiabooks.com/

ج: صبر

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ، الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ، أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ.[10]

عفو بخشش

عن امیرالمؤمنین علیہ السلام: بِالْعَفْوِ تُسْتَنْزَلُ [تَنْزِلُ] الرَّحْمَة.

معاف کرنے سے رحمت الھی نازل ہوتی ہے.[11]

ان روایات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت الھی کو انسان انتہائی مختصر اعمال کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں.

اسباب نزول رحمت بہت زیادہ ہیں ہم انہی بعض پر اکتفاء کرتے ہیں.

تیسرا عشرہ: عشرہ مغفرت

ماہ مبارک رمضان کا دھہ اخیر عشرہ مغفرت سے موسوم ہے اوراس عشرہ میں مغفرت الہی کا دائرہ بہت وسیع ہوجاتا ہے. اس عشرہ مبارک میں شب قدر کی راتیں بھی ہیں جن میں مغفرت کی امیدیں مزید بڑھ جاتی ہیں چنانچہ اس حوالے سے روایت میں آیا ہے کہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : رَجَبٌ شَهْرُ اَللَّهِ اَلْأَصَمُّ يَصُبُّ اَللَّهُ فِيهِ اَلرَّحْمَةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ شَهْرُ شَعْبَانَ تَنْشَعِبُ فِيهِ اَلْخَيْرَاتُ وَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ تُغَلُّ اَلْمَرَدَةُ مِنَ اَلشَّيَاطِينِ وَ يُغْفَرُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ سَبْعِينَ أَلْفاً فَإِذَا كَانَ فِي لَيْلَةِ اَلْقَدْرِ غَفَرَ اَللَّهُ بِمِثْلِ مَا غَفَرَ فِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى ذَلِكَ اَلْيَوْمِ إِلاَّ رَجُلاً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْظِرُوا هَؤُلاَءِ حَتَّى يَصْطَلِحُوا.

---

[9] بحار الأنوار ، ج73، ص: 35.

[10] آیہ 155 و 156و 157 سورہ بقرہ.

[11] غررالحکم ودررالکلم،ص246

https://downloadshiabooks.com/

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ماہ رجب شہر اللہ اصم ہے یعنی اس ماہ میں اللہ تعالی اپنے بندوں پر رحمت انڈیل دیتا ہے. اور ماہ شعبان وہ مہینہ ہے جس میں خیرات و برکات پھیل جاتا ہے. اور ماہ رمضان کی پہلی شب میں شریر شیاطین کو غل و زنجیر میں باندھ دیا جاتا ہے. اور رمضان کی ہر شب میں ستر ہزار افراد کی مغفرت ہوتی ہے اور جب شب قدر پہنچ جاتی ہے تو اتنے لوگوں کی بخشش ہوتی ہے جتنے لوگوں کی بخشش پورے ماہ رجب، شعبان اور رمضان کے باقی شبوں میں ہوتی ہے. سوائے اس شخص کے جس کے اور اسکے دینی بھائی کے درمیان عداوت و دشمنی ہو. اس کے بارے میں خداوند فرشتوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ ان کو صلح کرنے تک چھوڑ کر رکھو.[12]

عوامل بخشش اور مغفرت میں سے سب سے اہم ترین عامل ذات باری تعالیٰ کے سامنے اپنی گناہوں پر نادم ہونا اور اس کے حضور استغفار طلب کرنا ہے اس مطلب پر ایک حدیث قدسی کو حسن ختام کے طور پر ذکر کر کے درس اول کو اختتام کرتے ہیں.

حدیث قدسی

یابن ادم ما دعوتنی و رجوتنی اغفرلک علی ما کان فیک و ان اتیتنی بقرار الارض خطیئۃ اتیتک بقرارھا مغفرۃ ما لم تشرک بی و ان اخطات حتی بلغ خطایاک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک.

اے بنی آدم! (یاد رکھو)جب بھی مجھے پکارتے ہو اور میرے اور امید رکھتے ہو (تو سمجھو) میں تمھارے ساری گناھوں کو بخش دوں گا۔

اگر تو پوری زمین کی وسعت کے برابر بھی گناہ لے کر میرے پاس آجائے تو میں اسی کے برابر مغفرت لے کر تیرے پاس آوں گا البتہ کسی کو میرے شریک نہ ٹھراتے ہو۔

اگر تم اس قدر گناہ میں غرق ہو کہ تمھارے گناہ آسمان سے چھو رہے ہو تب بھی تو اگر استغفار کرے تو میں تیری گناھوں کو بخش دوں گا۔[13]

[12] عیون اخبار الرضا ج 1 ص 76
[13] (بحارالانوار، ج 93، ص 283)

https://downloadshiabooks.com/

درس دوم: ماہ رمضان اور خدا کی مہمانی

هُوَ شَهْرٌ دُعِيتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللهِ وَ جُعِلْتُمْ فِيهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ اللهِ أَنْفَاسُكُمْ فِيهِ تَسْبِيحٌ وَ نَوْمُكُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ وَ عَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُولٌ وَ دُعَاؤُكُمْ فِيهِ مُسْتَجَابٌ.[14]

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں تم خداوند کے مہمان ہو۔ اور تمھیں اس مہینہ میں (مہمان خصوصی کی طرح) اللہ کی طرف سے خصوصی فضل وکرم کے اھل قرار دیا گیا ہے۔

مثلا:

1: تمھاری سانسوں کو تسبیح

2: نیند کو عبادت

3: اور اعمال کو قبول شدہ قرار دیا گیا ہے

4:جبکہ دعاوں کو مستجاب کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

نکات مہم

1: خطبہ شعبانیہ کے اس حصے میں روزہ داروں کی فضیلت کی انتہا بیان کی گئی ہے چونکہ دنیا میں اگر کسی کو کوئی بڑے عہدے پر فائز شخص دعوت دے تو اسکو اپنے لیے بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہیں. اتنے میں خالق و مالک کائنات کا کسی کو اپنا مھمان قرار دینے سے بڑھ کر کسی کے لیے اور کیا اعزاز ہو سکتاہے.

2: ماہ مبارک رمضان کیلئے بہت سارے صفات اور نام موجود ہے لیکن سب سے خوبصورت نام ماہ مھمانی خداوند ہے.

3: خطبے کے فراز اول میں ماہ رمضان کے سوغات اور تحفوں کو کلی طور پر برکت، رحمت اور مغفرت کی شکل میں بیان کیا گیا تھا اور اس فراز میں اس کے بعض مصادیق ذکر بیان کیا گیا ہے.

---

[14] 1 بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.

https://downloadshiabooks.com/

4: اسلام میں مهمان نوازی کی اهمیت اور اسکے آداب مہمان نوازی اور اس کا احترام دین مبین اسلام کے اهم ترین دستورات میں سے ایک ہے. اگرچہ یہ رسم دنیا کے مختلف گوش وکنار میں بسے ہوئے اقوام میں موجود ہے.

لیکن اسلام نے مهمان نوازی کے حوالے سے عجیب فکر پیش کی ہے. اسلامی نقطہ نگاہ سے مهمان میزبان کا کچھ نہیں کھاتا ہے بلکہ وہ اپنا رزق خود لے کر آتا ہے ظاھرا وہ میزبان کا کھانا کھا رہا ہوتا ہے ورنہ حقیقت میں میزبان اسکے طفیل سے کھا رہا ہوتا ہے اس حوالے سے روایت یوں ملتی ہے کہ:

عن النبی صلی الله علیه وآله: إذا أراد الله بقوم خیرا أهدی إلیهم هدیة، قالوا: وماتلك الهدیة؟ قال: الضیف ینزل برزقه، ویرتحل بذنوب أهل البیت.

پیغمبر رحمت ص سے مروی ہے کہ آپ ص نے فرمایا: جب بھی خداوند کسی قوم کے بارے میں خیر چاہتا ہے تو تو انہیں ایک هدیہ اور تحفہ عطا کرتا ہے.

کسی نے عرض کیا وہ تحفہ کیا ہے یا رسول اللہ ص؟ آپ ص نے فرمایا: (وہ تحفہ)مہمان ہے جو کہ اپنی رزق و روزی خود لے کر آتا ہے اور جاتے ہوئے اس گھر میں رہنے والوں کی بلاؤں کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے.[15]

5: یہاں پر مناسب ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے میزبان اور مهمان کے وظائف میں سے کو فہرست وار بیان کیا جائے.

الف: میزبان کے وظایف

1: کوشش کر کے مہمان کے ذوق کے مطابق کھانا تیار کرے.

2: جتنا ہو سکے جلدی کھانا پیش کیا جائے.

3: اچانک پہنچنے والے مہمانوں سے یہ نہ پوچھیں کہ کھانا کھایا ہے یا نہیں بلکہ جو ہوسکے اس کے سامنے پیش کیا جائے.

4: میزبان کو چاہیے مہمان کے ساتھ کھانا تناول کرے.

5: اگر مہمان میں کوئی عیب وغیرہ نظر آئے تو طعنہ نہ دے.

[15] بحار الأنوار - العلامة المجلسی - ج 72 - الصفحة 461.

https://downloadshiabooks.com/

6: مھمان کے سامنے اپنی مالی و اقتصادی مشکلات کو بیان نہ کرے.

7: مہمان سے پہلے نہ سویے.

8: اس کے سامنے اپنے بچوں پر غصہ نہ کرے.

ب: مہمان کے وظائف

1:میزبان کو پہلے اطلاع دے کر جائے.

2: وقت معین پر جائے.

3: جہاں میزبان کہے وہیں پر بیٹھ جائے.

4: گھر کے اندر تجسس نہ کرے.

5: میزبان سے بے جا تقاضے نہ کرے.

6: جس قسم کا کھانا پیش کرے اسے کھا لے

7: بن بلائے مھمان بننے سے پرہیز کرے.

8: اپنے همراه طفیلی لے کر نہ جائے.

9: کھانے کے بعد جلدی اٹھ جائے.

7: مھمان نوازی کے حوالے سے کچھ احادیث

1: عن امیرالمؤمنین علیہ السلام: الضّیفُ دَلیلُ الجَنّةِ وَمَن لَمْ یُکرِمِ الضَّیفَ فَلیسَ مِنّی.

امیرالمؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ مھمان جنت کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے اور جو مھمان کا احترام نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے.[16]

3: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لاخَیرَ فی مَن لایُضیفُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ: جو مھمان نوازی نہیں کرتا اس میں کوئی خیر نہیں ہے.[17]

---

[16] لئالی الاخبار، ج 3 ، ص 66.

https://downloadshiabooks.com/

3: عن النبی صلی‌الله علیه و آله و سلم: کُلُّ بَیتٍ لایَدخُلُ فیهِ‌الضَّیفُ لایَدخُلُه الملآئِکةُ.

فرمان حضور اکرم ص : ہر وہ گھر جس میں مہمان نہ آئے اس میں فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے.[18]

4: عن امیرالمؤمنین علیه‌السلام: اَکرِمْ ضَیفَكَ وَاِن کانَ حقیراً وَ قُم عَن مَجلِسِكَ لِأَبیكَ وَمُعَلِّمِكَ وإنْ کُنتَ امیراً.

اپنے مہمان کا احترام کرو اگرچہ وہ پست فطرت ہی کیوں نہ ہو. اور باپ اور استاد کے احترام میں اپنی جگہے سے اٹھو اگرچہ تم بادشاہ ہی کیوں نہ ہو.[19]

[17] المحجّةالبَیضاء، ج ۳، ص ۳۲.
[18] مستدرک، ج 1 ،6 ص 258.
[19] فهرست غرر، ص 211.

https://downloadshiabooks.com/

درس سوم: ماه رمضان میں دو اهم ترین کام اور ماه رمضان اور بدبخت لوگ

فَاسْأَلُوا اللهَ رَبَّكُمْ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَ قُلُوبٍ طَاهِرَةٍ أَنْ يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهِ. فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ غُفْرَانَ اللهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ.[20]

بس تم اللہ سے سچے دل اور خلوص نیت سے مانگو کہ وہ تمھیں اس مہینے میں روزہ رکھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق دے۔ بدبخت ہے وہ شخص جو اس عظیم مہینے میں بھی خدا کی مغفرت سے محروم رہے۔

نکات مهم

1: دو اهم کاموں کی توفیق

اس فراز کے ابتدائی حصے میں دو اهم کام توفیق ہونے کیلئے دعا کرنے پر زور دیا گیا ہے. پہلا اہم ترین کام اس ماہ میں روزہ رکھنا ہے. روزہ رکھنے کیلئے توفیق الھی شامل حال ہونا ضروری ہے. روز مرہ زندگی میں ہم بہت سارے ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کی جسمانی اور مالی وضعیت بہتر ہونے کے باوجود مختلف بہانوں سے روزہ نہیں رکھتے ہیں اور مختلف بہانے تراشتے رہتے ہیں. بعض لوگ گرمیوں میں روزے سے فرار کرنے کیلئے سفر وغیرہ کرتے ہیں اور موسم سرما میں قضا رکھتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جو فضیلت اس ماہ میں روزہ رکھنے کو حاصل ہے وہ دوسرے مہینوں میں رکھنے والے روزوں کو حاصل نہیں ہے. ذیل میں ہم روزے کی فضیلت پر بعض احادیث کو بیان کر کے بحث کو آگے بڑھاتے ہیں.

2: روزہ احادیث کی روشنی میں

الف: روزہ اساس دین ہے۔

عن محمد بن علی الباقر علیه السلام بنی الاسلام علی خمسة اشیاء، علی الصلوة و الزکاة و الحج و الصوم و الولایه.

---

[20] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.

https://downloadshiabooks.com/

امام باقر علیہ السلام کا فرمان ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

1: نماز 2: زکات 3: حج 4: روزہ 5: ولایت (رھبری اسلامی).[21]

ب: روزہ جھنم کی آگ کیلئے ڈھال ہے۔

1: عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: الصوم جنة من النار.

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے: روزہ جھنم کی آگ کیلئے ڈھال ہے، یعنی روزہ انسان کو جھنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔ حدیث شریف سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ روزہ اس دن انسان کے کام میں آتا ہے جب کوئی رشتہ داری اور کوئی مال و دولت کسی کے کام نہیں آتی :﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ﴾[22]

2: اس دن کوئی مال و دولت اور سفارش و رشوت وغیرہ (بقرہ 48) کسی کام کا نہیں ہوتا[23]

ج: روزے کا اجر خود اللہ دے گا:

روزے کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کے اجر کو فقط اپنے ساتھ مخصوص کیا ہے.

چنانچہ روایت میں یوں آیا ہے :

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: قال اللہ تعالی: الصوم لی وانا اجزی به

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: اللہ تعالی نے فرمایا: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا جزا دوں گا۔[24]

مختصر وضاحت

1: یہ حدیث شیعہ اور سنی دونوں طریق سے وارد ہوئی ہے۔

اھل سنت کے ہاں یوں وارد ہوئی ہے:

---

[21] فروع کافی، ج 4.

[22] سورہ الشعراء 88.

[23] الکافی، ج 4 ص 164.

[24] وسائل الشیعہ ج 7 ص 294.

https://downloadshiabooks.com/

عن أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قال : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللهُ : کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إلا الصِّیَامَ فَإنَّهُ لِی وَأنَا أَجْزِی بِهِ . . . الحدیث(2)

2: اس حدیث شریف کو کئی طریقوں سے معنی کیا ہے، چنانچہ بعض حضرات "اُجزَی" کو مجهول قرار دیتے ہوئے ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ روزه میرے لئے ہے اور میں خود ہی اسکا جزا ہوں۔

3: مختلف قسم کی توجیہات اس حدیث کے بارے میں پیش کی گئی ہے۔ بعنوان نمونہ بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

(الف)باقی عبادتوں میں ریا کا احتمال روزے کی نسبت زیادہ ہے۔

لأنه سِرٌّ بَیْنَ العبدِ وربِّه لا یطَّلعُ علیه إلاّ الله . فإن الصائمَ یکون فی الموضِعِ الخالی من الناس مُتمکِّناً منْ تناوُلِ ما حرَّم الله علیه بالصیام ، فلا یتناولُهُ؛ لأنه یعلم أن له ربّاً یطَّلع علیه فی خلوته ، وقد حرَّم عَلَیْه ذلك

(ب)بعض کے نزدیک(انا اجزی به) سے مرادیہ ہے کہ اسکا جزا فقط مجھے معلوم ہے۔

(ج)بعض کے نزدیک اضافہ تعظیمیہ ہے بیت اللہ کی طرح یعنی ہوتی تو ساری عبادات خدا کیلئے ہوتی ہیں لیکن روزے کو اللہ اپنی طرف نسبت دے کر اس کی عظیم ہونے کو بیان فرما رہا ہے ۔[25]

[25] البخاری (1761) و مسلم (1946)

https://downloadshiabooks.com/

درس چهارم: روزے کا فلسفه

وَاذْكُرُوا بِجُوعِكُمْ وَعَطَشِكُمْ فِيهِ جُوعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعَطَشَهُ۔[26]

اے لوگو! اس مہینے میں اپنے بھوک اور پیاس کے ذریعے قیامت کے دن کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو۔

اهم نکات:

حدیث مشابہ

عن الرضا علیه السلام: انما امروا بالصوم لکی یعرفوا الم الجوع و العطش فیستدلوا علی فقر الاخر.[27]

امام رضا علیه السلام کا سے مروی ہے که لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا تاکہ وہ اس کے زریعے بھوک و پیاس کی درد کو سمجھ جائے اور اس کے نتیجے میں آخرت میں خود کی بیچارگی کے بارے میں غور و فکر کرے۔ روزے کے بہت سارے فلسفے بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کی طرف اس خطبہ میں اشارہ کیا ہے۔

روایات کی روشنی میں موت و قیامت کو یاد کرنے کے اثرات

﴿الف﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﴿ع﴾ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﴿ص﴾ أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا هَادِمُ اللَّذَّاتِ قَالَ ص الْمَوْتُ فَإِنَّ أَكْيَسَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرُهُمْ ذِكْراً لِلْمَوْتِ وَ أَحْسَنُهُمْ لِلْمَوْتِ اسْتِعْدَاداً۔[28]

پیغمبر اسلام ص سے مروی ہے کہ آپ ص نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کیا کرو؛کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ص! لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا: موت؛ لهذا سب سے ہوشیار مومن وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہے اور سب سے بہتر اس کیلئے آمادگی کرتا ہے۔

---

[26] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.

[27] وسائل الشیعه، ج 4 ص 4 علل الشرایع، ص 10

[28] مستدرک ج 2، ص 100

https://downloadshiabooks.com/

﴿ب﴾ عن الإمامُ الصّادقُ علیه السلام : ذِكرُ المَوتِ يُميتُ الشَّهَواتِ فی النَّفسِ ، و يَقلَعُ مَنابِتَ الغَفلَةِ ، و يُقَوّی القلبَ بمَواعِدِ اللّهِ ، و يُرِقُّ الطَّبعَ ، و يَكسِرُ أعلامَ الهَوی و يُطفِئُ نارَ الحِرصِ، ويُحَقِّرُ الدُّنيا.

موت کو یاد کرنے کے فائدے

- شہوتوں کو مار دیتی ہے۔
- غفلت کے سرچشموں کو ختم کر دیتا ہے۔
- دل خداوند کے وعدوں کی وجہ سے مظبوط ہو جاتا ہے۔
- طبیعت کو نرم کردیتا ہے۔
- ھوی و ھوس کے پرچموں کو سرنگوں کر دیتا ہے۔
- لالچ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
- دنیا کو حقیر بنا دیتا ہے۔[29]

[29] بحار الأنوار ج6، ص133

https://downloadshiabooks.com/

ج﴿عَنِ النَّبِيِّ ﴿ص﴾ إِنَّ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا جَلَاؤُهَا قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرُ الْمَوْتِ.[30]

نبی کریم ص سے مروی ہےبے شک دلوں کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہےکسی نے عرض کیایا رسول اللہ! دلوں کے زنگ کو کیسے اتارا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت اور موت کو یاد کرنے کے ذریعے۔

[30] مستدرک ج2 ، ص 104

https://downloadshiabooks.com/

درس پنجم: صدقہ

وَتَصَدَّقُوا عَلَى فُقَرَائِكُمْ وَمَسَاكِينِكُمْ[31]

اے لوگو!(اس مبارک مہینے میں) فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ دے دو۔

اھم نکات

1: صدقہ دینا عام دنوں میں بھی مستحب ہے لیکن ماہ مبارک بہت زیادہ ثواب ہے۔ اس لئے پیغمبر ص نے خصوصی طور پر ذکر فرمایا ہے۔

2: بعض روایات کے مطابق روزے کے فلسفوں میں سے ایک امیر اور فقیر میں یکسانیت پیدا کرنا ہے، جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

عن الصادق علیہ السلام: انما فرض الله الصیام لیستوی به الغنی و الفقیر.

خداوند نے روزہ کو اس لیے واجب کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے امیر اور فقیرمساوی ہوجائے۔[32]

اس مقصد کو زیادہ سے زیادہ صدقات دینے کے ذریعے سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ شہید باقر الصدر علیہ الرحمہ کے مطابق اگر سب اپنے مالی واجبات کو ادا کرتے تو دنیا میں کوئی بھی غریب نہیں رہتا۔

3:صدقہ سے مراد واجب (مثل خمس وزکات وغیرہ) اور مستحب صدقے دونوں ہے۔

صدقے کی اھمیت قرآن و سنت کی روشنی میں

صدقے کی اہمیت کا اندازہ ہمیں اس بات سے ہوجاتی ہے کہ صدقے کو خود خدا لے لیتا ہے۔ لیکن باقی عبادات میں واسطہ کا ذکر ہوتا ہے مثلا نماز کو فرشتے خدا کے حضور پیش کرتے ہیں وغیرہ آیہ شریفہ میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

---

[31] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ٢۵.

[32] من لا یحضره الفقیه، ج 2 ص 43.

https://downloadshiabooks.com/

الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ، و یأخذ الصدقات، و ان اللہ ھو التواب الرحیم.[33]

کیا وہ لوگ نہیں جانتے ہیں؟ کہ تنہا خدا ہے جو لوگوں کے توبہ کو قبول کرتے ہیں اور تنہا وہ ہی صدقات کو لے لیتے ہیں۔ اس مطلب پر روایات بھی کثرت سے واقع ہوئی ہے، معلی بن خنیس نقل کرتا ہے کہ میں نے ایک بارانی رات میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ "ظلہ بنی ساعدہ" تشریف لے گئے اور فقراء کے درمیان روٹی تقسیم کردئے اس کے بعد معلی، امام ع سے نقل کرتا ہے کہ امام ع نے فرمایا: میرے والد گرامی امام محمد باقر علیہ السلام جب بھی کوئی چیز کسی فقیر کو دیتے تھے تو اس کے ہاتھ میں دینے کے بعد واپس لیتے تھے اور اسےسونگھنےاور بوسہ کرنے کے بعد واپس کرتے تھے اور آپ اسکی علت کو یوں بیان فرماتے تھے کہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں پھنچنے سے پہلے اللہ کے ہاتھ میں پنچ جاتا ہے۔[34]

دوسری حدیث:

عن الصادق علیہ السلام إنّ اللّہ تبارَكَ و تعالی یقولُ: ما مِن شَیءٍ إلاّ و قد وَکَّلتُ مَن یَقبِضُہُ غَیرِی، إلاّ الصَّدَقةَ؛ فإنّی أتَلَقَّفُھا بِیَدِی تَلَقُّفا.[35]

ہر چیز کو لینے کیلئے میں نے اپنا وکیل مقرر کیا ہوا ہے سوائے صدقہ کے کیونکہ صدقے کو میں خود اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوں۔

---

[33] سورہ بقرہ آیۃ 104
[34] بحارالانوار، ج 96
[35] بحار الأنوار : 68/134/96

https://downloadshiabooks.com/

درس ششم: بزرگوں کا احترام ، بچوں پر رحم اور صلہ رحمی

وَقِّرُواكِبَارَكُمْ وَارْحَمُوا صِغَارَكُمْ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ[36] .

اے لوگو! بزرگوں کا احترام کرو چھوٹوں پر رحم کرو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔

اهم نکات

1) بزرگوں کا احترام:

دین مبین اسلام کے اہم دستورات میں سے ایک بزرگوں کا احترام کرنا اور چھوٹوں پر رحم و مہربانی کرنا ہے حتی اسلام کسی کافر حربی یعنی دشمن اسلام کے بھی بچوں اور عمر رسیدہ افراد کی توھین کرنے یا ان کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اس حوالے سے بہت ساری روایتیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ پیغمبر گرامی ص سے مروی ہے:

لَيْسَ مِنّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيرَ وَلَمْ يَرْحَمِ الصَّغِيرَ وَلَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.[37]

اس روایت شریفہ میں اس شخص کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے جو اسلام کے اس اھم دستور کی مخالف کرتے ہوئے بزرگوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا۔

2) والدین کی توقیر:

خصوصا اگر وہ بزرگ ہستیاں انسان کے والدین ہو تو انسان کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے وہاں تو توہین بہت دور کی بات ہے بلکہ اف تک بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا[38]

---

[36] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25

[37] نہج الفصاحه حدیث 2416

https://downloadshiabooks.com/

3) حسن معاشرت:

دوسرا اہم پیغام یہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں جہاں عام مسلمانوں بلکہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے وہیں رشتہ داروں اور قریبی افراد کے بارے میں اسکی مزید تاکید ہوئی ہے شاید اسکی ایک وجہ انسان روزے کی حالت میں حالت اعتدال سے کبھی خارج ہوتا ہے ایسے میں کہیں انسان اپنا غصہ اپنے قریبی افراد پر نہ نکالے چونکہ معمولا انسان انہی کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔

4) صلہ رحمی کی عظمت

جمیل بن دراج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ شریفہ:

واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والأرحام إن اللہ کان علیکم رقیبا[39]

اور ڈرو اللہ سے جس کے بارے میں تم سے سوال ہوگا اور ارحام سے (ڈرو)...... کے بارے میں سوال کیا تو امام ع نے جواب دیا: ارحام سے مراد لوگوں کے آپس میں خونی رشتہ داریاں ہے۔ بے شک اللہ تعالی نے رشتہ داروں سے تعلقات برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اسے بہت عظمت بخشی ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ نے اسے اپنے سے قرار دیا ہے۔[40]

اس آیہ مبارکہ میں رشتہ داروں کے بارے میں تقوی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

5) صلہ رحمی کے فوائد

عن أبي جعفر علیہ السلام صلۃ الأرحام تزکی الأعمال وتنمی الأموال وتدفع البلوی وتیسر الحساب وتنسئ فی الاجل۔[41]

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ صلہ رحمی

1: اعمال کو پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ 2: مال و دولت میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

3:بلاوں کو دور کر دیتا ہے۔ 4:حساب میں نرمی کا باعث بنتا ہے۔

5: موت (غیر حتمی) کو ٹال دیتا ہے۔

---

[38] اسراء 23

[39] سورہ نساء 1

[40] اصول کافی ج 2 ص 150

[41] اصول کافی ج 2 ص 150

https://downloadshiabooks.com/

6) قطع رحمی

خونی رشتہ داروں سے تعلقات قطع کرنا گناہان کبیرہ میں سے قرار دیا گیا ہے۔ اور قطع رحمی کو روایات میں "حالقہ" سے تعبیر کیا گیا ہے اور حالقہ لغت میں بلیڈ وغیرہ کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے بالوں کو گنجا کیا جاتا ہے چونکہ قطع رحمی انسان کے دل سے اس کے دین و ایمان کو گنجا کرنے کا باعث بنتا ہے اس لئے "حالقہ"سے تعبیر کیا گیا ہے[42] اور شاید آیہ شریفہ میں ڈرنے کا حکم بھی اسی لئے دیا گیا ہے۔

7) قطع رحمی کے خطرناک اثرات

قطع رحمی کے خطرناک اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ یہ انسان کی عمر کو کم کر دیتی ہے۔چنانچہ مروی ہے:

عن حذيفة بن منصور قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): اتقوا الحالقة فإنها تميت الرجال، قلت: وما الحالقة؟ قال: قطيعة الرحم[43] .

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حالقہ سے ڈرو کیونکہ یہ مردوں کو مار دیتی ہے؟ حذیفہ نے عرض کیا: حالقہ کیا ہے؟ فرمایا: حالقہ قطع رحم کرنا ہے۔

8) افطار پارٹیاں

ماہ مبارک میں ہمیں ایسی افطار پارٹیاں دینے اور ان میں شرکت سے گریز کرنا چاہیے جہاں پر ساری دنیا تو جمع ہو لیکن اسکے خونی رشتہ داروں کو بلایا نہیں گیا ہو۔

---

[42] رجوع کریں اصول کافی ج 2 باب قطعیة الرحم حدیث 1

[43] اصول کافی ج 2 ص 246

https://downloadshiabooks.com/

درس ہفتم: زبان، آنکھ اور کانوں کی حفاظت

وَاحْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَغُضُّوا عَمَّا لَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ أَبْصَارَكُمْ وَعَمَّا لَا يَحِلُّ الِاسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ[44]

اپنے زبانوں کی حفاظت کرو اور جن چیزوں کی طرف دیکھنا حرام ہے ان سے آنکھوں کو بچا کے رکھو اور جن چیزوں کو سننا حرام ہے ان سے اپنے کانوں کو بند رکھو.

کچھ اہم نکات

۱: تقوی کا حصول:

ماہ مبارک رمضان میں روزوں کے ہدف اصلی یعنی حصول تقوا کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہے کہ تقوی فقط بھوکے اور پیاسے رہنے سے حاصل نہیں ہوتی ہے اگرچہ بھوک اور پیاس تقوا کے حصول کیلئے بہترین زمینہ ساز یا مددگار ہوتے ہیں۔

لیکن تقوا کو حاصل کرنے کیلئے بھوک و پیاس کو سہنے کے علاوہ حرام کاموں سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

2:زبان کے گناہ:

انسان سب سے زیادہ زبان کے زریعے گناہ کرتے ہیں کیونکہ زبان اور باقی اعضاء میں فرق ہےباقی اعضاء کے زریعے کسی اور چیز کے بغیر گناہ نہیں کرسکتے ہیں۔ مثلا آنکھیں گناہ کرنے کیلئے کسی حرام منظر کی طرف محتاج ہوتا ہے اگر سامنے کوئی ایسی مناظر نہ ہو تو گناہ نہیں کر سکتا ہے یا کانوں کیلئے کوئی حرام صدا موجود ہو تو وہ گناہ کر سکتے ہیں ہے ورنہ نہیں وغیرہ لیکن زبان کیلئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے خود ہی کافی ہے اسی لیے شاید سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا گیا ہے علمائے اخلاق بھی تزکیہ نفس کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کیلئے سب سے پہلے زبان کو سنبھالنے کا دستور دیتے ہیں۔

چنانچہ مروی ہے:

---

[44] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

عن الباقر علیہ السلام: انَّ ھذَا اللِّسانَ مِفتاحُ کُلِّ خَیرٍ وَشَرٍّ فَیَنبَغی لِلمُؤمِنِ أَن یَختِمَ عَلی لِسانِہِ کَمایَختِمُ عَلی ذَھَبِہِ وَفِضَّتِہِ؛

بے شک زبان ہر خیر اور شر کی چابی ہے پس مومن کیلئے بہتر ہے کہ وہ اپنی زبان پر مہر لگا کر رکھے جس طرح سے سونے اور چاندی کے تھیلوں پر مہر لگا کر رکھا جاتا ہے۔[45]

3: زبان کے بعض گناہ:

زبان کے ذریعے کی جانے والی گناہوں میں سے فقط بعض کو ذکر کرتے ہیں: غیبت، تہمت، توھین انسان، جھوٹ، چغلی، مذاق اڑانا، گالی دینا لھو لعب پر مشتمل اشعار کا گانا اور کفر بکنا وغیرہ..... اگرچہ بعض علماء اخلاق کے مطابق 70 گناہان کبیرہ ایسی ہیں جو زبان کے زریعے انجام دیا جاتا ہے۔

4: آنکھ کی نعمت:

آنکھیں اللہ تعالی کی طرف سے انسان کو دی گئی اھم ترین نعمتوں میں سے ایک ہے اسی کے ذریعے انسان جنت بھی کما سکتا ہے اور جھنم بھی۔ تقوی کے منزل تک پہنچنے کیلئے آنکھوں کو حرام سے بچا کے رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ یہ زہریلی تیر کے مانند انسان کے ایمان کو پارہ پارہ کر دیتی ہے روایت میں آیا ہے کہ: عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

النظر سھمٌ مسمومٌ مِن سِھام إبلیس فمَن ترکھا خوفاً مِنَ اللہ إعطاہ اللہُ إیماناً یجدُ حلاوتَہ فی قلبہ.

نامحرم کی طرف کرنے والی نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو بھی اسے ترک کرے خداوند اُسے ایسی ایمان کی دولت سے نوازتا ہے جس کی مٹھاس کا احساس وہ اپنے دل میں کرتا ہے۔[46] پس اگر کوئی ایمان کی مٹھاس کو پانا چاہتا ھے تو اسے نامحرموں کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرنا ہوگا۔

---

[45] تحف العقول ص 298

[46] بحار الانوار، ج 104، ص 37

https://downloadshiabooks.com/

5:نامحرم کی طرف دیکھنے کی سزا

عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلمِ: مَن مَلَأَ مِنِ امرأۃٍ حراماً حَشاھما اللہ عزّوجلّ یوم القیامہ بمسامیرَ مِن نارٍ وحشاھما ناراً حتی یَقضیَ بین الناس ثم یُؤَمَر بہ إلی النار[47].

جو بھی حرام طریقے سے نامحرم کی طرف بھرپور نگاہ کرے خداوند روز قیامت اسکی دونوں آنکھوں کو آتشین کیلوں اور آگ سے پر کردے گا اور یہ سلسلہ لوگوں کے حساب وکتاب ختم ہونے تک جاری رہے گا پھر اسے جھنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا۔

6: کانوں کا روزہ:

تیسرا اھم دستور کانوں کو روزے کی حالت میں حرام چیزوں کے سننے سے بچا کر رکھنا ہے مثلا غیبت، جھوٹی باتیں ، گانا وغیرہ نہ سنیں۔

[47] بحار الانوار، ج 73، ص 366

https://downloadshiabooks.com/

درس ہشتم: ماہ رمضان اور یتیم پروری

وَتَحَنَّنُوا عَلَى أَيْتَامِ النَّاسِ يُتَحَنَّنْ عَلَى أَيْتَامِكُمْ وَتُوبُوا إِلَى اللهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ[48] .

اے لوگو!دوسروں کے یتیموں پر رحم کرو تاکہ اگر تمھارے بچے یتیم ہوجائے تو دوسرے ان پر رحم کرے۔ اور گناہوں سے توبہ کر لو۔

یتیم نوازی روایات کی روشنی میں

1: بہترین گھر:

عن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هكَذا[49] .

پیغمبر گرامی ص سے مروی ہے: مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس پر احسان کیا جاتا ہو۔

اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اسکے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہو۔ پھر فرمایا: میں اور یتیم کو دیکھ بال کرنے والا ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرح ایک ساتھ بہشت میں ہونگے۔

2: یتیم نوازی کا ثواب

عن امیر المومنین علیہ السلام: ما مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَاسِ يَتِيمٍ تَرَحُّماً لَهُ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ شَعرَةٍ مَرَّتْ يَدُهُ عَلَيْهَا حَسَنَةً۔[50]

کوئی بھی مومن یامومنہ کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرے خداوند اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے بال کے حساب سے حسنہ لکھ دیتا ہے۔

---

[48] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.
[49] نہج الفصاحه ص470 ، ح 1510
[50] وسایل الشیعة ج21 ،ص375 /بحارالأنوار(ط-بیروت)ج72، ص4، ح9

https://downloadshiabooks.com/

3:پاداش یتیم نوازی

رسول اکرم صلی الله علیه وآله: مَنْ عَالَ یَتِیماً حَتَّی یَسْتَغْنِیَ عَنْهُ أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ الْجَنَّةَ کَمَا أَوْجَبَ لِآکِلِ مَالِ الْیَتِیمِ النَّارَ[51].

جو بھی کسی یتیم کی اس حد تک سرپرستی کرے کہ وہ بے نیاز ہوجائے تو اللہ تعالی اس کیلئے جنت کو واجب قرار دیتا ہے جس طرح سے یتیم کے مال کھانے والوں کیلئے جھنم کو واجب قرار دیا ہے۔

4: یتیم نوازی کرنے والا عرش الھی کے سایے میں ہوگا

عن رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم: ثلاثة فی ظلّ العرش یوم القیامة یوم لا ظلّ إلّا ظلّه: واصل الرّحم یزید الله فی رزقه ویمدّ فی أجله وامرأة مات زوجها وترك علیها أیتاما صغارا وقالت: لا أتزوّج علی أیتاقی حتّی یموتوا أو یغنیهم الله وعبد صنع طعاما فأضاف ضیفه وأحسن نفقته فدعا علیه الیتیم والمسکین فأطعمهم لوجه الله عزّ وجل[52]

تین گروہ قیامت کے دن عرش الہی کے سایے میں ہونگے جبکہ اس دن اسی سایے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔

1: صلہ رحمی کرنے والا (خداوند اسکے رزق اور عمر میں اضافہ کرے)

2:وہ خاتون جس کا شوھر فوت ہوچکا ہو اور اسکے چھوٹے چھوٹے یتیم بچے ہو اور وہ عورت یہ کہے کہ جب تک بچے زندہ ہیں اور اپنے پاون پر کھڑا نہیں ہوتے ان بچوں کی خاطر میں شادی نہیں کرتی ہوں۔

3: وہ شخص جو اپنے مھمان کیلئے کھانا بناتا ہے اور اچھی طرح سے مہمان نوازی کرنے کے بعد یتیموں اور مسکینوں کو بلا کر خدا کی خشنودی کی خاطر انہیں بھی کھلاتا ہے۔

---

[51] بحارالأنوار(ط-بیروت) ج72، ص4، ح8

[52] نهج الفصاحه ص420 ، ح 1220

https://downloadshiabooks.com/

درس نہم : نماز کے اوقات کی اہمیت

وَ ارْفَعُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي أَوْقَاتِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ يُجِيبُهُمْ إِذَا نَاجَوْهُ وَ يُلَبِّيهِمْ إِذَا نَادَوْهُ وَ يُعْطِيهِمْ إِذَا سَأَلُوهُ وَ يَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ[53] .

اپنے ہاتھوں کو نماز کے اوقات میں دعا کرنے کیلئے اس کے سامنے بلند کرو۔ کیونکہ نماز کے اوقات بہت بافضیلت ہیں۔

1: ان اوقات میں خداوند اپنے بندوں کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

2: اور جب کوئی مناجات کرے تو جواب دیتا ہے۔

3: اور جب کوئی پکارے تو لبیک کہتا ہے۔

4: اور جب کوئی مانگے تو عطا کرتا ہے۔

5: اور کوئی دعا کرے تو مستجاب کرتا ہے۔

دعا کی قبولیت میں وقت کی تاثیر:

دعا کی قبولیت میں بہت ساری چیزیں موثر ہوسکتی ہے مثل حلال خوری، شکستہ دلی، طہارت و پاکیزگی، اور خصوصی جگہے مثلا خانہ کعبہ معصومین ع کے ضریح اور مساجد وغیرہ انہی عوامل سے ایک "وقت" ہے۔ مخصوص اوقات میں دعا کی قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

مثلا ماہ مبارک رمضان، شبہاے قدر، شب برات اور شب جمعہ وغیرہ انہی اوقات میں سے ایک نماز کے اوقات ہیں جس کے بارے میں اس خطبے میں پیامبر ص نے بیان فرمایا ہے۔

[53] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.

https://downloadshiabooks.com/

کچھ روایات اسی سلسلے میں پیش خدمت ہے:

1: عن الصادق علیہ السلام: اذا دخل وقت صلاۃ فتحت ابواب السماء لصعود الاعمال۔[54] جب نماز کا وقت داخل ہوجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں تاکہ اعمال اوپر چلے جائیں۔

2: عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: إِذَا كَانَ عِنْدَ الأَذَانِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ أُسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الإِقَامَةِ لَمْ تُرَدَّ دَعْوَةٌ[55]

جب آذان کا وقت ہوتا ہے آسمان کے دروازوں کو کھول دیے جاتے ہیں۔اور دعاوں کو قبول کئے جاتے ہیں اور اقامت کے وقت میں تو کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔

3: إِنّ رجُلاً قالَ: يا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ المُؤذِّنِينَ يفضُلُونَا؟ فَقالَ رَسُولُ اللهِ قُل كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَئَلْ تُعْطَهَا[56]

ایک شخص پیغمبر ص کی خدمت میں آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا مؤذن حضرات ہم سے افضل ہیں؟ فرمایا: تم بھی انہی کے ساتھ اذان کے کلمات کو دہراو اور اذان ختم ہونے کے بعد دعا مانگو تمہیں بھی عطا کیا جائے گا۔

4: عن الامام الباقر علیہ السلام: الْمَسْأَلَةُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا مُسْتَجَابَةٌ[57]

نماز سے پہلے اور بعد میں مانگی گئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

5: عن الامام الصادق علیہ السلام: إِنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي أَفْضَلِ السَّاعَاتِ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ[58]

[54] وسائل الشیعہ ، ج 3، ص 87
[55] کنز العمال، 2، 108
[56] کنزالعمال، 7، 699
[57] بحارالانوار، 82، 325
[58] وسائل الشیعہ، 6، 431

https://downloadshiabooks.com/

خدا نے تمہارے اوپر پانچ نمازوں کو افضل ترین اوقات میں فرض کیا پس نماز کے بعد دعا کرنے کو اپنے اوپر لازمی قرار دے دو۔

https://downloadshiabooks.com/

درس دھم: افطار کرانے کا ثواب

أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ فَطَّرَ مِنْكُمْ صَائِماً مُؤْمِناً فِي هَذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عِتْقُ نَسَمَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ ص اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ[59]

اے لوگو! جو بھی اس مہینے میں کسی مومن روزہ دار کو افطار کھلائے تو اسے خداوند ایک غلام خدا کی راہ میں آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے اور اسکی گزشتہ گناہوں کو بخش دئیے جاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب یہ کام کرنے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں ۔

آپ ص نے فرمایا: روزہ داروں کو افطار دے کر جھنم کی آگ سے جان چھڑا لو اگرچہ خرما کا ایک ٹکرا یا ایک گھونٹ پانی ہی ذریعے سے۔

احادیث کی روشنی میں افطاری دینے کا ثواب

1: عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِناً لَيْلَةً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ أَعْتَقَ ثَلَاثِينَ نَسَمَةً مُؤْمِنَةً وَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ[60]

کوئی بھی مومن ماہ رمضان کی راتوں میں کسی مومن کو کھانا کھلائے خداوند اس کے بدلے میں اسے تیس مومن غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب عطا کرے گا۔ اور اسکی دعا خداوند کے پاس مستجاب ہوگی۔

2: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَنْ فَطَّرَ مُؤْمِناً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوبِهِ فِيمَا مَضَى فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ إِلَّا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ فَفَطَّرَ بِهَا صَائِماً أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ[61]

---

[59] بحارالانوار، کتاب، حدیث 25.

[60] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج93، ص: 316

https://downloadshiabooks.com/

امام محمد باقر ع پیغمبر خدا ص سے روایت کرتا ہے کہ جو بھی ماہ رمضان میں کسی مومن کو افطار کرائے اسے اس کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا نیز یہی اسکی سابقہ گناھوں کی بخشش کا باعث ہوگا اگر کوئی شخص مختصر مقدار میں دودھ یا ایک گھونٹ پانی بھی رکھتا ہو تو اس کے ذریعے کسی مومن کو افطار کرانا چاہیے۔

3: عَلِيّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاعِ قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ وَقْتَ إِفْطَارِهِ عَلَى مِسْكِينٍ بِرَغِيفٍ غَفَرَ اللَّهُ ذَنْبَهُ وَكَتَبَ لَهُ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ [كَذَا] مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ[62]

جو بھی افطار کے وقت کسی مسکین کو ایک روٹی صدقہ دے تو اللہ اسکی گناہ کو بخش دیتا ہے اور اس کیلئے حضرت اسماعیل ع کے اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔

4: عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من أطعم أخا في الله كان له من الاجر مثل من أطعم فياما من الناس، قلت وما الفيام؟ قال: مائة ألف من الناس[63] .

جو بھی اپنے مومن بھائی کو خدا کی رضا کی خاطر کھانا کھلائے تو اس کیلئے لوگوں میں سے ایک فیام کو کھانا کھلانے کا ثواب ہے۔راوی نے فیام کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: فیام ایک لاکھ لوگوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے۔

دو اهم پیغام

1: زندگی میں انجام دینے والے عمل کی اهمیت

انسان اپنی زندگی میں جو عمل انجام دیتا ہے اسکی اهمیت بہت زیادہ ہے اس عمل سے جو بالفرض اس کے مرنے کے بعد انجام پاتا ہے چونکہ اس حدیث کے مطابق زندگی میں خلوص نیت کے ساتھ دیا گیا کھجور کا ایک ٹکرا انسان کو جھنم کی آگ سے بچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد بالفرض اگر پوری زمین کو بھر کر سونا بھی دے سکے تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

---

[61] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج93، ص: 316
[62] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج93، ص: 318
[63] ثواب الاعمال 136

https://downloadshiabooks.com/

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ"[64]

بے شک جو لوگ کافر ہوئے ہیں اور کافر ہی مرے ہیں اگر اپنے آپ کو عذاب سے چھڑانے کیلئے پوری زمین کو سونے سے بھر کر فدیہ دینا چاہے تو بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا اور ان کیلئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

2: عمل کی قبولیت میں ایمان کی تاثیر

یہی بات ہم ایمان کے حوالے سے بھی کہہ سکتے ہیں کہ عمل کے صالح ہونے اور آخرت میں انسان کے کام آنے کیلئے اس عمل کا ایمان کے ساتھ اور خدا کی خشنودی کی خاطر انجام پانا ضروری ہے اگر کسی عمل کی یہ کیفیت ہو تو کمیت زیادہ مهم نہیں ہے اس کیفیت کے ساتھ انجام پانے والا عمل اگر ایک گھونٹ پانی دینے کی صورت میں بھی ہو تو جهنم کی آگ کو خاموش کرنے کی صلاحیت رکھ سکتا ہے لیکن اگر عمل میں ایمان کے بغیر ہو تو خالی کمیت کے زیادہ ہونے سے انسان کو فائدہ نہیں پنچا سکتا ہے شاید اس آیہ شریفہ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ[65]

یقینا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس ساری زمین کا سرمایہ ہو اور اتنا ہی اور شامل کردیں کہ روز قیامت کے عذاب کا بدلہ ہوجائے تو یہ معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

---

[64] سورہ آل عمران 91

[65] سورہ مائدہ 36 مزید رجوع کیجیے(رعد 18) (زمر 47)

https://downloadshiabooks.com/

درس یازدھم: استغفار:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرْهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَفُكُّوهَا بِاسْتِغْفَارِكُمْ[66]

اے لوگو! تمھاری نفس تمھارے اعمال کے گرو(قید) میں ہے، پس استغفار(طلب مغفرت) کے ذریعے اسے قید سے آزاد کر لو۔

روایات کی روشنی میں استغفار کے آثار و برکات

1: استغفار موجب مغفرت

عن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: عَوِّدُوا أَلْسِنَتَكُمُ الإِسْتِغْفَارَ فَإِنَّ اللهَ تَعالى لَمْ يُعَلِّمْكُمُ الإِسْتِغْفارَ إِلاّ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَغْفِرَ لَكُمْ[67]

اپنے زبانوں کو استغفار پڑھنے کی عادت کراو چونکہ خداوند اگر مغفرت کا ارادہ نہ رکھتا تو ہرگز تمھیں استغفار نہیں سکھاتا۔

2: استغفار اور فراوانی رزق

عن أميرالمومنين صلوات الله وسلامه عليه: إِذَا أَبْطَأَتِ الْأَرْزَاقُ عَلَيْكَ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ يُوَسِّعْ عَلَيْكَ فِيها[68]

جب بھی روزی میں تنگی ہوجائے تو استغفار کرو تاکہ اللہ تمھاری روزی میں وسعت عطا کرے۔

3: استغفار دلوں کو صاف کرتا ہے

عن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: ان للقلوب صداء كصداء النحاس فاجلوها بالاستغفار وتلاوه القرآن[69]

---

[66] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.
[67] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج90، ص: 283
[68] بحارالانوار ج 74 و تحف العقول ص 174.
[69] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج90، ص: 284

https://downloadshiabooks.com/

بے شک دلوں کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے پس اسے صاف کرو استغفار اور تلاوت قرآن کے ذریعے۔

4: استغفار ائمہ علیھم السلام کے ساتھ رہنے کا باعث بنتا ہے

عَن اِسماعیلِ بنِ سَهلٍ قالَ: كَتَبتُ الى اَبي جَعفر الثّانی (علیه السّلام) عَلَّمنی شَیئاً اِذا قُلتُه كُنتُ مَعَكُم فِي الدُّنیا وَ الآخِرَة، فقال: فَكَتَبَ بِخَطِّه اَعرَفُهُ: اَكثِر مِن تِلاوَةِ اِنّا اَنزَلناهُ و رَطِّب شَفَتَیکَ بِالاستِغفار[70]

اسماعیل بن سھل کہتا ہےچکہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کو خط لکھا اور اس میں عرض کیا کہ مجھے ایک ایسی بات سکھاو جسے میں کہتا رہوں تو دنیا و آخرت میں آپ حضرات کے ساتھ رہوں، اسماعیل کہتا ہے کہ امام ع نے مجھے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ سورہ انا انزلنا کہ کثرت سے تلاوت کرو اور اپنے لبوں کو ہمیشہ استغفار سے تر رکھو۔

5: استغفار اور خوش قسمتی

عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَةِ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ كُلِّ ذَنْبٍ أَسْتَغْفِرُ اللهَ[71]

کتنا خوش قسمت ہے وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے نامہ عمل میں ہر گناہ کے نیچے استغفار لکھا ہوا پاتا ہے۔

6: ہر مشکل کا حل استغفار میں ہے

إن رجلاً أتى الحسن (علیه السلام) فشكى اليه الجدوبه فقال له الحسن علیه السلام: إستَغفِرِاللهَ و اتاه آخر فشكى اليه الفقر فقال له: إستَغفِرِ اللهَ و اتاه آخر فقال له: ادع الله ان يرزقني إبناً فقال: إستَغفِرِ اللهَ فقلنا له اتاک رجال يشكون ابوابا و يسالون انواعا فامرتهم كلهم بالاستغفار! فقال: ما قلت ذلک من ذات نفسي، انما اعتبرتُ فيه قولَ الله: فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ

---

[70] ثواب الأعمال و عقاب الأعمال، ص 165 / بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج90، ص: 280

[71] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج90، ص: 280

https://downloadshiabooks.com/

غَفَّاراً*يُرْسِلِ السَّماءَ عَلَيْكُمْ مِدْراراً*وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهاراً*[72]

لئالی اخبار میں مروی ہے کی ایک شخص امام حسن مجتبی علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا اور امام (ع) سے قحطی اور خشک سالی کی شکایت کی تو امام ع نے فرمایا: استغفار کرو۔ ایک اور شخص آیا اور مالی مشکلات کی شکایت کی تو امام ع نے فرمایا: استغفار کرو۔ تیسرے شخص نے آکر عرض کیا میرے لیے دعا کریں کہ خداوند مجھے بیٹا عنایت کرے امام ع نے جواب میں فرمایا: استغفار کرو۔ پھر راوی کہتا ہے کہ ہم نے امام ع سے عرض کیا کیسے آپ نے مختلف لوگوں کے مختلف چاہتوں اور شکایتوں کیلئے فقط ایک نسخہ یعنی استغفار بیان فرمایا۔

آپ علیہ السلام نے جواب دیا: میں نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں بتایا بلکہ ان آیات کی رعایت کرتے ہوئے بیان کیا ہوں جن میں اللہ تعالی حضرت نوح ع کے قول کوبیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ: میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ اپنے ربّ کے حضور استغفار کرو بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ (استغفار کرو) تاکہ آسمان سے پے در پے تمھارے لیے بارش نازل کرے۔ تاکہ وہ مال اولاد میں تمھاری مدد کرے اور تمھارے لیے باغات اور نہروں کو خلق کرے"۔

[72] سورہ نوح - 10 و 11 و 12 / لئالی الاخبار ج 2

https://downloadshiabooks.com/

درس دوازدھم: سجدہ کرنے والے اور نماز پڑھنے والے

وَ ظُهُورَكُمْ ثَقِيلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوا عَنْهَا بِطُولِ سُجُودِكُمْ وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ الْمُصَلِّينَ وَ السَّاجِدِينَ وَ أَنْ لَا يُرَوِّعَهُمْ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ[73] .

اے لوگو! تمھارے کاندھے گناھوں کی بوجھ سے سنگین ہو چکے ہیں، پس سجدوں کو طول دے کر انہیں ہلکا کر لو۔ اور یاد رکھو کہ خداوند سجدہ کرنے والوں اور نماز گزاروں کو اس ماہ میں عذاب نہ دینے اور قیامت کے دن آگ کی عذاب سے امان دینے کی کی قسم کھائی ہے۔

اھم نکات

1: سجدہ کیا ہے؟

سجدہ خدا کے حضور تذلل، تواضع اور خاکساری کی علامت ہے نیز عبودیت کے آخری درجے کا نام سجدہ ہے[74] جبکہ روایت کے مطابق انسان کا خدا کے ساتھ سب سے قریب ترین ارتباط اسوقت ہے جب انسان سجدے میں ہوتا ہے۔[75]

2: سجدے کی قسمیں

ایک روایت کے مطابق امیر المومنین علیہ السلام نے سجدہ کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

الف: سجدہ جسمانی:

اس سے مراد چہرے کو خاک پر رکھنا ہے۔

ب: سجدہ نفسانی:

دل کو فانی چیزوں سے خالی کرنے کا نام سجدہ روحانی یا نفسانی ہے۔[76]

---

[73] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25۔

[74] عن الصَّادِقُ ع السُّجُودُ مُنْتَهَى الْعِبَادَةِ مِنْ بَنِي آدَمَ.(بحار الأنوار، ج82، ص: 164

[75] عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ إِذَا كَانَ سَاجِداً(بحار الأنوار، ج82، ص: 161)

[76] عن علی علیه السلام السُّجودُ الجِسمانيُّ هُو وَضعُ عَتائقِ الوُجُوهِ على التُّرابِ ، و استِقبالُ الأرضِ بالرّاحَتَينِ و الكَفَّينِ و أطرافِ القَدَمَينِ مَع خُشوعِ القَلبِ و إخلاصِ النِّيَّةِ . و السُّجودُ النَّفسانيُّ فَراغُ القَلبِ مِن الفانياتِ ، و

https://downloadshiabooks.com/

3:همرنگ مخلوقات

سجدے کے ذریعے انسان کائنات کے باقی مخلوقات کے ساتھ همرنگ اور هم صدا ہوجاتے ہیں چونکہ ساری کائنات اللہ تعالی کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں۔[77]

4:ماہ رمضان اور مغفرت

ماہ مبارک رمضان میں انسان کو اپنے گناھوں کی بخشش کی طرف ہر وقت متوجہ رھنا چاہیے کیونکہ اس ماہ کو درک کرنے کے بعد بھی گناھوں کی بخشش حاصل نہ کر سکے تو احادیث کے مطابق اس کا شمار بدبخت ترین افراد میں سے ہوگا۔[78]

5: سجدہ عامل مغفرت

پس انسان کو اپنے گناھوں کو بخشوانے کیلئے ہر قسم کے عوامل سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے انہی عوامل میں سے ایک عامل سجدے اور خاص کر طولانی سجدے ہیں[79] کہ اس ماہ میں ہمیں طولانی سجدوں کے ذریعے بخشش حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

6: نشانہ مومن

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ تَكُونَ جَبْهَتُهُ جَلْحَاءَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ۔۔۔۔۔[80]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ کسی مرد (مومن) کی پیشانی صاف ہو اور اس پر سجدہ کا کوئی اثر نہیں ہو ---

---

الإقبالُ بكُنْهِ الهِمَّةِ على الباقِياتِ و خَلعُ الكِبْرِ و الحَمِيَّةِ ، و قَطعُ العَلائقِ الدُّنيويَّةِ ، و التَّحَلِّي بالخلائقِ النَّبَوِيَّةِ (غرر الحكم : 2210 ـ 2211)

[77] سورہ رعد 15، نحل 49، حج 18، رحمن 6۔

[78] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25۔

[79] عَنِ الصَّادِقِ ع قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ص فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَثُرَتْ ذُنُوبِي وَ ضَعُفَ عَمَلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَكْثِرِ السُّجُودَ فَإِنَّهُ يَحُطُّ الذُّنُوبَ كَمَا تَحُطُّ الرِّيحُ وَرَقَ الشَّجَرِ(بحار الأنوار، ج82، ص: 164)

[80] بحار الأنوار ج82، ص: 167

https://downloadshiabooks.com/

درس سیزدهم: حُسن خُلق

أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَّنَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ خُلُقَهُ كَانَ لَهُ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ[81]

اے لوگو! جو بھی اس مہینے میں اپنی اخلاق کو اچھا کرے وہ پل صراط سے آسانی سے گزر سکے گا۔جبکہ اس دن سب کے قدم لڑکھڑا رہے ہونگے۔

کچھ اہم نکات

1) حسن خُلق سے مراد

لغوی اعتبار سے انسان کی نفس میں راسخ شدہ صفات، ملکات اور عادات کو "خُلق" کہا جاتا ہے چاہے وہ صفات اچھے ہو یا برے پھر اگر وہ صفات اچھے ہو تو حسن خلق اور اگر برے ہو تو سوء خلق کہا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر دوسروں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آنا اور لوگوں کے ساتھ اچھے انداز میں گھل مل کے بیٹھنے کو حسن خلق کہا جاتا ہے۔

2) ماہ رمضان اور حسن خلق

ماہ مبارک رمضان میں جن چیزوں کی رعایت کرنا ضروری ہے ان میں سے ایک حسن خلق یا اچھا اخلاق ہے یہ ماہ اچھے اخلاق کو کمانے اور برے صفات سے خود کو دور کرنے کا مہینہ ہے چونکہ اس کے بغیر اس ماہ کے ھدف اصلی یعنی تقوی تک رسائی ناممکن ہوجاتی ہے۔

3) آثار و فوائد حسن خلق

پیغمبر گرامی اسلام نے اس خطبے میں حسن خلق کے ایک اخروی فائدے(یعنی پل صراط سے آسانی سے گزر سکنا) کو بیان فرمایا ہے ہم احادیث کی روشنی میں اسکے کچھ مزید فوائد و آثار کو ذکر کریں گے۔

---

[81] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

الف: حسن خلق اور گناہوں کی بخشش

عن عبد الله بن سنان قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أوحى الله تبارك وتعالى إلى بعض أنبيائه (عليهم السلام): الخلق الحسن يميث الخطيئة، كما تميث الشمس الجليد[82] .

عبد اللہ بن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حسن خلق گناھوں نابود کرتا ہے جسطرح سورج برف کو ختم کر دیتا ہے۔

ب: حسن خلق کا اجر

1: عَنْ صَفْوَانَ عَنْ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص إِنَّ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ[83]

اچھے اخلاق والے کیلئے دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے کا ثواب ہے۔

2: عن أبي عبد الله عليه السلام: قال: إن الله تبارك و تعالى ليعطي العبد من الثواب على حسن الخلق كما يعطي المجاهد في سبيل الله[84]

بے شک اللہ تعالی اچھے اخلاق والے کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاھد کا اجر عطا کرتا ہے۔

ج: سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی چیزیں

أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ[85]

لوگوں کو سب سے زیادہ تقوی اور حسن خلق جنت میں داخل کراتا ہے۔

نکتہ: تقوی خدا کے ساتھ معاملات درست رکھنے کا نام ہے اور حسن خلق "خَلق" کے ساتھ معاملات کو ٹھیک رکھنا ہے جب یہ دونوں ہو تو جنت میں جانا آسان ہے۔

---

[82] اصول کافی ج 2 ص 100
[83] اصول کافی ج 2 ص 100
[84] اصول کافی ج 2 ص 100
[85] بحار الأنوار، ج 68، ص: 373

https://downloadshiabooks.com/

د: حسن خلق اور میزان عمل

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَا یُوضَعُ فِی مِیزَانِ امْرِئٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ[86]

امام سجاد علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ: قیامت کے دن اچھے اخلاق سے بڑھ کر اچھی چیز (اچھا عمل) میزان میں نہیں رکھی جاتی۔

ھ: حسن خلق اور تکمیل ایمان

عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ أَکْمَلَ الْمُؤْمِنِینَ إِیمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً[87]

امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مومنین میں سے سب سے کامل ایمان سب سے اچھے اخلاق والے مومن کے پاس ہوتا ہے۔

[86] بحار الأنوار، ج 68، ص: 374

[87] بحار الأنوار ، ج68، ص: 373

https://downloadshiabooks.com/

درس چھاردھم: ما تحت افراد کے ساتھ نرمی برتنے کا فائدہ

وَمَنْ خَفَّفَ فِي هَذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللَّهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ[88]

اے لوگو! اور جو بھی اس مہینے میں اپنے غلاموں اور ماتحت لوگوں کے ساتھ نرمی کرےگا قیامت کے دن خدا اس کے حساب میں آسانی کرے گا۔

اہم نکات

1: حسن اخلاق کے موارد

اس حصے میں پیغمبر گرامی اسلام ص جن موارد میں حسن خلق دکھانے کی ضرورت ہے ان میں سے تین مورد کی طرف اشارہ کرنے کے ساتھ اسکے فوائد کو بھی بیان فرمایا ہے۔

پہلا مورد: غلاموں اور ماتحت افراد کے ساتھ نرمی برتنا

اگرچہ اس روایت میں غلام کا تذکرہ ہوا ہے لیکن مراد پیغمبر ص وہ تمام افراد ہیں جو کسی طرح سے انسان کے ماتحت شمار ہوتے ہیں مثلا بال بچے، آفس میں آفیسر کے ماتحت افراد، کسی انجینئر کے ماتحت کام کرنے والے کاریگر یا مزدور افراد وغیرہ ان سب کے ساتھ ہمیشہ نرمی کرنا خصوصا ماہ مبارک رمضان میں اس بات کی طرف متوجہ رہنا ہر روزہ دار مسلمان کا فریضہ ہے ورنہ اسے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

اس باب میں احادیث کثرت سے وارد ہوئی ہے لیکن ہم نمونے کے طور پر کچھ بیان کریں گے۔

1: عن أبوذرٍّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله يَقُولُ: إِخْوانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمّا يَأْكُلُ وَلْيُكْسِهِ مِمّا يَلْبَسُ وَلا يُكَلِّفْهُ ما يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ ما يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ[89].

---

[88] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.
[89] بحارالأنوار، ج 74 ص 141

https://downloadshiabooks.com/

حضرت ابوذر (رض) کہتا ہے کہ میں نے پیغمبر گرامی اسلام (ص) سے سنا ہے آپ ص فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالی نے(دنیا کے نظام کو چلانے کی خاطر) تمھارے کچھ بھائیوں کو تمھارے ماتحت قرار دیے ہیں۔ پس تمھیں چاہیے اپنے ان بھائیوں کو وہی کھلاو جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناو جو تم پہنتے ہو اور ایسے کام کرنے پر انہیں مامور نہ کرو جو ان کے توان میں نہ ہو اگر بالفرض ایسے کام کا حکم دیتے ہو تو ان کی مدد کیا کرو۔

اهم نکتہ:

اس حدیث کے مطابق ہمیں اپنے ماتحت افراد کو اپنے بھائیوں کی طرح سمجھنا چاہیے لیکن بعض اقتدار اور دولت کے نشے میں مست افراد انہیں انسان تک سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہوتے ہیں۔

2: ایک اور حدیث نبوی کے مطابق ان لوگوں کیلئے جنت کو حرام قرار دیا ہے جو اپنے ماتحتوں پر رحم نہیں کرتے ہیں۔[90]

3: سورہ مبارکہ نساء آیہ نمبر 36 کے مطابق خداوند متعال نے اپنی عبادت کرنے کا حکم اور شرک سے نہی کرنے کے بعد والدین سے نیکی کرنے کے ساتھ معاشرے میں موجود محروم طبقے کی حمایت اور ان کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز اسی آیت کے ذیل سے یہی معلوم ہوتا ہے نہ فقط ان پر احسان کرنا چاہیے بلکہ ان کے ساتھ فروتنی اور تواضع کے ساتھ پیش آنا چاہیے[91]

4: سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کی حالات زندگی میں عملی طور پر اس کے نمونے فراوان ملتے ہیں چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول روایت کے مطابق امام سجاد ع السلام ماہ مبارک رمضان میں اپنے ماتحت افراد کو ان کے غلط کرتوتوں پر سزا دینا تو دور کی بات تھی بلکہ تنبیہ بھی نہیں کرتے تھے بلکہ ان سب کو ایک کاغذ پر لکھتے رہتے تھے اور ماہ رمضان کی آخری شب میں سب کو بلاکر انہیں معاف فرماتے تھے اور خود بھی خداوند سے بخشش طلب کرتے تھے۔[92]

---

[90] أَيَّما راعٍ لَمْ يَرْحَمْ رَعِيَّتَهُ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (نہج الفصاحة)

[91] وَاعْبُدُوا اللّهَ وَلاتُشْرِكُوا بِهِ شَيْئا وَبِالْوالِدَيْنِ اِحْسانا وَ بِذِی الْقُرْبی وَالْيَتامی وَالْمَساكِينِ وَالْجارِ ذِی الْقُرْبی وَالْجارِ الْجُنُبِ وَالصّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبيلِ وَما مَلَكَتْ اَيْمانُكُمْ اِنَّ اللّهَ لايُحِبُّ مَنْ كانَ مُخْتالا فَخُورا.
نساء/ آیہ 36

[92] بحارالانوار، ج 46، ص 96 و مناقب ابن شهر آشوب، ج 3 ص 197

https://downloadshiabooks.com/

ماتحت افراد سے نرمی برتنے کے فائدے

ماتحتوں کے ساتھ اچھے رفتار سے پیش آنے کے بہت سارے فائدے ہیں اسی دنیا میں ہی اسکی عزت اور مال دولت میں اضافہ کا باعث بنتا ہے ماتحت افراد کے خوش رہنے سے انسان سکون کی زندگی گزار سکتے ہیں بہر حال اسکے بیشمار فائدے اهل علم حضرات سے مخفی نہیں ہے اس حدیث شریف میں ایک اخروی فائدے کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ ہے آخرت میں حساب میں آسانی فراھم ہونا۔روز آخرت کے ناموں میں سے ایک نام روز حساب ہے اور حساب کا مرحلہ انتہائی کھٹن مرحلہ ہے اور فقط ان لوگوں کیلئے آسانی کا امکان ہے جو خدا کی رضا کی خاطر خود دوسروں سے آسانی سے حساب لیتے ہیں اس سلسلے میں فقط ایک روایت کو پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

عن الامام الصادق علیہ السلام: أَلَا فَحَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا۔ فَإِنَّ فِي الْقِيَامَةِ خَمْسِينَ مَوْقِفاً۔ كُلُّ مَوْقِفٍ مِثْلُ أَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ[93] .

امام جعفر صادق ع کا ارشاد ہے: اے لوگو! تم لوگ اپنا حساب کیا کرو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ کیونکہ قیامت میں پچاس جگہوں پر روک کر حساب لیا جائے گا اور ہر جگہے میں ایک ہزار سال ٹھرنا ہوگا۔اسکے بعد آیہ شریفہ "فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ"[94] کی تلاوت فرمایا۔

اے اللہ ہمیں اس ماہ مبارک رمضان میں اپنے ماتحت افراد پر رحم کرنے کی توفیق عطا فرما اور روز قیامت ہمارے حساب میں آسانی عطا فرما آمین۔

---

[93] امالی مفید، ص 275
[94] سورہ سجدہ 5، معارج 4

https://downloadshiabooks.com/

درس پانزدھم: ظلم و زیادتی سے پرہیز کرنے کا مہینہ اور امام حسن علیہ السلام کا مختصر تذکرہ

وَ مَنْ كَفَّ فِيهِ شَرَّهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ[95]

اے لوگو! جو بھی اس ماہ میں دوسروں کو کسی قسم کا آزار نہیں پنچائے گا وہ قیامت کے دن غضب الہی سے امن میں رہے گا۔

اہم نکات

1: ظلم و زیادتی ممنوع

ماہ مبارک رمضان خداوند کا مہینہ ہے اس لیے اسکی حرمت کا خیال رکھنا ہر انسان کا فریضہ ہے۔ خطبے کے اس حصے میں حضور ص ارشاد فرماتا ہے کہ اس ماہ میں کسی کو بھی اذیت و آزار نہیں دینا چاہیے، اور جو بھی اس ماہ کی حرمت کا خیال رکھتے ہوئے اپنے ھم نوع انسانوں کو اذیت و آزار پھنچانے سے گریز کرے گا قیامت کے دن خشم و غضب خداوند میں گرفتار ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اور جو بھی اس ماہ کی حرمت کو پائمال کرتے ہوئے دوسروں پر ظلم و ستم کرے گا روز قیامت غضب الھی میں گرفتار ہوگا۔

2: برےلوگوں کی عزت کرنا

بعض لوگ بہت شریر قسم کے ہوتے ہیں ان کا وجود ہی معاشرے میں موجود دوسرے شریفوں کیلئے سختی اور ناراحتی کا باعث بنتے ہیں

یہاں تک کہ لوگ اس کے خوف سے اس سے ڈرنے لگتے ہیں اور اسکی عزت کرنے لگتے ہیں۔ ہمارے معاشروں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جن کی کوئی ذاتی کوئی کمال نہیں ہوتے لیکن مالی طور پر یا قوم قبیلے کے اعتبار سے قوی ہوتے ہیں اس لئے غریب لوگ ان کی خوف کی وجہ سے ان کی عزت کرنے لگتے ہیں۔

ماہ مبارک رمضان کے ان مبارک ایام میں ہم سب کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ کہیں لوگ ہمارا احترام ہماری خوف کی وجہ سے تو نہیں کر رہے ہیں یا ہماری بات کی مخالفت نہ

---

[95] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

کرنے اور ہماری ہاں میں ہاں ملانے کی وجہ ہماری بد زبانی تو نہیں ہے۔کیونکہ احادیث میں ایسے لوگوں کو زمین پر بسنے والے بدترین افراد میں سے قرار دیا ہے۔چنانچہ ملاحظہ فرمائیں؛

حدیث(1)

عن عبد الله بن سنان قال: قال أبو عبد الله علیه السلام من خاف الناس لسانه فهو في النار[96].

عبد اللہ بن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آپ ع نے فرمایا جس کی زبان سے لوگ ڈرتے ہو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ مثلا محلے کے سربراہ یا کونسلر وغیرہ کی مخالفت کرنے کی صورت میں وہ بے عزتی کر ڈالتے ہیں اس خوف سے اگر ایک غریب آدمی اسکے غلط فیصلوں پر خاموش رہتا ہو تو ایسے سرکردگان کا ٹھکانہ دوزخ ہوسکتا ہے۔

حدیث (2)

عن أبي حمزة، عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله علیه وآله وسلم شر الناس یوم القیامة الذین یکرمون اتقاء شرهم[97].

قیامت کے دن سب سے شریر ترین وہ لوگ ہونگے جن سے ڈرنے کی وجہ سے لوگ دنیا میں اسکی عزت کرتے تھے۔

حدیث (3)

عن النبي صلی الله علیه و آله انه قال: الا ان شرار امتي الذین یکرمون مخافة شرهم الا و من اکرمه الناس اتقاء شره فلیس مني[98]

میری امت کے شریر ترین افراد وہ لوگ ہیں جن سے ڈرنے کی وجہ سے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں آگاہ رہو جن سے ڈرنے کی وجہ سے لوگ ان کی عزت کرنے لگے وہ لوگ مجھ سے نہیں ہیں۔

---

[96] اصول کافی ج 2 ص 327
[97] اصول کافی ج 2 ص 327
[98] بحارالانوار، ج 75، ص 279

https://downloadshiabooks.com/

نکتہ:

اس حدیث شریف میں ایسے افراد کو دین سے خارج قرار دیا گیا ہے۔

3: ائمہ علیھم السلام کی سیرت کی مخالفت:

یہ رفتار ھمارے انبیاء اور ائمہ علیھم السلام کے سیرت کے خلاف ہے کیونکہ حضرات معصومین ع لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتے تھے دوسروں کو بولنے کہ اجازت دیتے تھے نبی کریم ص کے بارے میں قرآن گواہی دیتی ہے کہ آپ ص لوگوں کی باتوں کو سنتے تھے اور ان کو بولنے اور اظہار رائ کرنے دیتے تھے یہاں تک کہ منافقین نے اس سے غلط استفادہ کرتے ہوئے آپ ص کو اُذن یعنی کان کہنے لگ گئے تھے[99] یہی رفتار ہمیں ائمہ ع کی زندگی میں بھی ملتی ہے۔

4: امام حسن ع اور مرد شامی کا واقعہ

امام حسن ع کی زندگی بھی حلم سے بھر پور زندگی تھی ایک شامی نے آپ ع کی شان میں گستاخی کی اور آپ ع کو ناسزا کہتا رہا امام نے اپنے اصحاب کو مداخلت کی اجازت نہیں دیے اور دیر تک اسکی باتوں کو سننے کے بعد اسے کسے قسم کی تنبیہ کیے بغیر فرمایا مجھے تو مسافر لگتا ہے اگر رہائش، کھانا یا رہنے کی جگہے کا مسئلہ ہو تو بتا دیجئے گا میں تمھارے لیے فراهم کرتا ہوں یہاں پر وہ شامی پلٹ کر قدموں میں گر کر امام کی امامت کا اقرار کرتے ہوئے آیہ شریفہ کی تلاوت کرتا ہے "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ"[100] اور سب کے سامنے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ آج تک میری نظروں میں نعوذ باللہ میرا سب سے بڑا دشمن آپ ع تھے لیکن آج کے بعد میرے نزدیک کائنات میں وقت کا خلیفہ آپ ع کی ذات ہے۔[101]

5: آخری بات

ظلم ائمہ ع کی نگاہ میں کتنا منفور ہے اس بات کو امیر المومنین ع کی اس کلام سے سمجھ سکتے ہیں آپ ع نے فرمایا: خدا کی قسم مجھ علی کو پوری رات ہاتھ پیر

---

[99] سورہ توبہ 61

[100] سورہ انعام 124

[101] ملحقات احقاق الحق، ج 11، صص 117. 119 و مناقب ابن شهرآشوب، ج 4، ص 19.

https://downloadshiabooks.com/

باندھ کر خاردار جاڑیوں پر کھینچا جائے تو مجھے منظور ہے اس بات سے کہ میں پیغمبر خدا ص سے روز قیامت کسی بندہ خدا پر ظلم کرکے ملاقات کروں۔[102]

یعنی مجھے کسے دوسرے پر ظلم کرنے سے خود کو خار دار جاڑیوں پر سلانا اچھا لگتا ہے۔

[102] و اللہ لان ابیت علی حسک السعدان مسھدا او اجر فی الاغلال مصفدا احب الی من ان اتی اللہ و رسولہ یوم القیامۃ ظالما لبعض العباد(خطبہ 215 نہج البلاغہ)

https://downloadshiabooks.com/

درس شانزدھم: یتیم نوازی

مَنۡ أَكۡرَمَ فِيهِ يَتِيماً أَكۡرَمَهُ اللهُ يَوۡمَ يَلۡقَاهُ[103] ۔

اے لوگو! اور جو بھی اس ماہ میں یتیم نوازی کرے گا خداوند قیامت میں اسے احترام دے گا۔

اھم نکات

1: یتیم کے بارے میں دوبارہ تاکید

اگرچہ آٹھویں درس میں یتیم نوازی کے حوالے سے گفتگو ہوئی تھی اور ہم نے یتیم نوازی کے فوائد پر مبنی کچھ احادیث ذکر کیے تھے لیکن شاید اس موضوع کی اہمیت اور ماہ مبارک رمضان میں محروم طبقے پر توجّہ دینے کی اہمیت اور اسکے بہت سارے دنیاوی اور اخروی فوائد کے پیش نظر پیغمبر گرامی اسلام ص نے اس خطبے میں ایک اور زاویے سے ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔

2:یتیم نوازی کے اخروی فوائد :

اس حصے میں یتیم نوازی کے ایک اخروی فائدے کو بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام "یوم تبلی السرائر" یعنی رازیں فاش ہونے کا دن ہے اور رسوائی اور ھزیمت اٹھانے کا دن ہے لیکن اس حدیث کے مطابق جو دنیا میں یتیم نوازی کرتا ہے اس کیلئے روز آخرت یوم الاکرام بن جاتا ہے۔

3: یتیم محبت اور توجہ کا محتاج ھوتا ھے:

یتیم عام طور پر عاطفی اور بسا اوقات مالی طور پر بہت کمزور ہوتے ہیں اور بہت زیادہ محبت دینے اور ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اسی لیے بعض روایات میں ان کے لیے پدری کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔اور مومنوں کو اس انسانی کام کی طرف رغبت دلانے کی خاطر بہت زیادہ ثواب اور اجر کا وعدہ بھی دیا گیا ہے انھی میں سے ایک روایت میں روتے ہوئے یتیم بچے کو خاموش کرنے کا صلہ "جنت" قرار دیا گیا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

[103] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

یتیم نوازی کا اجر

عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: إِنَّ الْيَتِيمَ إِذَا بَكَى اهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَنْ هَذَا الَّذِي أَبْكَى عَبْدِيَ الَّذِي سَلَبْتُهُ أَبَوَيْهِ فِي صِغَرِهِ فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يُسْكِتُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَوْجَبْتُ لَهُ الْجَنَّةَ[104]

پیغمبر گرامی ص سے مروی ہے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش لرز جاتا ہے اور خداوند تبارک و تعالی فرماتا ہے کہ کس نے میرے اس بندے کو رلایا ہے جس کے باپ کو میں نے اسکے بچپنے میں اس سے اٹھایا ہے۔ میری عزت و جلالت کی قسم جو بھی اسے خاموش کرائے گا میں اسکےلیے جنت کو واجب قرار دوں گا۔

نیز ایک اور روایت کے مطابق یتیم کی دیکھ بھال کرنا مرحومین کیلئے ایصال ثواب کا باعث بنتا ہے اور اس روایت کے مطابق اگر کوئی شخص اپنے کسی مرحوم کو ثواب پنچانے کا ارادہ رکھتا ہو یا اسے برزخ کی عذاب سے نجات دلانا چاہتے ہو تو اسے یتیموں کا دیکھ بھال کرنا چاہیے جیسا کہ ابراھیم بن محمد کی روایت میں اس کا تذکرہ ہوا ہے۔

یتیم کو پناہ دینے سے مرحومین کو فائدہ پنچنا

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ قَابِلٍ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ فَقَالَ يَا رَبِّ مَرَرْتُ بِهَذَا الْقَبْرِ عَامَ أَوَّلَ فَكَانَ صَاحِبُهُ يُعَذَّبُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِهِ الْعَامَ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا رُوحَ اللهِ إِنَّهُ أَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ صَالِحٌ فَأَصْلَحَ طَرِيقاً وَ آوَى يَتِيماً فَغَفَرْتُ لَهُ بِمَا عَمِلَ ابْنُهُ۔[105]

امام جعفر صادق ع رسول خدا ص سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک دن حضرت عیسی ع گزر ایک ایسے قبر سے ہوا جس میں مدفون شخص عذاب میں مبتلا تھا پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ اسے قبر سے گزرا تو دیکھا کہ صاحب قبر کو عذاب سے نجات مل گئی تھی۔حضرت عیسی ع نے بارگاہ الھی میں عرض کیا کہ کیا وجہ ہے پچھلے سال یہ شخص عذاب میں مبتلا تھا لیکن ابھی اسے عذاب نہیں ہو رہی ہے۔ وحی آئی اے روح خدا! اسکا ایک فرزند صالح ہے جس نے سیدھے راہ کو اختیار کیا تھا اور اب اسکے بیٹے نے

---

[104] بحار الانوار ج 72 ص 5

[105] بحار الأنوار، ج72 ص: 2

https://downloadshiabooks.com/

ایک یتیم کو پناہ دیا ہے اسکے بیٹے کی اس عمل کی وجہ سے میں نے اسکے گناہوں کو بخش دیا ہے۔

خداوند ہمیں ہمیشہ اور خصوصا اس ماہ یتیموں کی دیکھ بھال کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین!

https://downloadshiabooks.com/

درس هفدهم: صله رحمی اور قطع رحمی

وَمَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنْ قَطَعَ فِيهِ رَحِمَهُ قَطَعَ اللهُ عَنْهُ رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ۔

اور جو بھی اس مہینے میں صلہ رحمی کرے خداوند روز قیامت اس شخص کو اپنی رحمت سے متصل(فیضیاب) کر دیتا ہے۔ اور جو بھی اس ماہ میں قطع رحم کرے خداوند اسے روز قیامت اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔

صلہ رحمی

چھٹے درس میں جملہ (وصلوا ارحامکم) کے ذیل میں ہم نے صلہ رحمی کے کچھ فوائد اور قطع رحم کے عواقب پر مبنی کچھ روایات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی لیکن اس موضوع کی اہمیت اور حساسیت نیز صلہ رحمی کے معاشرے پر مرتب ہونے والے مثبت اثرات اور قطع رحمی کا معاشرے پر مرتب ہونے والے منفی اثرات کے پیش نظر پیغمبر گرامی اسلام ص کے اس کلام مبارک کے ذیل میں ہم ایک بار پھر اسی موضوع پر کچھ مزید عرائض پیش کریں گے۔

1: رحم سے مراد

رحم اصل میں اس جگہے کو کہاجاتا ہے جہاں پر جنین کی نشونما ہوتی ہے لیکن بعد میں (مجازا بہ قرینہ ظرف و مظروف) تمام خونی رشتہ داروں کیلئے کلمہ رحم استعمال ہونے لگا ہے۔

2: رحم کے مصادیق

رحم میں سارے نسبی رشتہ دار آتے ہیں چاہے مرد ہو یا عورت، چاہے محرم ہو یا نا محرم، اسی طرح سے وارث ہو یا نہ ہو سب کو رحم کہا جاتا ہے اور سب کے ساتھ تعلقات رکھنا ہمارا فریضہ ہے البتہ ان کے درمیان مراتب ضرور ہیں مثلا ان میں سے بعض واجب النفقہ ہوتے ہیں اسی طرح بعض کے ساتھ پردے کے بغیر گفتگو ہوسکتی ہے وغیرہ ... اسی مطلب پر امام رضا ع سے مروی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ رَحِماً مُتَعَلِّقَةً بِالْعَرْشِ تَشْكُو رَحِماً إِلَى رَبِّهَا فَقُلْتُ لَهَا كَمْ بَيْنَكِ وَبَيْنَهَا مِنْ أَبٍ فَقَالَ نَلْتَقِي فِي أَرْبَعِينَ أَباً[106]

امام رضا ع پیامبر خدا ص سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ص نے فرمایا: شب معراج میں نے عرش پر ایک رحم کو رب کے حضور دوسرے رحم کی شکایت لگاتے ہوئے دیکھا تو میں اس رحم سے پوچھا تمھارے درمیان کتنے باب کا فاصلہ ہے تو اس رحم نے جواب دیا کہ ہم دونوں چالیسویں باب میں جاکر ملتے ہیں۔

3: صلہ رحمی سے مراد

صلہ لفظ اتصال سے ہے یعنی جڑنا یا جوڑنا پس صلہ رحم کا معنی رحم یعنی خونی رشتہ داروں کا آپس میں جڑے رہنا ہے جبکہ قطع رحم سے مراد ان کے آپس میں جدائی آنا ہے۔

4: صلہ رحمی کے مصادیق

بعض مثالوں کے ذریعے اسکی وضاحت کی جائے گی۔ ہر رشتہ دار کے ساتھ اتصال یا صلہ کرنے کا انداز مختلف ہوسکتا ہے مثلا

1: اگر وہ رشتہ دار دنیا میں نہ ہو تو اسکے نام پر فاتحہ پڑھنا، خیرات دینا اور قرآن کی تلاوت کرنا وغیرہ کو صلہ رحمی کرنا کہلایا جائے گا۔ اسی طرح سے زندہ رشتہ داروں کے حق میں بھی دعا کرنا۔

2: اگر وہ فقیر ہے تو اسکی مالی مدد کرنا صلہ رحمی ہے۔

3: اگر وہ بزرگ ہے تو اسکا احترام کرنا صله رحمی کے زمرے میں آتا هے۔

4: ان کے ساتھ ملتے رہنا اگر فیزکلی نہیں مل سکتے تو کم از کم میسج، کال وغیرہ کے ذریعے احوال پرسی کرنا صلہ رحمی کرنا کہلایا جائے گا۔ اس موضوع پر روایات تفصیل سے موجود ہیں بعض روایات کے مطابق اگر کچھ نہ کرسکتا ہو تو پانی پلا کر ہی صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اسی موضوع پر امام جعفر صادق ع سے مروی روایت ملاحظہ کیجئے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ[107]

---

[106] بحار الأنوار، ج71، ص: 91

https://downloadshiabooks.com/

امام صادق ع، امیر المومنین ع سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ع نے فرمایا: اے لوگو! آپس میں صلہ رحمی کیا کرو اگرچہ سلام کرنے کر ذریعے ہی۔

5: صلہ رحمی کہ اہمیّت

بعض روایات میں صلہ رحمی کو دین کا ایک اھم حصّہ قرار دیتے ہوئے سب کو صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهُ أُوصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَ الْغَائِبَ مِنْهُمْ وَ مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّحِمَ وَ إِنْ كَانَتْ مِنْهُ عَلَى مَسِيرَةِ سَنَةٍ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ[108]

امام محمد باقر علیہ السلام پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ص نے فرمایا: میری امت کے حاضرین، غائبین اور مردوں اور عورتوں کے صلبوں میں موجود افراد کو میری وصیت ہے کہ صلہ رحمی کیا کریں اگرچہ رشتہ دار ایک سال کی مسافت پر زندگی کر رہے ہو کیونکہ صلہ رحمی دین اسلام کا ایک حصّہ ہے۔

6: ماہ رمضان اور صلہ رحمی

ماہ مبارک رمضان خدا سے جڑنے کا مہینہ ہے لیکن خطبے میں مذکور پیغمبر گرامی ص کی قول کے مطابق اللہ سے جڑنے کیلیے پہلے اپنے رشتہ داروں سے جڑنا ہوگا کیونہ جو رشتہ داروں سے کٹ کر زندگی گزارتا ہے وہ گویا خدا کی رحمت سے کٹا ہوا شخص ہے۔ ہمارے ائمہ ع رشتہ داروں کے حوالے سے کافی حساس تھے حتی اگر صلہ دشمن بھی ہو تو انہیں نوازتے تھے۔

امام جعفر صادق ع کی رشتہ داری نبھانے کا انداز

عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ ع إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ اللهُ أَنِّي قَدْ أَذْلَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَ إِنِّي لَأُبَادِرُ أَهْلَ بَيْتِي أَصِلُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْنُوا عَنِّي[109]

---

[107] بحار الأنوار، ج71، ص: 126
[108] بحار الأنوار، ج71، ص: 114
[109] بحار ج 71 ص 129

https://downloadshiabooks.com/

داود بن فرقد روایت کرتا ہے کہ امام صادق ع نے مجھ سے فرمایا: مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ خداوند مجھے اس حال میں دیکھے کہ میں نے اپنے رحم کے سامنے اپنے گردن کو جھکایا ہے اور میں اپنے رشتہ داروں کو مدد کرنے میں جلدی کرتا ہوں ان کے بے نیاز ہونے سے پہلے۔

صلہ رحمی کے اس مختصر بحث کو اس روایت پر ختم کرتے ہیں کہ:

عن ابی حمزہ ثمالی علی بن الحسین علیہ السلام قال: ما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوتین؛ خطوۃ یسدبھا المؤمن صفافی اللہ وخطوۃ الی ذی رحم قاطع[110]

اللہ تعالی کے نزدیک تمام اٹھائے جانے والے قدموں میں سے دو قدم سے بڑھ کر کوئی قدم قیمتی نہیں ہے۔

1: وہ قدم جو کوئی مومن نماز جماعت میں خالی جگہے کو پر کرنے کیلئے خدا کی خاطر اٹھاتا ہے۔

2: وہ قدم جو قطع رحم کرنے والے رشتہ دار سے ملنے کیلئے کوئی اٹھاتا ہے۔

قطع رحمی

قطع رحمی کرنے والے کیلئے دنیا و آخرت دونوں میں درد ناک عذاب اور عواقب کو بیان کیا گیا ہے یہاں پر اختصار کی خاطر ایک روایت کو بیان کریں گے۔

قطع رحم کرنے والا جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہتا ہے

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ أَنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ مَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ[111]

امام محمد باقر ع پیغمبر اسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ص نے فرمایا: جبرئیل امین ع نے مجھے خبر دی ہے کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے بھی سونگھی جاسکتی ہے لیکن دو گروہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہونگے(یعنی وہ لوگ جنت سے بہت دور ہونگے)

---

[110] بحار الأنوار، ج71، ص: 89
[111] بحار الأنوار، ج71، ص: 95

https://downloadshiabooks.com/

پہلا گروہ: وہ افراد جو والدین کے نافرمان ہوتے ہیں۔ اور دوسرا: وہ گروہ کہ جو خونی رشتہ داروں سے کٹ کے زندگی گزارتا ہے۔

خداوند ہمیں اس مبارک مہینے میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے کی توفیق عنایت فرمائے! آمین

https://downloadshiabooks.com/

درس ہجدھم: خبر شہادت امیر المومنین علیہ السلام

ثُمَّ بَكَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَبْكِي لِمَا يَسْتَحِلُّ مِنْكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ كَأَنِّي بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي لِرَبِّكَ وَ قَدِ انْبَعَثَ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ شَقِيقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ[112]

امیر المومنین ع فرماتےہیں کہ (ماہ مبارک رمضان کے فضائل اور اس میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں بیان کرتے کرتے اچانک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ کرنے لگے۔ تو میں نے عرض کیا: ای حبیب خدا! رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس لئے روتا ہوں کہ اسی ماہ میں تمہاری حرمت شکنی ہوگی۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اسی ماہ میں بدبخت ترین اولین و آخرین ناقہ صالح کو قتل کرنے والے کا ساتھی بلند ہوگا اور تمہارے پیشانی کو شق کر دے گا اور تمہارا ریش خون سے رنگین ہوگا۔

مقدمہ

قارئین عزیز! شہادت امیر المومنین ع کی مناسبت سے ہم خطبے کے آخری حصّے کو پہلے بیان کریں گے اور اسکے بعد باقی حصے کو بیان کریں گے۔ آخری حصہ امیر المومنین ع کی شہادت کے بارے میں خبر، آپ ع کے کچھ فضائل ومناقب کا بیان اور آپ ع کی خلافت اور وصایت کے اعلان پر مشتمل ہے۔

خبر شہادت امیر المومنین ع

مرحوم مجلسی رح نے بحار الانوار میں ایک باب اسی موضوع پر الگ سے ذکر کیا ہے جس میں پیغمبر گرامی اسلام ص کی جانب سے شہادت کے حوالے سےحضرت علی ع کو دی جانے والی اخبار اسی طرح سے مختلف مواقع پر خود امیر المومنین ع کا اپنے اصحاب کو اپنے شہادت کے باری میں دی گئی خبروں کو جمع کیا گیا ہے۔ہم یھاں پر ان میں سے کچھ موارد کی طرف اشارہ کریں گے۔

1:انہی موارد میں سے ایک یہی خطبہ ہے جس میں حضور ص نے فرمایا: کہ اے علی! اسی ماہ مبارک میں آپ ع کو سب سے شقی ترین فرد شہید کرے گا۔ اسکے علاوہ مختلف غزوات میں دوسرے اصحاب مثلا چچا حمزہ سید الشھداء ع، بھائی جعفر

---

[112] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

طیار ع وغیرہ تو آپ ع کی آنکھیں بھر آتی تھیں اور آپ ع حضور پاک ص سے سوال کیا کرتے تھے کہ مجھے کب شھادت نصیب ہوگی تو حضور ص آپ ع کو شھادت کی خوشخبری دیا کرتے تھے۔

2: اسی طرح سے امام محمد باقر ع سے مروی ہے کہ ایک یھودی امام علی ع کی خدمت میں آیا اور کچھ سوالات پوچھ لیا یہاں تک کہ اس نے سوال کیا کہ تمھارے نبی ص کا وصی اسکے بعد کتنے سال زندگی گزاریں گے تو امام و نے جواب دیا: تیس (30) سال۔ پھر پوچھا: وہ طبعی موت اس دنیا سے جائے گا یا اسے شھید کیا جائے گا ، امام نے فرمایا: اسے شھید کیا جائے گا اور اسکے سر مبارک پر ضربت لگے گی جس سے اس کے ریش مبارک رنگین ہو جائے گا۔

یہ سننا تھا اس یہودی نے عرض کیا: سچ بولا آپ ع نے یہی باتیں حضرت موسی ع نے املا کرایے تھے اور حضرت ھارون نے لکھے تھے۔[113]

3:ایک اور جگہ جہاں اس بات کی طرف امیر المومنین ع نے اس بات کی طرف اشارہ کیا وہ بیعت کے وقت تھا جب سارے لوگ بیعت کیلئے جمع ہوئے تھے اتنے میں ملعون ابن ملجم آپ ع کی بیعت کرنے آگے بڑھا تو بعض روایات کے مطابق آپ ع نے دو دفعہ اسکی بیعت کو قبول نہیں کیا لیکن تیسری دفعہ آپ ع نے اسکی بیعت کو قبول کیا اور جب وہ واپس جانے لگا تو تین مرتبہ واپس بلایا اور اس سے بیعت نہ توڑنے کا وعدہ لیا۔

تیسری دفعہ جب مولا نے اسے بلایا تو عرض کیا آپ ع نے صرف میرے ساتھ یہ سلوک کیا اسکی کیا وجہ ہے تو فرمایا مجھے دھوکہ تو نہیں دو گے نا؟ عرض کیا اگر ایسا کروں تو میرے اوپر خدا کی لعنت ہو۔ پھر امام نے فرمایا: اے عبد الرحمن چلے جاو اللہ کی قسم مجھے نہیں لگ رہا ہے تم اس وعدے کو وفا کرو گے۔[114]

4: یہاں تک کہ علی ع کی زندگی کا آخری ماہ مبارک رمضان آجاتا ہے اور بار بار امیرالمومنین ع حسنین ع سے پوچھتے رہتے ہیں کہ آج رمضان کی کونسی تاریخ ہے۔ اور جب بار بار سوال کرنے کی علت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ ع اپنی زندگی کے آخری رمضان ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

---

[113] بحار الانوار ج 42 ص 119
[114] بحار الانوار ج 42 ص 192

https://downloadshiabooks.com/

ربط مصائب

5: ایک اور مورد جہاں علی ع اپنی شہادت کی خبر دیتے ہیں وہ وقت ہے جب آج کی رات ام کلثوم کے گھر افطاری کیلئے دسترخوان پر بیٹھ جاتے ہیں اور جب دسترخوان پر دو چیزوں (نمک اور دودھ) کو دیکھتا ہے فرماتا ہے بیٹی! کیا ابھی تک اپنے بابا کو دو چیزوں کے ساتھ افطار کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اس دودھ کو واپس لے جا۔ اسکے بعد نمک کے ساتھ صرف تین لقمے تناول فرما کر افطار کرتے ہیں۔

یہ منظر بیٹی پر گران گزر کر عرض کرتی ہے بابا دن بھر روزے سے ہو کر بھی آپ نے کچھ میل نہیں فرمایا تو یہاں پر اپنی شہادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مجھے خالی پیٹ اللہ سے ملنا اچھا لگتا ہے۔[115]

آج کی رات مولا ع کو قرار نہیں آیا بار بار باھر نکلتے تھے اور فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم مجھے جھوٹی بات نہیں بتائی گئی ہے بلکہ یہ وہی رات ہے جس کا مجھے وعدہ دیا گیا ہے اسی طرح بار بار کلمہ استرجاع کی تلاوت فرمایا کرتے تھے[116]

آپ ع کی شوق شہادت کا اندازہ آج کی رات آپ ع سے منقول کلمات میں دقت کرنے سے ہوجاتا ہے آپ فرمایا کرتے تھے

«اَللَّهُمَّ قَدْ وَعَدَنِی نَبِیُّکَ اَنْ تَتَوَفَّانِی اِلَیْکَ اِذَا سَئَلْتُکَ اللَّهُمَّ وَ قَدْ رَغِبْتُ اِلَیْکَ فِی ذَلِکَ۔[117]

خداوندا! تیرے نبی ص نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب بھی میں درخواست کروں تو مجھے اپنی طرف بلائے گا، خدایا! مجھے آج کی رات میں آپکی طرف آنے کا مشتاق ہوں۔

مختصر مصائب

بہر حال آج کی رات علی ع قرآن، نماز، ذکر الھی اور عبادت الھی وغیرہ سے وداع کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں جب آذان صبح کا وقت قریب آتا ہے علی مسجد کی طرف

---

[115] منتھی الآمال(فارسی)ج 1، ص 125

[116] فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُتِلَ فِي صَبِيحَتِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَكْثَرَ الْخُرُوجَ وَ النَّظَرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا كُذِّبْتُ وَ اَنَّهَا هِيَ الَّيْلَةُ الَّتِي وُعِدْتُ.» منتھی الآمال(فارسی)ج 1، ص 125

[117] بحارالانوار، علامہ مجلسی، ج 42، ص 252، ح 54.

https://downloadshiabooks.com/

روانہ ہوتے ہیں۔ کبھی مرغابیاں آپکی راہ میں حائل ہوجاتی ہیں[118] تو کبھی دروازے کی کنڈی علی ع کو روکنے کی کوشش کرتا ہے[119] غرض آپ ع مسجد میں پونچتے ہیں اور گلدستہ اذان سے اذان صبح دیتے ہیں۔

اور اپنے قاتل کو بھی نماز صبح کیلئے جگاتے ہیں اور صبح کی نافلہ نماز میں مشغول ہوجاتے ہیں ابھی پہلی رکعت کے پہلے سجدے سے سر مبارک کو اٹھا رہے تھے ملعون ابن ملجم کی تلوار کا وار آپ ع سر مبارک کو شق کرتی ہے اور پیغمبر خدا ص کی بات سچی ہوجاتی ہے یعنی علی ع کا ریش مبارک خون مطھر سے رنگین ہو جاتا ہے۔

پس دو آوازیں عالم میں گونج اٹھتی ہیں۔ ایک جبرئیل کی اواز ہے وہ ندا دے رہے ہیں:

تھدمت واللہ ارکان الھدی۔۔۔۔۔۔

خدا کی قسم ھدایت کے منارے آج زمین بوس ہوگئے! آسمان اور زمیں کے بیچ لٹکی ہوئی محکم رسی پارہ ہوگئی! محمد ص کے چچا کا بیٹا شہید ہوگیا وصی رسول خدا کو سب سے شقی ترین فرد نے شہید کیا۔[120]

اور دوسری آواز محراب مسجد سے علی ع کی بلند ہوئی فزت واللہ رب الکعبہ[121] کعبہ کے رب کی قسم آج علی کامیاب ہوا۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

---

[118] منتھی الآمال، ص 125؛ بحارالانوار، ج 42، ص 198

[119] منتھی الآمال، ص 126 و بحارالانوار، ج 42، ص 192.

[120] منتھی الآمال، ص 127.

[121] بحارالانوار، ج 41، ص 2 و منتھی الآمال، ص 127

https://downloadshiabooks.com/

درس نوردهم: عاقبت به خیری

قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ﴿علیه‌السلام﴾ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَ ذَلِكَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي فَقَالَ ﴿علیه‌السلام﴾ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ[122]

(جب امیر المومنین ع نے پیغمبر ص کی زبان مبارک سے اپنے شہادت کی خبر سنی) تو فقط ایک سوال پوچھا چنانچہ خود فرماتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا اس وقت میرا دین سالم ہوگا؟ حضور ص نے جواب دیا: جی آپکا دین سالم ہوگا۔ (کائنات کا مولا اسی جواب کو سن کر مطمئن ہوگئے)

مقدمہ

عاقبت یا انجام زندگی کے حوالے سے انسانوں کی چار قسمیں ہو سکتی ہے۔

1: بعض انسان اول سے آخر تک خیر پر ہوتے ہیں۔ انبیاء اور اوصیاء اس گروہ کے بہترین مصادیق ہیں۔ اور یہ حضرات آیہ شریفہ "والسلام علیّ یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا"[123] کے مصداق ہیں۔ اس گروہ کی عاقبت بخیری میں کوئی شک نہیں ہے۔

2: بعض لوگ اول سے آخر تک بدی میں مبتلا رہتے ہیں۔ **نعوذباللہ من ذالک**

3: بعض لوگ زندگی کے اوائل میں تو اچھے ہوتے ہیں لیکن ان کا انجام کار اچھا نہیں ہوتا ہے تاریخ میں ایسے افراد کی مثالیں فراوان ہے کہا جاتا ہے عبد الملک مروان کو خلافت ملنے سے پہلے اس حد تک مسجد تھا لوگ اسے حمام المسجد یعنی مسجد کا کبوتر کہہ کر پکارتے تھے اور اسے خلافت ملنے کی خبر بھی اسی مسجد میں دے جاتی ہے اور وہ "ھذا فراق بینی و بینک" کہہ کر قرآن کو بند کر دیتا ہے اور تاریخ کے ماتھے کا بدنما جھومر بن جاتا ہے۔

4: بعض لوگ زندگی کھ اوائل میں برے ہوتے ہیں لیکن ان کی عاقبت اور انجام خیر ہوجاتا ہے۔آگے ہم کچھ نمونے ذکر کریں گے۔

---

[122] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25۔
[123] سورہ مریم 33

https://downloadshiabooks.com/

عاقبت بخیر ہونے سے مراد

انسان کی زندگی بہت سارے لمحات پر مشتمل ہوتی ہے اور عاقبت سے مراد زندگی کا وہ آخری لمحہ ہے جس کے بعد انسان دنیا میں نہیں رہتا اسکے عمل و عبادات کا دفتر بندجاتا ہے۔اس لحظہ کا ایمان کے ساتھ خاتمہ ہونا عاقبت بخیری کہلاتا ہے۔ہماری ہمیشہ کوشش ہونی چاہیے کہ اس آخری لمحے میں ایمان محفوظ رہے۔ معمولی سی غفلت انسان کی عاقبت کو خراب کر سکتی ہے۔

عاقبت بخیری کی اہمیت

الف: قرآن کی روشنی میں

خود خدا کی نصیحت

خداوند مومنوں کو عاقبت کی طرف متوجہ رہنے کا حکم دیتا ہے۔

یاایّھاالّذین آمنوااتّقوااللّٰہ حقّ تقاتہ و لاتموتنّ الّا وانتم مسلمون[124]

اے ایمان لانے والو! مکمل تقوی الھی اختیار کرو اور ہرگز مت مرنا سوائے اسلام کی حالت میں مرجاو۔

اس آیہ شریفہ میں اھل ایمان کو خداوند کی نصیحت یہی ہے کہ ہمیشہ کوشش یہی رہنی چاہیے کی مرتے وقت اسلام پر رہ کر مرجائے۔

حضرت ابراهیم ع کی اپنے بیٹوں کو وصیت

و وصّی بھاابراھیم بنیه ویعقوب یابنیّ انّ اللّٰہ اصطفی لکم الدّین فلاتموتنّ الّا وانتم مسلمون[125]

اور ابراهیم نے اپنے بیٹوں کو کو خدا کے سامنے تسلیم ہونے کی وصیت کی اور یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو! خدا نے تمھارے لیے ایک دین کو انتخاب کیا ہے پس ہرگز اسے تسلیم کیے بغیر مت مرو۔

---

[124] آلعمران 102
[125] بقرہ 132

https://downloadshiabooks.com/

راسخون فی العلم کی دعا

قرآن کریم میں راسخون فی العلم کی دعا کے طور پر مذکور دعا عاقبت بخیری کے بارے میں ہے: **ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔۔۔**[126] پروردگارا! ھدایت دینے کے بعد ھمارے دلوں کو منحرف اور ٹیڑا ہونے سے محفوظ رکھنا۔

ب: روایات کی روشنی میں

اس موضوع پر روایات کثرت سے موجود ہیں فقط بعض کو ذکر کرتے ہیں۔

1: **عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنّ الرّجل لیعمل الزّمن الطّویل بعمل أھل الجنّة ثمّ یختم لہ عملہ بعمل أھل النّار وإنّ الرّجل لیعمل الزّمن الطّویل بعمل أھل النّار ثمّ یختم عملہ بعمل أھل الجنّة.**[127]

پیغمبر گرامی اسلام ص سے مروی ہے کہ:کھبی کوئی شخص طویل مدت تک جنتی عمل انجام دیتا ہے لیکن اسکا خاتمہ جھنی عمل سے ہوتا ہے اسی طرح کبھی کوئی انسان طویل مدت تک جھنمی عمل انجام دیتا ہے لیکن اسکا خاتمہ جنتی عمل سے ہوتا ہے۔

2:نیز پیغمبر گرامی ص سے مروی ہے:

اذا اراد اللّہ بعبدٍ خیراً طھّرہ قبل موتہ قیل ما طھورہ العبد؟ قال: عملٌ صالح یلھمہ ایّاہ حتّی یقبضہ علیہ[128]

جب خداوند اپنے کسی بندے کا خیر چاہتا ہے تو اسے موت سے پہلے پاک کر دیتا ہے۔ کسی نے عرض کیا: پاک کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: قبض روح کے وقت اسے ایک اچھا عمل الھام کرتا ہے پھر اسکی قبض روح ہوتی ہے۔

---

[126] آلعمران 8
[127] نہج الفصاحہ ح 629
[128] نہج الفصاحہ ح 156

https://downloadshiabooks.com/

ج: دعاوں کی روشنی میں

اھل بیت علیھم السلام سے مروی دعاوں میں جن مسائل پر بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے ان میں سے ایک عاقبت بخیری ہے۔ مناسب ہے ان ایّام میں ان دعاوں کو پڑھیں اور زندگی کا خاتمہ اچھائی پر ہونے کو خدا سے طلب کریں۔

کچھ نمونے

1: دعای ابوحمزہ ثمالی: وتوفّنی فی سبیلک و علی ملّۃ رسولک...اللھم انّی اسئلک ایماناً لااجل لہ دون لقائک۔۔

خدایا! مجھے تمہارے راستے اور تمہارے پیغمبر کی دین پر موت دے۔ خدایا! مجھے ایسا ایمان عطا کرے جسکا کا خاتمہ آپ کی لقا اور ملاقات کے بغیر نہ ہو۔

2: دعای عدیلہ: اللّھم انّی اعوذبک من العدیلۃ عند الموت۔۔۔

خدایا! میں موت کے وقت منحرف ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔

3: دعای عالیہ المضامین: وتجعل عاقبۃ امری محمودۃ حسنۃً سلیمۃً.

خدایا! میری زندگی کے انجام کو پسندیدہ، نیک اور سالم قرار دے دے۔

4: زیارت عاشورہ: اللّھم اجعل محیای محیا محمّدٍ وآل محمّد ومماتی ممات محمّدٍ وآل محمّد۔

خدایا! میری زندگی اور موت کو ؟محمد و آل محمد ص کے زندگی اور موت کی طرح قرار دے۔

ایک اھم نکتہ

یہ دنیا اسباب و علل کی دنیا ہے کوئی بھی کام بغیر علت کے واقع نہیں ہوتا پس اگر کوئی شخص زندگی بھر برا ہونے کے باوجود اگر زندگی کے آخر میں اسکی عاقبت خیر ہوتی ہے تو کسی علت اور سبب کی وجہ سے ہے اور اگر طاھرا ایک نیک زندگی گزارنے کے بعد اسکی عاقبت خراب ہوتی ہے تو بھی کسی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔ اختصار کی خاطر ہم یہاں پر ذکر کرنے سے معذور ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

عاقبت خیر ہونے والے بعض افراد کی مثالیں

1: حر بن یزید ریاحی یزیدی سے حسینی ہوگیا.

2: دحیہ کلبی مسیحی سے حسینی ہوگیا.

3:زھیربن قین عثمانی سے حسینی بن گیا۔

عاقبت خراب ہونے والے بعض افراد کی مثالیں

1: شمر: جنگ صفین میں امام علی ع کی فوج کا سپاہی تھا لیکن آخر میں فرزند علی ع کا قاتل بن کر واصل جھنم ہوا۔

2: ثعلبہ بن حاطب: جو پیغمبر ص کہ دعا سے امیر ہوگیا لیکن پیغمبر ص کو زکات دینے سے انکار کیا

3: ابن ملجم مرادی لعنہ اللہ: وہ ایک عبادت گزار شخص تھا اور خلیفہ ثانی کے دور میں فتح مصر میں شرکت کیا تھا اور اسکی عبادت گزاری کی شہرت اتنی تھی کہ خلیفہ وقت نے بھی اسے مسجد کے قریب جگہ دینے کی سفارش کی تھی۔ پیشانی پر سجدوں کے نشانات واضح دکھائی دیتے تھے کئی بار پیدل حج بھی کر لیے تھے۔

اس کے نیک کاموں کا سلسلہ یہیں پر ختم نہیں ھوتا بلکہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں امام وقت کے رکاب میں جہاد کرنے کی سعادت حاصل کر لیتا ہے لیکن جنگ صفین کے بعد اچانک 180 درجہ اسکے رفتار میں تغییر آجاتا ہے اور امام وقت کو نعوذ باللہ مرتکب گناہ سمجھتے ہوئے ان کے خون کا پیاسا ہوجاتا ہے اور نہروان میں خارجیوں کے لشکر میں چلا جاتا ہے اور امام ع کے خلاف تلوار کھینچ لیتا ہے۔ اور بالاخرہ پیغمبر خدا ص کے قول کی مطابق اشقی الاولین والاخرین کا مصداق ٹھر جاتا ہے۔

ربط مصائب

امام علی ع اور عاقبت بخیری

چنانچہ ابتدا میں بھی اس مطلب کی طرف اشارہ ہوا تھا کہ جب پیغمبر ص نے امام ع کو شھادت کی خبر دی تو آپ ع نے یہ نہیں پوچھا کہ کب اور کہاں ہوگی؟ یا قاتل کون ہوگا؟ بلکہ علی ع قیامت تک آنے والے مسلمانوں بلکہ انسانوں کیلیے یہ پیغمام چھوڑ کے گیے کہ مرنا تو سب کو ہے پس اسکے بارے میں زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ انجام اور عاقبت زندگی ہے کہ کیسے زندگی کا خاتمہ ہوگا، اسی لیے مولا نے سوال کیا کہ کیا اسوقت میرا ایمان

https://downloadshiabooks.com/

سالم ہوگا؟ علی ع تو معصوم تھے ہمیں درس دینے کی خاطر پیغمبر ص سے سوال کیے تھے۔اسی وجه سے ضربت کھاتے ہی علی ع نے اپنی عاقبت بخیری کا اعلان "فزت و رب الکعبہ" کہہ کر کردیے۔

مختصر مصایب

عزادارو! ایام مصیبت امیر المومنین ع ہے، یہ وہ ایام ہیں جس میں کائنات کا امیر زخمی ہو کر بستر پر ہیں کبھی اپنے گھر والوں اور اصحاب کو وصیتیں کر رہے ہیں تو کبھی زھر کے اثرات جسم میں پھیلنے کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں۔ کبھی اپنے قاتل کی خبر لے رہے ہیں۔

امام حسن ع نے سب سے ماھر طبیب کو جب مداوا کرنے کیلئے بابا کے سرھانے حاضر کیا تو اس نے زخم کو دیکھ کر کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد کیا اور شاید یہی عرض کیا: مولا مجھے معاف کرنا یہ زخم قابل علاج نہیں ہے۔ آپ بابا کیلئے کفن کا انتظام کیجئے۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

https://downloadshiabooks.com/

درس بیستم: فضائل امیر المومنین علیه السلام

ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّكَ مِنِّي كَنَفْسِي رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَ طِينَتُكَ مِنْ طِينَتِي إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَ إِيَّاكَ وَ اصْطَفَانِي وَ إِيَّاكَ وَ اخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ وَ اخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ وَ مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي[129]

(علی ع کو عاقبت بخیری کی خوشخبری دینے کے بعد) فرمایا: اے علی! جو بھی تجھے قتل کرے اس نے مجھے قتل کیا ہے۔ جو تجھ سے دشمنی کرے اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے، جو تجھے ناسزا کہے اس نے مجھے ناسزا کہا ہے، کیونکہ تم مجھ سے ہے میری جان کی طرح تمھاری روح میری روح سے اور تمھاری طینت میری طینت سے ہے۔

بے شک خداوند نے مجھے اور تمھیں خلق کرنے کے بعد انتخاب کیا۔ مجھے نبوت اور تمھیں امامت کیلئے انتخاب کیا، پس جو تمھاری امامت کا انکار کرے اس نے میری نبوت کا انکار کیا ہے۔

علی علیه السلام کے فضائل نبی صلی الله علیه و آله وسلم کی زبانی

کلام نبی میں علی ع کے بے شمار فصائل کی ایک جھلک:

کتاب فضل تو را آب بحر کافی نیست   که تر کنم سرانگشت و صفحه بشمارم

فارسی شاعر مولا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: اے علی! اگر میں سمندر کے پانی سے انگلیوں کو تر کر کے تمھاری فضیلت کی کتاب کی ورق گردانی کرنا چاہوں تو سمندر کا پانی تو ختم ہوگا لیکن کتاب کے صفحات کو گن نہیں پاوں گا۔ ضرور شاعر نے پیغمبر گرامی ص سے منقول ان احادیث سے الهام لیا ہوگا جن میں آنحضرت نے علی ع فضائل کو بے شمار قرار دیا ہے۔

---

[129] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث ۲۵.

https://downloadshiabooks.com/

1: ابن عباس حضور پاک ص سے نقل کرتا ہے کہ اگر سارے درخت قلم بن جائے اور سارے سمندر سیاھی بن جائے اور جن حساب کرنے والے جبکہ انسان لکھنے والے ہو جائیں پھر بھی علی ع فضائل کو حساب نہیں کر سکیں گے۔[130]

2: عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم: انّ اللّٰہ تعالی جعل لاخی علیٍّ فضائل لاتحصی کثرۃ فمن ذکر فضیلۃً من فضائلہ مقرّابھا غفر اللّٰہ لہ ما تقدّم من ذنبہ و ماتأخّر و من کتب فضیلۃً من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ مابقی لتلک الکتابہ رسم، و من استمع فضیلۃً من فضائلہ کفّر اللّٰہ لہ الذّنوب الّتی اکتسبھا بالاستماع و من نظر الی کتابٍ من فضائلہ کفّر اللّٰہ لہ الذّنوب الّتی اکتسبھا بالنّظر۔[131]

اللہ تعالی نے میرے بھائی علی ع کیلئے بہت سارے فضائل عطا کیا ہے جن کو گنا نہیں جاسکتا، جو بھی ان فضائل میں سے کسے ایک فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے ذکر کرے خداوند اسکے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور جو بھی ان میں سے کسی کو لکھے اس کتابت کے مٹنے ہونے تک ملائکہ اسکے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور جو بھی ان میں سے کسی فضیلت کو سنے خداوند اس کے کان کے ذریعے انجام پانے والے گناہوں کیلیے کفارہ قرار دیتا ہے، اور جو بھی ان فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو پڑھ لے خداوند آنکھوں سے انجام پانے والے گناھوں کا کفارہ قرار دیتا ہے۔

ذات امام علی ع کی جامعیت

آپ ع کی شخصیت ایک جامع شخصیت تھی یعنی تمام صفات و کمالات انسانی آپ میں یکجا تھیں چنانچہ پیغمبر گرامی ص کا ارشاد ہے۔

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم: من احبّ ان ینظر الی آدم فی علمہ و الی نوحٍ ع فی تقواہ و ابراھیم فی حلمہ و الی موسی فی عبادتہ فلینظر الی علی بن طالب علیہ الصّلوۃ و السّلام۔[132]

جو بھی آدم کا علم، نوح کی تقوی، ابراھیم کا حلم اور موسی کی عبادت کو دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ علی ابن ابی طالب ع کی طرف دیکھے۔

---

130 بحار الأنوار ج38، ص: 197

131 بحار الأنوار ج38، ص 196 / المناقب، الموفق بن احمد الخوارزمی، ص 32

132 بحار الأنوار ج39، ص 36 / ارشادالقلوب، ج 2، ص 363

https://downloadshiabooks.com/

علی ع نفس پیغمبر ص

علی نفس پیغمبر ص تھے 1: سئل عن رسول اللہ ص یا رسول اللّٰہ! انّک تحبّ علیّاً؟ قال: او ماعلمت انّ علیّاً منّی وانا منہ۔[133]

پیغمبر گرامی ص سے کسی نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ علی سے محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ علی ع مجھ سے اور میں علی ع سے ہوں۔

2: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علیّ منّی مثل رأسی من بدنی۔[134]

علی ع کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہوتی ہے۔

علی علیہ السلام کا علم

1: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قُسّمت الحکمۃ علی عشرۃ اجزاءٍ فاعطی علیّ تسعۃ والنّاس جزءً واحدا۔[135]

حکمت کو دس قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان میں سے نو حصہ علی ع کو اور ایک حصہ باقی لوگوں کو دیا گیا ہے۔

2: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انا مدینۃ العلم وعلیٌّ بابھا، فمن اراد العلم فیأت الباب[136]

میں علم کا شہر ہوں اور علی ع اسکا دروازہ جس کو علم کی ضرورت ہو اسے دروازے پر آنا چاہیے۔

3: عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: اعلم امّتی من بعدی علیّ بن ابی طالب علیہ السّلام[137]

---

[133] المناقب، الموفق بن احمد الخوارزمی، ص 64 / بحار الأنوار، ج38، ص: 296

[134] بحار الأنوار، ج38، ص: 296 / المناقب، الموفق بن احمد الخوارزمی، ص 144

[135] بحار الأنوار، ج40، ص: 149 / المناقب، الموفق بن احمد الخوارزمی، ص 82

[136] بحار الأنوار، ج40، ص: 200 / اسی باب میں اسی حدیث سے ملتی جلتی 16 احادیث مختلف مصادر سے نقل ہوا ہے۔ / المناقب، الموفق بن احمد الخوارزمی، ص 91

https://downloadshiabooks.com/

میرے بعد میری امت میں سب سے بڑا عالم علی ع کی ذات ہے۔

علی ع کی اطاعت

1: عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: علیکم بعلیّ بن ابی طالب علیہ السّلام فانّہ مولاکم فاحبّوہ، و کبیرکم فاتّبعوہ، و عالمکم فاکرموہ، و قائدکم الی الجنّة (فعزّزوہ) و اذا دعاکم فاجیبوہ و اذا امرکم فاطیعوہ، احبّوہ بحبّی و اکرموہ بکرامتی، ماقلت لکم فی علیٍّ الّا ما امرنی بہ ربّی جلّت عظمتہ۔[138]

جناب سلمان حضرت زھرا س سے نقل کرتا ہے کہ پیغمبر گرامی ص نے فرمایا: تمھارے اوپر ضروری ہے کہ علی کے ساتھ رہے، بے شک وہ تمھارے سرپرست اور مولا ہے پس اس سے دوستی اور محبت کریں۔تمھارے سربراہ ہے پس اس کی پیروی کریں تمھارے عالم ہے پس اس کا احترام کیا جائے،تمھیں جنت کی طرف لے جانے والا ھادی ہے پس جب بھی تمھیں بلائیں لبیک کہیں جب بھی کوئی حکم دیں اطاعت کریں نیز میری محبت میں اس سے محبت کریں میری بزرگی کی خاطر اسے بزرگ قرار دیں ۔

یاد رکھیں میں نے علی ع کے بارے میں کوئی چیز اپنی طرف سے نہیں بولا ہے بلکہ یہ سب خدا کی طرف سے مجھے پنچانے کا حکم ہوا ہے۔

2: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا عمّار! ان رأیت علیّاً قدسلک وادیاً و سلک النّاس وادیاً غیرہ فاسلک مع علیّ ودع النّاس انّہ لن یدلک علی ردی و لن یخرجک من الھدی[139]

رسول خدا ص نے عمار سے فرمایا: اے عمار! اگر علی ع ایک راستے کو اختیار کرے اور باقی لوگ ایک الگ راستے کو تو تم علی ع کے راستے پر چلو کیونکہ علی کبھی پستی کی طرف راھنمائی نہیں کرے گا (بلکہ حق کے سوا کسی چیز کی ہدایت نہیں کرتا) اور راہ حق سے کبھی خارج نہیں کرے گا۔

---

[137] المناقب، الموفق بن احمد الخوارزمی، ص 97
[138] کنزالعمال، ج 11، ص 614
[139] تاریخ بغداد، خطیب بغدادی، ج 4، ص 410

https://downloadshiabooks.com/

مودت و محبت علی علیه السلام

1: ابو برزه روایت کرتا هے کہ ہم پیغمبر خدا ص کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ص نے فرمایا: قیامت کے دن چار چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؛

پہلا سوال: عمر کو کس چیز میں فنا کیا؟

دوسرا: جسم کو کس کام میں استعمال کیا؟

تیسرا: مال کو کیسے کمایا؟ اور کس چیز میں خرچ کیا؟

چوتھا: ہم اهل بیت ع کی محبت کے بارے میں ہوگا ۔

اس کے بعد عمر نے سوال کیا آپ ع کے بعد کس کے ساتھ محبت کرنا اهل بیت سے محبت کرنے کی علامت ہے؟ پیغمبر گرامی اسلام ص نے یہ سنتے ہی اپنے دست مبارک کو امیرالمومنین ع کے سر مبارک پر رکھ کر فرمایا اس سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنے کی طرح ہے۔[140]

2: عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: انّ اللّٰہ عزّ و جلّ امرنی بحبّ اربعۃٍ من اصحابی و اخبرنی انّہ یحبّھم. قلنا: یا رسول اللّٰہ من ھم؟ فلکنّا نحبّ ان نکون منھم، فقال: الا انّ علیّاً منھم ثم سکت، ثمّ قال: الا انّ علیّاً منھم ثمّ سکت[141]

اللہ عزوجل نے مجھے میرے اصحاب میں سے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دیا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے

اصحاب نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ ہم بھی چاہتے ہیں کہ هم بھی ان میں سے ہوجائیں؛ تو فرمایا: یاد رکھو! ان میں سے ایک علی ع ہے اور خاموش ہوگیے! پھر دہرایا: یاد رکھو! ان میں سے ایک علی ع ہے پھر خاموش ہوئے۔

علی علیہ السلام کی معرفت

علی کی حق معرفت جز اللہ اور اسکے رسول کس کو حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔

---

[140] المناقب، خوارزمی، همان، ص 323
[141] المناقب ص 62

https://downloadshiabooks.com/

1: یا علی لایعرف اللہ تعالی الّا انا وانت و لایعرفنی الّا اللہ وانت و لا یعرفک الّا اللہ وانا[142]

اے علی! اللہ کوئی اللہ کو نہیں پہچانتا سوائے میرے اور آپکے اور کوئی مجھے نہیں پہچانتا سواے اللہ کے اور اپکے اور کوئی آپ کو نہیں پہچانتا سوائے اللہ کے اور میرے۔

ربط مصایب

جی ہاں علی ع کو واقعا زمانے نہیں پہچانا ورنہ ضربت کے بعد لوگ یہ نہیں کہتے کہ علی کو مسجد سے کیا تھا۔

مختصر مصائب

السلام علیک یا اباالحسن یا امیر المومنین

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ مَظْلُومٍ وَيا أَوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهُ

عزادارو! آج کی رات رونے کی رات ہے آج شب قدر بھی ہے شب شہادت بھی عبد اللہ بن مسعود عجیب روایت بیان کرتا ہے کہتا ہے ایک دن پیغمبر خدا ص کی دست بوسی کیلئے جب حضور ص کے دولت سرا پر حاضر ہوا تو دیکھا آپ ص نماز میں مشغول ہے۔میں نے نماز ختم ہونے تک رکنے کا ارادہ کیا اور دقت سے حضور ص کی نماز کی زیارت کرتا رہا جب آخری سجدہ کر رہے تو میں نے سنا حضور ص رقت قلب کے ساتھ فرما رہے تھے:

اللهم بحق علی عبدك اغفر للخاطئين من أمتی۔[143]

خدایا تیرا بندہ علی کے واسطے میری امت کے گناہ گاروں کی مغفرت فرما۔

آج ہمارے لیے وہی ذات وسیلہ ہے! آییے علی واسطے آج مغفرت طلب کرتے ہیں آج کی رات علی کی آخری رات ہے آج علی میں وہ طاقت نہیں رہی ہے جس سے خیبر کے در

---

[142] روضة المتقين، ج 13، ص 273.
[143] بحارالانوار، ج40، ص44.

https://downloadshiabooks.com/

اکھاڑے تھے، اصبغ بن نباتہ علی کو تعجب سے دیکھ رہا ہے کیونکہ علی ع کے ہاتھ لرز رہے ہیں۔

بہر حال سب علی سے وداع میں مصروف ہیں، ایک مرتبہ زینب ع آگے بڑھتی ہے اور عرض کرتی ہے

بابا یہ تو بتا: ام ایمن سے جو بات سنی تھی کیا وہ سچی ہے۔ علی نے فرمایا: جو کچھ سنی ہے وہ سب صحیح ہے سنو بیٹی:

كَأَنِّي بِكِ وَبِنَاتِ أَهْلِكِ سَبَايَا أَذِلَّاءَ خَاشِعِينَ...

گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں تجھے اور اهل بیت کے دوسرے مخدرات کو اسی شہر میں اسیری کی لباس پہنائے لائے جارہے ہیں۔

عزادارو! میں لفظ اذلاء خاشعین کا ترجمہ نہیں کرسکتا ہوں صرف اتنا بتاوں گا شاید مولا کا مقصود یہ ہو کہ اے بیٹی اسی شہر میں تمھارے اوپر صدقے کی چیزیں پھینکی جائے گی، تمھیں نامحرموں کے بیچ سے گزار کر لائی جائی گی۔

الا لعنة الله علی القوم الظالمین...

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و یکم: اعلان خلافت امیر المومنین علیہ السلام

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَ أَبُو وُلْدِي وَ زَوْجُ ابْنَتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِي وَ نَهْيُكَ نَهْيِي أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ أَمِينُهُ عَلَى سِرِّهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ۔[144]

اے علی: تو میرا وصی ہ، میرے فرزندوں کے والد، میری بیٹی کا شوہر اور میری زندگی میں اور موت کے بعد میرا جانشین ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی اور سب سے افضل قرار دیا تیرا امر(حکم) میرا امر ہے اور تیرا نہی میرا نہی ہے۔ بے شک تو مخلوقات الھی پر خدا کی طرف سے حجّت ہے اور تو ہی الھی اسرار کے مالک اور بندگان خدا پر خلیفہ خدا ہے۔

اعلان خلافت امیر المؤمنین

خطبے کے اس حصے میں امام ع کی امامت اور خلافت کا اعلان کیا ہے۔ امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی جانشینی، خلافت اور وصایت کا مسئلہ پیغمبر گرامی اسلام ص کے نزدیک اتنا اہم مسئلہ تھا کہ آپ ص نے اپنی دعوت اسلام کے ابتدائی دن سے لیکر اپنی زندگی کے آخری دن تک ہر مہم موڑ پر اس کو بیان فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

1: یوم الدار یا دعوت ذوالعشیرہ میں

سب سے پہلی بار علی ع کی خلافت کا اعلان دعوت ذوالعشیرہ میں اپنے نبوت کے اعلان کے ساتھ ہی کر دیا کیونکہ اس سے پہلے تین سال تک پیغمبر ص کو پیغمبری مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

اس دعوت میں موجود کچھ اہم نکات:

1: پیغمبری مخفی رکھی جا سکتی تھی لیکن امامت نہیں۔

2: نذر و نیاز کو بدعت کہنے والو! سب سے پہلے تو ذکر نبوت و امامت کرنے کیلئے نیاز کا بندوبست تو خود رسول ص نے خدا کے حکم سے کیے تھے۔

---

[144] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25۔

https://downloadshiabooks.com/

3: تین دن صبر کرنے کے بعد علی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ان هذا اخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له و اطیعوه۔[145]

علی کو اسی دن ہی چار ڈگریاں دی گئی

1: اخوت
2: خلافت
3:وصایت
4: مسلمانوں کو اطاعت کا حکم۔

2:عقد اخوت کے موقع پر

پیغمبر گرامی اسلام ص نے مدینہ پونچنے پر ابتداء میں جو اهم کام انجام دیے ان میں سے ایک مسلمانوں کے درمیان بھائی چارگی قائم کرنا ہے جس کے ذریعے حضور ص نے داخلی طور پر مدنی معاشرے کو استحکام بخشا اور اس موقع پر بھی لوگوں کے نفسیات کے مطابق ایک دوسرے کا بھائی قرار دیے مثلا جناب ابوبکر کو عمر کا اسی طرح سے عثمان بن عفان کو عبدالرحمان بن عوف کا بھائی قرار دیا۔

اس طرح سب کو بھائی بھائی قرار دیے صرف علی ع رہ گئے تو روایت کے مطابق مولا ع نے مغموم ہوکر اپنے بارے میں سوال کیے۔ تو فرمایا : علی ما حبستك إلا لنفسی، أما ترضی أن تکون أخی وأنا أخوك وأنت وصیی ووزیری وخلیفتی فی أمتی۔۔۔ فاستبشر[146] اے علی! تجھے میں نے اپنے لیے بچا کر رکھا تھا کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تو میرا بھائی بن جائے اور میں تیرا بھائی۔ تو میر امت میں میرا وصی، وزیر اور خلیفہ بن جائے۔۔۔۔۔ان باتوں کو سن کر علی ع خوشحال ہوئے۔

[145] ایک محقق نے اس حدیث کیلئے درجہ ذیل اسناد ذکر کیے ہیں۔ تاریخ الطبری، ج ۲، ص ۳۲۱۳۱۹؛ تاريخ مدينة دمشق، ج ۴۲، ص ۴۸، ح ۸۳۸۱؛ تفسير الطبری، ج ۱۱ الجزء ۱۹، ص ۱۲۱؛ شرح نهج البلاغة، ج ۱۳، ص ۲۱۰؛ شواهد التنزيل، ج ۱، ص ۴۸۶، ح ۵۱۴ كلّها عن عبد اللّٰه بن عبّاس و ص ۵۴۳، ح ۵۸۰ عن البراء من دون إسنادٍ إلى المعصوم نحوه؛ الكامل فی التاريخ، ج ۱، ص ۴۸۷؛ كنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۳۱، ح ۳۶۴۱۹ و ص ۱۱۴، ح ۳۶۳۷۱؛ الأمالی للطوسی، ص ۵۸۲، ح ۱۲۰۶ عن عبد اللّٰه بن عبّاس وفيه «ووزيری» بعد «وصيی»؛ تفسير فرات، ص ۳۰۱، ح ۳۰۶ و ص ۲۹۹، ح ۴۰۴ عن جعفر بن محمّد بن أحمد بن يوسف؛ مجمع البيان، ج ۷، ص ۳۲۲ عن البراء بن عازب وكلاهما نحوه؛ بحار الأنوار، ج ۳۸، ص ۲۲۳، ح ۲۴ وراجع السيرة الحلبية، ج ۱، ص ۲۸۵ وتفسير القمّی، ج ۲، ص ۱۲۴ والإرشاد، ج ۱، ص ۴۸.

[146] بحار الانور ج 72 ص 445

https://downloadshiabooks.com/

3:حدیث منزلت میں

عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: یاعلی! بمنزلہ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی"[147]

(اے علی!) تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسی سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث کے ذیل میں تین اھم بحث

الف: کیا حدیث سند کے لحاظ سے معتبر ہے؟

جواب: اس حدیث کو طرفین کی کتابوں میں تواتر کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (ایک محقق نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد درجہ ذیل اھل سنت کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔ (ابو عبدللہ بخاری ج۳ص۵۴ازکتاب مغازلی در غزوہ تبوک ،صحیح مسلم ج۲ص۲۳۶و۱۳۷چاپ مصر، مسند احمد حنبل ج۱ص۹۸و۱۱۵و۱۱۹در وجہ تسمیہ حنین ،ابن حجرعسقلانی در کتاب الاصابہ ج۲ص۵۰۷،ابن حجر مکی در صواعق المحرقہ باب۹ص۳۰و۷۴،مستدرک علی الصحیحین ج۳ص۱۰۹،جلال الدین سیوطی در ص۶۵ تاریخ خلفا ،استیعاب ج۲ص۴۷۳))

ب: کیا یہ حدیث علی ع کے وصی ہونے پر دلالت کرتا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں حضرت علی ع کو حضرت ہارون ع سے تشبیہ دی گئی ہے۔ پس جو منصب حضرت ہارون کو حاصل ہے۔نبوت کے علاوہ وہی منصب اور مقام مولائے کائنات کو بھی حاصل ہوگا اور حضرت ھارون ع کیلئے قرآن کی رو سے درجہ ذیل مناصب حاصل تھے۔

وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي۔ هَارُونَ أَخِي۔ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي۔ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي[148]

خدایا! میرے لیے میری اھل میں سے ایک وزیر قرار دے۔وہ میرا بھائی ھارون ہو۔اور اس کے زریعے میری پشت کو محکم فرما اور اسے میرے امر (کار رسالت) میں شریک فرما، ان آیات میں اللہ تعالی نے میں موسی اور ھارون کی نسبت کو بیان فرمایا ہے۔

---

[147] بحار الانوار ج 101 ص 424 و ج99 ص 106 اور بہت 20 سے زائد جگہوں میں

[148] سورہ طہ آیت29 تا 32

https://downloadshiabooks.com/

1: حضرت ہارون موسی ع کے اھل تھے پس علی ع بھی اھل پیغمبر ہیں۔ اھل سے مراد ممکن ہے اھل بیت اور رشتہ دار ہو اور ممکن ہے اھل سے مراد اھلیت ہو جیساکہ حضرت نوح ع کے واقعے میں جس اھل کی نفی ہوئی ہے اسے مفسرین اسی معنی میں لیتے ہیں دونوں صورتوں میں علی مثل ہارون ہیں اھل بیت میں سے ہونا تو واضح ہے اسی طرح پیغمبر ص نے متعدد مقامات پر علی ع کو نفس قرار دے کر اھلیت کو بھی دنیا والوں کیلئے روشن کردیا۔

2:ہارون حضرت موسی کا وصی اور وزیر تھا پس علی بھی پیغمبر ص کیلئے وصی اور وزیر ہے۔

3: ہارون موسی کے بھائی تھے علی ع بھی پیغمبر ص کے نسبی بھائی بھی تھے اور مختلف مناسبتوں میں "انت اخی فی الدنیا والاخرہ" فرما کر پیغمبر ص اسکی تصدیق بھی کرتے رہے۔

4:ھارون کی وجہ سے موسی مظبوط اور محکم ہوئے تھے،علی ع بھی بچپن سے لیکر پیغمبر ص کی زندگی کے آخر تک آپ ص کی حفاظت اور آپکی لائی گئی تعلیمات کی حفاظت کرتے رہے۔

5: جسطرح ھارون کار رسالت اور تبلیغ دین میں موسی کے ساتھ شریک تھے اسی طرح علی ع بھی پیغمبر ص کے شریک تھے۔

ج: یہ حدیث کس جگہ حضور نے ارشاد فرمایا؟

جواب: اس حدیث شریف کو پیغمبر ص نے مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے ہم اختصار کی خاطر فقط چند مقامات کے نام لیں گے

i. عقد اخوت کے موقع پر
ii. جنگ خیبر کے موقع پر
iii. حضرت ام سلمہ کو نصیحت کرتے ہوے
iv. مختلف آیات خصوصا حضرت ہارون سے متعلق آیات کے نزول کے وقت
v. سب سے مشہور جنگ تبوک کے موقع پر حضرت علی ع کو مدینے میں جانشین بنا کر جاتے وقت
vi. خطبہ غدیر میں وغیرہ

https://downloadshiabooks.com/

4: انگشتر صدقہ دینے کے موقع پر

ایک اور جگہ جہاں علی ع ولایت کا اعلان ہوا وہ اس وقت ہے جب پیغمبر ص کو امیر المومنین ع کی طرف سے فقیر کو انگوٹھی صدقہ دینے کے بارے میں خبر ہوا تو آپ ع نے مناجات کیا کہ اے اللہ جسطرح موسی نے آپ سے ہارون کی خلافت اور وزارت کیلئے دعا کی تھی مین بھی میرے بھائی علی ع کے بارے میں یہی دعا کرتا ہوں۔ ابھی یہ دعا تمام ہوئی تھی جبرئیل امین آیہ ولایت لے کر نازل ہوا:[149]

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ۔[150]

تمہارا ولی اور سرپرست فقط اور فقط اللہ ہے، اسکا رسول ہے، اور مومنین میں سے وہ شخص ہے جو حالت رکوع میں زکات دیتا ہے۔

اگرچہ اور بھی بہت سارے مواقع ایسے ہیں جہاں پر حضور ص نے علی ع کی خلافت کا اعلان فرمایا ہے ہم مزید ایک مورد کا ذکر کر کے بحث کو سمیٹتے ہیں۔

5: روز غدیر خم

مولائے کائنات کی ولایت کے اعلان کیلئے سب سے بڑا اھتمام غدیر خم میں کیا گیا۔ جسکی تفصیلات کے بیان سے بھی ہم اختصار کی خاطر گریز کرتے ہیں۔

البتہ تاریخ میں طرفین کے برجستہ علمائے کرام آپ ع کی خلافت اور ولایت پر حدیث غدیر سے استدلال کرتے ہوئے آیے ہیں ۔الحمد للہ آج کے دور میں بھی بعض اھل سنت علمائے کرام بھی اس حقیقت کو جان گئے ہیں۔

السلام علیک یااباالحسن یاامیرالمومنین

سلام ہو اس مظلوم امام پر جس سے ان سارے فضیلتوں کو چھیننے کیلئے کتنا خرچ کیا گیا.

سلام ہو اس ھستی پر جس کے نام کو مٹانے کیلئے کتنے علی نام رکھنے والوں کو شھید کئے گئے۔

---

[149] حدیقۃ الشیعہ ج 1 ص 59
[150] سورہ مائدہ آیہ 55

https://downloadshiabooks.com/

سلام ہو اس ہستی پر جس کی فضیلتوں کو چھپانے کیلئے پیغمبر ص کی احادیث لکھنے پر پابندی عائد کی گئی۔

عزادارو! آج حسنین اور زینب و ام کلثوم یتیم ہوگئے ہیں، آج زینب شاید علی ع کے خالی مصلے کو دیکھ کر گریہ کر رہیں ہیں۔ آج کوفے کے سارے فقیر یتیم ہوگئے ہیں۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و دوم: ماه مبارک رمضان اور نوافل

وَمَن تَطَوَّعَ فيهِ بِصَلاةٍ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النّارِ[151]

اے لوگو! جو بھی اس ماہ میں نافلہ(مستحب) نماز پڑھ لے اس کے نامہ عمل میں جھنم کی آگ سے رہائی لکھا جائے گا۔

مقدمه

ماه مبارک رمضان تمرین کا مہینہ ہے اور اس کا پھل انسان عید کے دن متقین کے صف میں جگہ حاصل کرکے وصول کرتا ہے۔ اس مقدس ھدف کے پیش نظر اللہ تعالی کی طرف سے اس مہینے میں انجام پانے والے اعمال اور عبادات کیلئے خصوصی ثواب مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ خطبہ شعبانیہ کے اس حصے میں پیغمبر گرامی ص نے اسی مطلب کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور اس ماہ میں انجام دینے والے نافلہ نماوزوں کو جھنم کی آگ سے رہائی کا سند قرار دیا ہے۔ ذیل میں ہم اسی ضمن میں کچھ نکات بیان کریں گے۔

نوافل یومیہ

نوافل یومیہ سے مراد چوبیس گھنٹے میں ہر واجب نماز کے ساتھ اور اسکے علاوہ پڑھی جانے والی نمازیں ہیں۔

---

[151] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

- ❖ نماز صبح سے پہلے دو رکعتیں
- ❖ نماز ظهر سے پہلے آٹھ رکعتیں
- ❖ نماز عصر سے پہلے آٹھ رکعتیں
- ❖ نماز مغرب کے بعد چار رکعتیں
- ❖ نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر دو رکعت یا کھڑے ہوکر ایک رکعت۔
- ❖ نماز شب گیارہ رکعتیں۔

ان کی کل تعداد 34 رکعتیں بنتی ہے۔ البتہ یہ تعداد جمعہ کے علاوہ دنوں میں ہے جمعے کے دن مزید چار رکعتوں کا اضافہ ہوتا ہے۔

مومن کی علامت

امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی روایت کے مطابق مومن کی علامتوں میں سے ایک نافلہ نمازوں کو بجا لانا ہے۔[152]

نوافل ماہ رمضان ایک نگاہ میں

مطلقا نماز مستحب زیادہ پڑھنے کی تاکید۔

- دو رکعت ہر رات میں ۔
- 19، 21، اور 23 کی راتوں کے مخصوص نوافل۔
- 13، 14، اور 15 کی راتوں کے مخصوص نوافل۔
- نیمہ رمضان کے مخصوص نوافل۔
- 1000رکعت نمازیں پورے ماہ رمضان میں
- ہر رات کی مخصوص نماز ان کی تفصیلات مفاتیح الجنان اور دوسرے مفصل کتابوں میں مذکور ہیں۔

نماز مستحب کے کچھ احکام

نماز مستحب کو بجا لانا انتہائی آسان ہے۔

[152] عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ: صَلَاةُ احدى و خَمْسِينَ ، وَ زِيَارَةُ الْأَرْبَعِينَ ، وَ التَّخَتُّمُ فِي الْيَمِينِ ، وَ تَعْفِيرُ الْجَبِينِ ، وَ الْجَهْرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ تهذيب الأحكام : ج 6 ص 52

https://downloadshiabooks.com/

الف: نماز مستحب میں قبلہ کی شرط نہیں ہے اس لیے گاڑی میں بیٹھ کر یا راہ چلتے ہوئے بھی اسے انجام دیا جاسکتا ہے اس صورت میں رکوع اور سجود کیلئے اشارہ کیا جائے گا۔[153] مثلا انسان گھر یا آفس سے مسجد جاتے ہوئے راستے میں ظہر کے نوافل کو انجام دے سکتے ہیں۔

ب: نماز مستحب کو اختیاری حالت میں بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ قیام ضروری نہیں ہے۔[154]

ج: نوافل یومیہ میں سورہ پڑھنا ضروری نہیں ہے صرف ایک مرتبہ سورہ حمد کا پڑھنا کافی ہے۔[155]

د: مستحب نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔[156]

ایک انتہائی اہم نکتہ

اگرچہ نماز مستحب کو انجام نہ دینے پر سزا وغیرہ نہیں ہوتی ہے لیکن اس ترک کے اوپر استخفاف صدق آجائے تو بعض علماء کے نزدیک سزا پانے کا بھی احتمال ہے۔ یعنی کوئی شخص نماز مستحب کے حوالے سے بے اعتنائی برتے یا اسے حقیر سمجھتے ہوئے بجا نہ لائے۔ اسی لیے علمائے اخلاق کی طرف سے یہ توصیہ ہے کہ ہمیں چاہیے جتنا ہوسکے نوافل کو انجام دینے کی کوشش کریں تاکہ نماز کو ہلکا سمجھنے والوں میں سے ہمارا شمار نہ ہوجائے۔مثلا ظہر کی آٹھ میں سے دو رکعت یا نماز شب کی گیارہ میں سے ایک رکعت وغیرہ بجا لاتے رہیں۔

---

[153] توضیح المسائل آقای سیستانی مسئلہ نمبر 789
[154] توضیح المسائل آقای سیستانی مسئلہ نمبر995
[155] توضیح المسائل آقای سیستانی مسئلہ نمبر774
[156] توضیح المسائل آقای سیستانی مسئلہ نمبر 925

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست وسوم: ماہ مبارک رمضان میں ایک واجب نماز پڑھنے کا اجر

وَمَن أدّى فيهِ فَرضا كانَ لَهُ ثَوابُ مَن أدّى سَبعينَ فَريضَةً فيما سِواهُ مِنَ الشُّهورِ۔[157]

اے لوگو! اور جو بھی اس ماہ میں ایک واجب نماز پڑھ لے اسے دوسرے مہینوں میں ستر واجب نمازیں پڑھنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

مقدمہ

ماہ مبارک رمضان کے آثار میں سے ایک اثر رشد جھشی ہے۔ رشد جھشی سے مراد: ایک دم چھلانگ لگا کر بہت سارے منزلوں کو طے کرنا یا ایکدم بہت زیادہ ترقی کرنا۔مثلا کوئی بچہ پانچ سالہ کورس کو دوسال میں مکمل کرے تو اسے رشد جھشی کہا جائے گا۔

ماہ مبارک رمضان کی صورت حال بھی کچھ اس طرح ہی ہے:

الف: شب قدر کی ایک رات میں انسان 80 سال سے زیادہ کا معنوی مسافت طے کر سکتا ہے۔

ب: ایک آیت پڑھے تو پورا قرآن پڑھنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

ج: دو رکعت نماز مستحب پڑھ لے تو جھنم سے نجات کا باعث بن سکتی ہے۔

د: آدھے خرمے کی افطاری دوزخ کی آگ کو خاموش کرنے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے۔(2)

ھ: واجب نماز ستر واجب نماز بجا لانے کا اجر رکھتا ھے۔

انھی موارد میں سے ایک مورد ہمارا آج کا موضوع ہے کہ ایک واجب نماز بجا لائے تو ستر واجب نماز بجا لانے کا اجر عطا کرتا ہے۔

---

[157] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

https://downloadshiabooks.com/

نماز کی فضیلت

نماز کی فضیلت کو بیان کرنے والی آیات اور روایات اتنی کثرت سے ہے ہم اس مختصر درس میں گن نہیں سکتے بس اتنا عرض کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں کہ:

1: معرفت کے بعد سب سے زیادہ خدا سے قریب کرنے والی چیز نماز ہے۔[158]

2: خدا کی رحمت کے نزول کا سبب بننے والی چیز نماز ہے۔[159]

3: خدا کی نظر رحمت کو جلب کرنے والی چیز کا نام نماز ہے[160]

4: متقین کی قربانی نماز ہے۔[161]

5: گناھون کو بخشنے والی اور نابود کرنے والی چیز نماز ہے۔[162]

6: دین کا ستون نماز ہے۔[163]

7: قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں سوال ہوگا وہ بھی نماز ہے۔[164]

8: معراج مومن نماز ہے۔[165]

9: جنت کی چابی نماز ہے۔[166]

10: بلکہ دنیا اور آخرت دونوں میں مومن کا سرمایہ نماز ہے۔[167]

استخفاف نماز

جس طرح سے نماز کی اھمیت اور فضیلت کے اوپر اتنی تاکید آئی ہے اسی طرح نماز کو ترک کرنے بلکہ اسے ہلکا سمجھنے کی بہت مذمت وارد ہوئی ہے یہاں تک

---

[158] اصول کافی ج 3 ص 264
[159] سابقہ اڈریس ص 265۔
[160] سابقہ اڈریس۔
[161] سابقہ اڈریس۔
[162] سابقہ اڈریس ص 266
[163] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج79، ص: 202
[164] بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج79، ص: 202
[165] کشف الاسرار، ج 2، ص 676
[166] نہج الفصاحہ، حدیث 1588
[167] بحار الانوار، ج82 ص 232

https://downloadshiabooks.com/

کہ امام جعفر صادق ع سے مروی روایت کے مطابق نماز کو نہ پڑھنے والی کی بات تو بہت دور اسے ہلکا سمجھنے والوں کو بھی شفاعت سے محروم قرار دیا ہے۔[168]

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے منقول روایت کے مطابق نماز کو ہلکا سمجھنے والے پندہ خصلتوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

عن فاطمة الزهرا عليها السلام: قالت: يا أبتاه ما لمن تهاون بصلاته من الرجال والنساء؟ قال: يا فاطمة! من تهاون بصلاته من الرجال والنساء ابتلاه الله بخمس عشرة خصلة ست منها في دار الدنيا، وثلاث عند موته، وثلاث في قبره، وثلاث في القيامة إذا خرج من قبره.

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے بابا سے سوال کیا که مرد اور عورت میں سے جو بھی نماز کی اہانت کرے اس کیلیے کیا سزا ہے؟ فرمایا: اے فاطمہ! مرد و زن میں سے جو بھی نماز کو ہلکا سمجھ لے اللہ تعالی اسے پندرہ خصلتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ان میں سے چھ دنیا میں، تین مرتے وقت، تین قبر میں اور تین قیامت کے دن جب اسے قبر سے نکالا جائے گا۔

فأما اللواتي تصيبه في دار الدنيا فالأولى يرفع الله البركة من عمره، ويرفع الله البركة من رزقه، ويمحو الله عز وجل سيماء الصالحين من وجهه. وكل عمل يعمله لا يوجر عليه، ولا يرتفع دعاؤه إلى السماء، والسادسة ليس له حظ في دعاء الصالحين.

اما وہ چھ جن میں وہ اسی دنیا میں مبتلا ہوگادرج ذیل هیں

1: خداوند اس کی عمر سے برکت اٹھائے گا۔

2: اس کے رزق سے برکت کو اٹھائے گا۔

3: اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی کو ہٹائے گا۔

4: جو بھی عمل انجام دے اسکے اجر سے محروم رکھا جائے گا۔

5: اسکی دعاوں کو آسمان کی طرف نہیں جانے دیں گے۔

---

[168] عن الامام الصادق قال رسول الله علیه السلام: لا تنال شفاعتی غدا من أخر الصلاة المفروضة بعد وقتها۔(میزان الحکمہ، ج5، ص588)

https://downloadshiabooks.com/

6: صالح بندوں کے دعاوں میں وه شامل نہیں ہوگا۔

وأما اللواتی تصیبه عند موته فأول هن أنه یموت ذلیلا، والثانیة یموت جائعا، والثالثة یموت عطشانا، فلو سقی من أنهار الدنیا لم یرو عطشه.

اور وه تین خصلتیں جس میں وه موت کے وقت گرفتار ہوگا، پہلی خصلت یه که وه ذلت کی موت مرے گا، دوسری یه که وه بھوکا مرے گا اور تیسری وه پیاسا مرے گا اگر اسے دنیا بھر کے نہروں سے بھی پانی پلایا جائے تب بھی اسکی پیاس نہیں جائے گی۔

وأما اللواتی تصیبه فی قبره فأول هن یوکل الله به ملکا یزعجه فی قبره، والثانیة یضیق علیه قبره، والثالثة تکون الظلمة فی قبره.

اور وه تین خصلتیں جن میں وه قبر میں گرفتار ہوگا:

- خداوند ایک فرشتے کو اس پر موکل کرے گا جو اسے قبر میں ستائے گا۔
- اسکے قبر کو تنگ کیا جائے گا۔
- اسکا قبر تاریک ہوگا۔

وأما اللواتی تصیبه یوم القیامة إذا خرج من قبره: فأول هن أن یوکل الله به ملکا یسحبه علی وجهه والخلایق ینظرون إلیه، والثانیة یحاسب حسابا شدیدا، والثالثة لا ینظر الله إلیه ولا یزکیه وله عذاب ألیم.[169]

اور وه تین خصلتیں جن میں وه قیامت کے دن قبر سے اٹھاتے وقت گرفتار ہوگا۔

* الله ایک فرشتے کو اس پر موکل کرے گا جو اسکے چہرے کو پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے میدان محشر میں حاضر کرے گا اور سب لوگ اسے دیکھ رہے ہونگے۔
* بہت سختی سے حساب و کتاب ہوگا۔

[169] بحار الانوار ج 80 ص 21

https://downloadshiabooks.com/

* خداوند اسکی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور اسے پاک نہیں کرے گا بلکہ اسکے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و چھارم: صلوات کے فوائد اور برکتیں

وَمَنْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِينُ.[170]

جو بھی اس مہینے میں کثرت سے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے خداوند اسکے نیک اعمال کے وزن کو بھاری کر دیتا ہے۔

ذکر صلوات کے فوائد:

ماہ مبارک رمضان میں جن اعمال اور اذکار کو بجالانے اور پڑھنے کی تاکید آئی ہے ان میں سے ایک "محمد اور آل محمد صلوات اللہ علیھم اجمعین" پر درود و سلام بھیجنا ہے۔ یہ ذکر مبارک انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی پر بہت مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد اور برکات کو بیان کرنے والی روایات کی تعداد بہت زیادہ ہیں۔ ذیل میں ہم ان میں سے چند فائدوں کو روایات کی روشنی میں بیان کریں گے۔

1: دعاوں کی قبولیت

صلوات خود ایک دعا ہے اور دعاوں کی تاثیر اور قبولیت میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی لیے متعدد روایات میں دعا کی آغاز اور اختتام صلوات سے کرنے تاکید ہوئی ہے۔[171] اسی سلسلے میں کلمات قصار میں امیر المومنین ع کا فرمان ہے:"

إِذَا كَانَتْ لَكَ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ حَاجَةٌ فَابْدَأْ بِمَسْأَلَةِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ فَإِنَّ اللهَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ إِحْدَاهُمَا وَيَمْنَعَ الْأُخْرَى"[172]

جب بھی تمھارے لیے خداوند کے حضور کوئی حاجت ہو تو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجو پھر دعا مانگو کیونکہ خداوند کی شان اس سے بہت اونچی ہے

---

[170] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

[171] عن أبي عبد الله ع: من كانت له إلى الله عز وجل حاجة فليبدأ بالصلاة على محمد وآله، ثم يسأل حاجته، ثم يختم بالصلاة على محمد وآل محمد، فإن الله عز وجل أكرم من أن يقبل الطرفين ويدع الوسط إذ كانت الصلاة على محمد وآل محمد لا تحجب عنه (اصول کافی ج 2 ص 494)

[172] کلمات قصار 361

https://downloadshiabooks.com/

کہ اسکے سامنے اگر کوئی دو حاجتوں کو بیان کرے تو ایک کو پورا کرے اور دوسرے کو چھوڑ دے(چونکہ صلوات یقینی قبول ہوتا ہے پس حاجت بھی پوری ہوگی)

2: پردوں کو چاک کرنا

کبھی ہمارے اعمال اور نیات ہمارے اور خالق کے درمیان حجاب کا باعث بنتے ہیں۔[173] اور ہماری دعاوں اور مناجات کو اوپر جانے سے روک دیتی ہیں۔ درود شریف کا ایک اھم فائدہ ان پردوں کو چاک کرنا ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اے مروی ہے:

عن صفوان الجمال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كل دعاء يدعى الله عز وجل به محجوب عن السماء حتى يصلى على محمد وآل محمد[174] .

تمام دعا ایک پردے میں ہوتی ہیں اور وہ پردہ اسے آسمان کی طرف جانے سے رکاوٹ بنتی ہے یہاں تک کہ محمد و آل محمد ص پر درود بیجھے(درود اس پردے کو اٹھاتا ہے)

3: نفاق کو ختم کر دیتا ہے

صفات رزیلہ میں سے ایک نفاق اور دو رویی ہے اور اسکا معنی قول اور عمل کا ایک جیسا نہیں ہونا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سارے لوگ اس بری صفت میں مبتلا ہیں۔ اس بری صفت سے جدائی درود شریف کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔

امام جعفر صادق ع پیغمبر گرامی ص سے نقل کرتے ہیں کہ

عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: الصلاة علي وعلى أهل بيتي تذهب بالنفاق[175] .

پیغمبر ص نے فرمایا: میرے اور میرے آل پر بیجھنے والی درود نفاق کو دور کر دیتا ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق بلند آواز میں درود بھیجنے سے نفاق ختم ہوتا ہے۔[176]

---

[173] فأسألك بعزتك ان لا يحجب عنك دعائی سوء عملی و فعالی... (دعایے کمیل)

[174] اصول کافی ج 2 ص 493

[175] اصول کافی ج 2 ص 492

https://downloadshiabooks.com/

4: طہارت باطنی کا باعث بنتا ہے

مادی دنیا میں الجھ کر رہنے کی وجہ سے انسان کا باطن زنگ آلود ہوجاتا ہے اور صلوات اس زنگ کو اتار کر باطن انسان کو پاکیزہ کر دیتا ہے چنانچہ زیارت جامعہ میں پڑھتے ہیں:

وَ جَعَلَ صَلاتَنَا عَلَيْكُمْ وَ مَا خَصَّنَا بِهِ مِنْ وِلايَتِكُمْ طِيباً لِخَلْقِنَا وَ طَهَارَةً لِأَنْفُسِنَا وَ تَزْكِيَةً لَنَا۔۔۔

خدا نے اس درود کو جو ہم آپ حضرات ع پر بھیجتے ہیں اور جو آپ ع کی ولایت کو ہماری طینت کی پاکی، ھماری نفس کی طھارت اور ہمارے اخلاق کی صفائی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

5: گناھوں کا کفارہ

انسان خطا کا پتلا ہے یعنی معصومین ع کے علاوہ باقی سارے انسانوں سے گناہ سرزد ہونے کا احتمال ہے اور خداوند نے انسانوں کو اسی طرح ہی خلق کیا ہے۔ لذا بہت کم لوگ ایسے ہیں جو گناہ کی دلدل سے بچ کر رہتے ہیں۔ خداوند تعالی نے انسان کو اس کیفیت کے ساتھ خلق کرنے کے بعد اس کا راہ حل بھی عطا کیا ہے چنانچہ مروی ہے جب خداوند متعال نے شیطان کو مہلت دی اور شیطان نے بنی آدم کو گمراہ کرنے کی قسم کھا لی تو حضرت آدم ع اپنی اولادوں کی عاقبت کو سوچ کر گریہ کرنے لگے تو وحی آئی ہم نے تمھارے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے پس گناہ سرزد ہونے کے بعد اس پر ڈٹنا اور اصرار کرنا بہت خطرناک ہے بلکہ ہمیں چاہیے کہ جو راہ حل گناہ گار کیلئے مقرر کیے گیے ہیں ان کی طرف رجوع کریں۔ انہی راہوں میں سے محمد اور آل محمد ص پر درود بھیجنا ہے، چنانچہ امام رضا ع سے مروی ہے۔

عَنِ الرِّضَا ع مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ بِهِ ذُنُوبَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ فَإِنَّهَا تَهْدِمُ الذُّنُوبَ هَدْماً[177].

---

[176] اصول کافی ج 2 ص 493

[177] امالی صدوق ص 131 اور بحارالانوار ج 91 ص 63

https://downloadshiabooks.com/

جو گناھوں کی کفارہ دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ کثرت سے محمد و آل محمد ص پر درود بھیجے کیونکہ صلوات گناھوں کو نابود کر دیتا ہے۔ اسی مطلب کی طرف "کفارة لذنوبنا" کے ذریعے زیارت جامعہ میں اشارہ ہوا ہے۔

6: میزان عمل کو سنگین کرتا ہے

انسان کے اوپر آنے والے سخت ترین لمحات میں سے ایک روز آخرت اور حساب کتاب کے وقت ہے جہاں ہر کسی کو اپنی فکر لگی رہتی ہے قرآنی آیات کے مطابق انسان اپنے بھائی، والدین، بیوی اور بچوں سے اس لیے بھاگ رہے ہوتے ہیں[178] ان کو خوف رہتا ہے کہیں وہ لوگ عمل نہ مانگیں۔

اس نفسا نفسی کے عالم میں محمد اور آل محمد صلوات اللہ علیھم اجمعین پر بھیجے گیے صلوت مومن کے کام آتے ہیں اور اسکے نیکی کے پلڑے کو سنگین کر دیتا ہے چنانچہ اسی خطبے میں اس بات کو صریحا بیان کیا گیا ہے۔ نیز اسی حوالے سے ایک اور روایت میں ارشاد ہوتا ہے:

عن محمد بن مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: ما في الميزان شئ أثقل من الصلاة على محمد وآل محمد۔[179]

قیامت کے دن میزان عمل میں صلوات سے بڑھ کر کوئی سنگین چیز نہیں ہوتی ہے۔

---

[178] سورہ عبس: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ (34) وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ (36) وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ) 37(

[179] اصول کافی ج 2 ص 494

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و پنجم: تلاوت قرآن کریم

وَمَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ[180].

جو بھی اس مہینے میں ایک آیت کی تلاوت کرے اسے دوسرے مہینوں میں پورا قرآن پڑھنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔

تلاوت قرآن کی فضیلت و آثار و برکات

ماہ مبارک رمضان اور قرآن کریم کے درمیان ایک گہری نسبت پائی جاتی ہے۔ بعض عرفاء کے نزدیک ماہ مبارک رمضان کی فضیلت اس میں روزہ واجب ہونے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ قرآن کریم نازل ہونے کی وجہ سے ہے وہ قرآن جس کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو ریزہ ریزہ ہوتا۔[181]

اس عظیم اور طاقتور کلام الھی کیلے ماہ مبارک رمضان، ظرف واقع ہوا ہے۔ اسی لیے روایت میں آیا ہے کہ "ھر چیز کیلیے ایک بھار ہے اور قرآن کا بھار ماہ مبارک رمضان ہے"۔[182]

تلاوت قرآن کریم ہر ماہ میں اچھا عمل ہے لیکن ماہ مبارک رمضان میں یہ افضل ترین عمل میں سے شمار ہوتا ہے اس خطبہ مبارکہ میں دو بار تلاوت کا ذکر ہوا ہے ایک مرتبہ ابتدا میں جہاں رمضان میں تلاوت قرآن توفیق ہونے کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ آج کے حصے میں ماہ مبارک میں تلاوت قرآن کے ثواب کو بیان فرمایا ہے۔

ذیل میں ہم احادیث کی روشنی میں تلاوت قرآن کی فضیلت و آثار و برکات کے حوالے سے کچھ نکات بیان کریں گے۔

تلاوت قرآن کا عظیم ثواب

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَن قَرَأَ الْقُرآنَ ابتِغاءَ وَجهِ اللّهِ وتَفَقُّها فِي الدّينِ كانَ لَهُ مِنَ الثَّوابِ مِثلَ جَميعِ ما اُعطِيَ المَلائِكَةُ وَالأنبياءُ وَالمُرسَلونَ[183].

---

[180] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25۔

[181] سورہ حشر آیہ 21

[182] عن أبي جعفر عليه السلام قال: لكل شئ ربيع وربيع القرآن شهر رمضان. اصول کافی ج 2 ص 630۔

https://downloadshiabooks.com/

جو بھی خدا کی خشنودی اور دین کو سمجھنے کی خاطر قرآن پڑھے اس کیلیے تمام ملائکہ، انبیاء اور مرسلین کی طرح ثواب عطا کیا جائے گا۔

گھر میں تلاوت کرنے کے فائدے

عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين (عليه السلام) البيت الذی يقرأ فيه القرآن ويذكر الله عز وجل فيه تكثر بركته و تحضره الملائكة و تهجره الشياطين ويضيئ لأهل السماء كما تضيئ الكواكب لأهل الأرض- وإن البيت الذی لا يقرأ فيه القرآن ولا يذكر الله عز وجل فيه تقل بركته وتهجره الملائكة وتحضره الشياطين.[184]

امام جعفر صادق علیہ السلام امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: جس گھر میں بھی قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالی کا ذکر ہوتا ہے اس گھر میں:

- برکتیں زیادہ ہوتی ہیں۔
- فرشتے آجاتے ہیں۔
- شیاطین دور ہوجاتے ہیں ۔
- آسمان والوں کیلیے روشنی دیتا ہے۔ جس طرح سے ستارے اھل زمین کیلیے روشنی دیتے ہیں۔
- اور وہ گھر جس میں تلاوت اور ذکر الھی نہیں ہوتی ہے وہاں پر برکتیں کم ہوتی ہیں، فرشتے چلے جاتے ہیں اور شیاطین اس گھر میں آجاتے ہیں۔

تلاوت والدین کی مغفرت کا باعث بنتا ہے

عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قراءة القرآن في المصحف تخفف العذاب عن الوالدين ولو كانا كافرين[185] .

---

[183] وسائل الشیعہ، ج6، ص184، ح7683

[184] اصول کافی ج 2 ص 610

[185] اصول کافی ج 2 ص 613

https://downloadshiabooks.com/

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن کو دیکھتے ہوئے تلاوت کرنے سے والدین اگر عذاب میں ہو تو عذاب میں تخفیف آتی ہے اگرچہ وہ دونوں کافر ہی کیوں نہ ہو۔

جنت کے درجات تلاوت قرآن کے حساب سے ہے

عن الصادق علیہ السلام.... وَ عَلَيْكُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى عَدَدِ آيَاتِ الْقُرْآنِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لِقَارِئِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَ ارْقَ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً رَقَا دَرَجَةً...[186]

امام جعفر صادق ع ایک طولانی حدیث کے ضمن میں ارشاد فرماتا ہے کہ (اے ہمارے شیعو!) تلاوت قرآن کو اپنے اوپر لازم قرار دے دو کیونکہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھو اور آگے ترقی کرو پس جب بھی ایک آیت پڑھے گا ایگ درجہ ترقی کرے گا۔

تلاوت قرآن اور قبولیت دعا

امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے: عن الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ع مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ إِمَّا مُعَجَّلَةٌ وَ إِمَّا مُؤَجَّلَةٌ[187] .

جو بھی قرآن کی تلاوت کرتا ہے اسکی دعا مستجاب ہوتی ہے یا جلدی یا دیر سے۔

جس گھر میں تلاوت نہ ہو وہ حقیقت میں قبر ہے

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نوروا بیوتکم بتلاوۃ القرآن ولا تتخذوها قبورا کما فعلت الیهود والنصاری، صلوا فی الكنائس والبیع و عطلوا بیوتهم فإن البیت إذا كثر فیه تلاوۃ القرآن كثر خیره واتسع أهله وأضاء لأهل السماء كما تضیئ نجوم السماء لأهل الدنیا۔[188]

پیغمبر گرامی سے مروی ہے کہ آپ ص نے فرمایا: تلاوت قرآن کے ذریعے اپنے گھروں کو منور کرو! اور انہیں قبر بننے مت دو۔ جس طرح یہود اور نصارا نے اپنے گھروں کو قبر بنائے ہیں چونکہ ان کی عبادتیں فقط عبادت گاہوں میں ہوتی ہیں۔

---

[186] بحار الأنوار ج89، ص 197

[187] بحار الانوار ج 89 ص 204

[188] اصول کافی ج 2 ص 610

https://downloadshiabooks.com/

تلاوت بینائی کیلیے مفید ہے

عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قرأ القرآن في المصحف متع ببصره۔۔۔۔۔۔[189] .

جو بھی قرآن کو دیکھتے ہوئے اسکو پڑھے تو اس کی بینایی کیلیے مفید ہے۔

[189]اصول کافی ج 2 ص 613

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و ششم: جنت کی چابیاں

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُغَلِّقَهَا عَنْكُمْ.[190]

اے لوگو! اس ماہ میں جنت کے سارے دروازے کھلے ہوئے ہیں، پس خدا سے دعا کرو کہ تمہارے اوپر بند نہ ہو جائے۔

جنت کے دروازے

ماہ مبارک رمضان؛ ماہ ضیافت الھی ہے اور اس ضیافت میں آنے والوں کیلیے اپنے مہمان سرا یعنی بہشت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تاکہ مہمان حضرات آسانی سے داخل ہو سکیں۔

جنت کے دروازوں سے مراد

جنت کے دروازں کے حوالے سے بحث و گفتگو بہت زیادہ ہے بہر حال ان سب کو یہاں پر بیان کرنا ہمارا مقصود نہیں ہے اسکی ایک تفسیر وہی اعمال، عبادات اور نیک صفات ہیں جو انسان کی زندگی میں پائی جاتی ہیں اور یہی اسے جنت میں داخل ہونے کیلیے دروازے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس بناء پر ماہ مبارک رمضان میں جنت کے دروازے کھلے ہونے سے مراد خداوند متعال اس مبارک مہینے میں مختلف بہانوں سے انسانوں کو بخشش دیتا ہے اور انہیں جنت میں جانے کیلیے راہ ہموار کر دیتا ہے۔

ذیل میں ہم کچھ ایسی چیزوں کو بیان کریں گے جنہیں روایات میں مفتاح الجنة یا جنت کی کنجی(چابی) کہا گیا ہے۔

جنت کی چابیاں

1: پیغمبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:حضور پاک ص کی ذات مبارک کو روایات میں **"مفتاح الجنہ"** کہا گیا ہے۔ آپ ص پر ایمان ، آپ ص سے محبت اور آپ ص کی اطاعت انسان کیلیے جنت کے دروازوں کو کھولنے والی چابی ہے۔[191]

---

[190] بحارالانوار، کتاب ، حدیث 25.

[191] آپ ص کے القاب میں سے ایک مفتاح الجنہ ہے (بحارالانوار ج 6 ص 104 اور ج 15 ص 351)

https://downloadshiabooks.com/

2: ذات گرامی امیر المومنین علیہ السلام: پیغمبر گرامی اسلام ص سے منقول روایت میں حضرت علی ع کی ذات کر جنت کی کنجی قرار دیا ہے اور علی ع کی محبت کو جنت کے دروازوں کے کھلنے کی چابی قرار دیا ہے۔[192]

3: صبر:

امیر المومنین ع سے مروی ایک طولانی روایت میں مختلف چیزوں کی چابیاں بیان ہوئی ہیں اور ان میں سے صبر کو جنت کی چابی قرار دیا گیا ہے۔[193]

4: نماز:

عن النبی صلی الله علیه وآله وسلماَلدُّعاءُ مِفْتاحُ الرَّحْمَةِ، وَ الْوُضوءُ مِفْتاحُ الصَّلاةِ، وَ الصَّلاةُ مِفْتاحُ الْجَنَّةِ۔[194]

پیغمبر اسلام ص سے مروی ہے کہ دعا رحمت کی کنجی ہے اور وضو نماز کی کنجی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے۔

5: لا اله الا الله: پیغمبر گرامی ص اهل کتاب کے ایک گروه کے ساتھ بحث فرما رہے تھے اتنے میں ان میں سے کسی نے عرض کیا: جنت کی چابی کیا ہے؟ تو آپ ص نے جواب دیا: بندے کے زبان پر لا الہ الا اللہ کا جاری ہونا ہے۔ اس نے جواب میں عرض کیا آپ نے سچھ کہا اور یہ کہتے ہوئے اس نے اسلام قبول کیا۔[195]

احادیث کی روشنی میں بعض مزید صفات جو جنت کے سارے دروازوں کو کھول دیتے ہیں:

1: عن جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: مَنْ أَقَامَ فَرَائِضَ اللهِ وَ اجْتَنَبَ مَحَارِمَ اللهِ وَ أَحْسَنَ الْوَلَايَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ اللهِ وَتَبَرَّأَ مِنْ أَعْدَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ۔[196]

---

[192] بحارالانوار ج 14 ص 114 اور ج 27 ص 6 اور ج 65 ص 130

[193] بحار الانوار ج 75 ص 9۔

[194] نہج الفصاحه، ح 1588

[195] ج 48 ص 105

[196] بشارة المصطفى لشيعة المرتضى، ج ۲، ص ۱۷۶۔

https://downloadshiabooks.com/

امام جعفر صادق ع کا فرمان ہے: جو بھی واجبات کو انجام دے، محرمات سے پرہیز کرے، اھل بیت ع کی ولایت کو اچھا قرار دے اور خدا کی دشمنوں سے اظہار بیزاری کرے تو بہشت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے جنت میں وارد ہوسکتے ہیں۔

2: عن رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله: مَنْ أَسْبَغَ وُضُوءَهُ وَ أَحْسَنَ صَلَاتَهُ وَ أَدَّى زَكَاتَهُ وَ كَفَّ غَضَبَهُ وَ سَجَنَ لِسَانَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لِذَنْبِهِ وَ أَدَّى النَّصِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقَائِقَ الْإِيمَانِ وَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهُ۔[197]

پیغمبر گرامی ص سے مروی ہے: جو وضو اور نماز کو کامل اور اچھی طرح سے بجالائے، زکاۃ ادا کرے، اپنے غصے پر کنٹرول کرے، استغفار کرے اور اھل بیت علیھم السلام کیلیے خیر خواھی کرے تو اسکا ایمان مکمل ہے اور جنت کے دروازے اس کیلیے کھول دیے جاتے ہیں۔

3: عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم: اذَا عَرَفَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّهَا وَ آمَنَتْ بِهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ عَرَفَتْ فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهَا وَ صَلَّتْ خَمْساً وَ صَامَتْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔[198]

حدیث نبوی میں آیا ہے: جب کوئی عورت اپنے رب کی معرفت حاصل کرے، اس پر ایمان لائے، اس کے رسول پر ایمان لائے، اھل بیت ع کی فضیلت کی معرفت حاصل کرے، پانچ وقت کی نماز پڑھے، ماہ رمضان کا روزہ رکھے، با عفت رہے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے بھی چاہے وارد بھشت ہوسکتی ہے۔

---

[197] محاسن برقی ج ۱، ص ۱۱۔

[198] دعائم الإسلام، محقق، مصحح، فیضی، آصف، ج ۲، ص ۲۱۶۔

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و ہفتم: جہنم کے دروازے

وَأَبْوَابَ النِّيرَانِ مُغَلَّقَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُفَتِّحَهَا عَلَيْكُمْ۔[199]

اے لوگو! اور جہنم کے سارے دروازے بند کئے ہوئے ہیں پس دعا کرو کہ تمہارے لئے نہ کھل جائے۔

جہنم کے دروازے

ماہ مبارک رمضان میں روزہ داروں کی احترام میں جہنم کے دروازوں کو بند رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، خطبہ مبارکہ کے اس حصّے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ خداوند متعال نے ماہ مبارک رمضان میں جہنم کے دروازن کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے لیکن ساتھ میں ان دروازوں کو کھولنے کی چابیاں بھی انسانوں کے دسترس میں قرار دی ہیں تاکہ اسکی مرضی اور اختیار باقی رہے۔ اب انسان ان چابیوں (جو کہ حقیقت میں وہی گناہ اور خدا کی نافرمانی) کے ذریعے اگر ان کو کھول دے تو خود ذمہ دار ہوگا۔

جہنم کے دروازوں کی تعداد

قرآن مجید میں جہنم کے دروازوں کی تعداد سات بیان کیے گیے ہیں:

"لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ"[200]

"جہنم کے سات دروازے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دروازے کیلیے ایک مخصوص گروہ تقسیم شدہ ہے۔"

جہنم کے دروازوں سے مراد

اگرچہ اس حوالے سے بحث و گفتگو کافی ہے لیکن بعض روایات کے مطابق اس سے مراد جہنم کے سات طبقات ہیں۔ گویا کہ ہر طبقے کا اپنا مخصوص دروازہ ہے اور وہ مخصوص قسم کے گناہ ہوسکتے ہیں۔

امام باقر علیہ السلام سے مروی روایت میں جہنم کے دروازوں کے نام کچھ اس طرح سے بیان ہوئے ہیں۔

---

[199] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.

[200] سورہ حجر 44

https://downloadshiabooks.com/

1. جحیم: یہ جھنم کا سب سے اوپر والا طبقہ ہے۔
2. لظی: بدن اور چہروں کے کھال کا اترنا
3. سقر (گرما گرم آگ)
4. حطمہ (بھڑکتی ہوئی آگ)
5. ھاویہ (جلانے والی آگ)
6. سعیر (جلانا)
7. جھنم۔[201]

قرآنی آیات کی روشنی میں جھنمی ہونے کے بعض اسباب

قرآن مجید میں جہاں انسان کے مختار ہونے کی بات کی ہے وہاں انسانوں کو سعادت اور بدبختی کی راہیں بھی دکھا دی ہے۔ذیل میں ہم فقط بعض چیزوں کو بطور فہرست بیان کریں گے جو انسانوں کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں اور جھنم کے بند دروازوں کے کھلنے کا باعث بنتا ہے۔

۱۔ گناہ: انسان کیلیے جھنم کے دروازوں کو کھولنے والا سب سے اہم عامل گناہ ہے اور اگرچہ بعد میں ذکر ہونے والے سارے عوامل اسی کے ضمن میں ہی آتے ہیں۔ لیکن ہر گناہ کی الگ خصوصیت اور ہر گناہ مختلف طبقات میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔[202]

۲۔ کفر اور نفاق: جھنم میں لے جانے والے عوامل میں سب سے روشن ترین عامل کفر اور نفاق ہے۔[203]

۳۔ لوگوں کو راہ حق سے منحرف کرنا[204]

۴۔ عمدا قتل کرنا[205]

۵۔ شیطان کی پیروی کرنا[206]

---

[201] بحار ج 8 ص 289 نورالثقلین ج 3 ص 17، ح 60.
[202] مریم/ 86 اور زخرف/ 74 ۔ 75
[203] نساء/ 140 اور آل عمران/ 12)
[204] (نساء/ 55.)
[205] (نساء/ 93.)
[206] اعراف/ 18

https://downloadshiabooks.com/

۶۔ خدا اور رسول سے دشمنی[207]

۷۔ شرک اور بت پرستی[208]

۸۔ ظلم و ستم[209]

۹۔ آیات الھی کو جھٹلانا[210]

۱۰۔ نماز کو ترک کرنا[211]

۱۱۔ عیب جوئی[212]

۱۲۔ سود کھانا[213]

جھنم کے دروازوں کو بند کرنے والے عوامل

جھنم کے دروازوں کو بند کرنے والے عوامل اور اسباب بہت زیادہ ہیں ہم فقط بعض چیزوں کی طرف اشارہ کریں گے۔

۱۔ ایمان اور عمل صالح: کلی طور سورہ مبارکہ عصر اور قرآن مجید کی متعدد آیات میں ایمان اور عمل صالح کو سعادت اور جھنم سے نجات پانے کا عامل اصلی قرار دیا ہے زیل میں بیان کیے جانے والی چیزیں بھی انہی کے مصادیق میں سے ہے۔

محبت امام علی علیہ السلام: بہت ساری روایات میں مولا علی ع کو "قسیم النار والجنہ" کہا گیا ہے۔ آپ ع کی محبت انسان کو جھنم سے بچا سکتی ہے چنانچہ امام سجاد علیہ السلام سے منقول ایک طویل روایت میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے ۔ ۔۔

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللهُ خُزَّانَ جَهَنَّمَ أَنْ يَدْفَعُوا مَفَاتِيحَ جَهَنَّمَ إِلَى عَلِيٍّ يُدْخِلُ مَنْ يُرِيدُ وَيُنَجِّي مَنْ يُرِيد۔[214]

---

[207] توبہ/ 63.
[208] (اسراء/ 39.)
[209] نساء/ 168.
[210] (اعراف/ 40 ۔ 41.)
[211] مدثر/ 40.
[212] (ھمزہ/ 1 و 2.)
[213] بقرہ/ 275.

https://downloadshiabooks.com/

قیامت کے دن خداوند جھنم پر موکل فرشتوں کو حکم دے گا کہ جھنم کی چابیوں کو علی ع کے حوالے کریں تاکہ وہ جسے چاہے داخل کرے اور جسے چاہے نجات دے۔(البتہ امیر المومنین ع بھی مرضی خدا کے بغیر کسی کو وارد بھشت و جھنم نہیں کریں گے)

۲۔ اعمال صالحہ کی بجا آوری:

حدثني جعفر بن محمد، عن آبائه: أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال: يا رسول الله، بأبي أنت وأمي، إني أحسن الوضوء، وأقيم الصلاة، وأؤتي الزكاة في وقتها، وأقرئ الضيف طيبة بها نفسي، محتسب بذلك أرجو ما عند الله. فقال: " بخ بخ بخ، ما لجهنم عليك سبيل، إن الله قد برأك من الشح، إن كنت كذلك[215]. "

امام جعفر صادق ع سے مروی ہے کہ ایک شخص پیغمبر ص کی خدمت میں آیا اور عرض کیا:)میرے ماں باپ آپ ص پر قربان ہو) میں احسن طریقے سے وضو کرتا ہوں، نماز پڑھتاہوں، زکاۃ وقت پر نکالتا ہوں اور مہمان کو خدا کی خشنودی کی خاطر خوشی خوشی گلے لگاتا ہوں میرے لیے اللہ کے نزدیک کیا ہوگا۔ تو آنحضرت ص نے فرمایا: آفرین ہو تم پر آفرین آفرین۔ اگر ایسا ہی ہے تو تمھارے لیے جھنم کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے اور اللہ نے تمہیں ھر قسم کے بخل سے دور رکھا ہے۔

۱۔ ماہ رجب کے روزے:

عن النبي ومن صام من رجب سبعة أيام فان لجهنم سبعة أبواب يغلق الله عنه بصوم كل يوم بابا من أبوابها۔[216]

پیغمبر گرامی اسلام ص سے مروی ہے کہ جو بھی ماہ رجب میں سات روزے رکھے خداوند ہر روزے کے بدلے جھنم کے ایک دروازے کو بند کر دیتا ہے یوں اس کے لئے جھنم کے سارے سات دروازے بند ہوجاتے ہیں

---

[214] بحارالأنوار، ج 8، ص7

[215] قرب الاسناد 75

[216] ثواب الاعمال 55

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ بعض قرآنی سورتوں کی تلاوت

مختلف سورتوں کے خواص کرنے والی بعض روایات میں اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ فلان سورہ کی تلاوت جھنم سے نجات کا باعث بنتا ہے، مثلا امام جعفر صادق ع سے مروی ایک روایت کے مطابق جو بھی سورہ جاثیہ کی تلاوت کرتا وہ ہرگز جھنم کی آگ کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی اسکی آواز کو سنے گا۔[217]

خاتمہ

آخر میں امیر المومنین ع سے منقول ایک کلام کو نقل کر کے بحث کو خاتمہ دیں گے جس میں آپ ع جھنم کی ہولناکی سے بچنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔

عن امیر المومنین علیہ السلام: اِعلَموا اَنَّهُ لَيسَ لِهذَا الجِلدِ الرَّقيقِ صَبرٌ عَلَى النّارِ، فَارحَموا نُفوسَكُم فَإِنَّكُم قَد جَرَّبتُموها فِي مَصائِبِ الدُّنيا. أَفَرَأَيتُم جَزَعَ أَحَدِكُم مِنَ الشَّوكَةِ تُصيبُهُ وَالعَثرَةِ تُدميهِ وَالرَّمضاءِ تُحرِقُهُ؟! فَكَيفَ إِذا كانَ بَينَ طابِقَينِ مِن نارٍ ضَجيعَ حَجَرٍ، وَقَرينَ شَيطانٍ؟[218]

جان لو! اس نازک جلد میں جھنم کی اگ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ پس اپنے نفسوں پر رحم کرو،تم لوگوں کو دنیا کی مصیبتوں کے حوالے سے تجربہ ہے۔ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے ہو کہ تم میں سے کسی کے پاوں میں کوئی کانٹا چب جائے یا پھسلنے کی وجہ سے خون نکل آئے یا گرم کنکریاں پاوں کو جلائے تو کتنی بےتابی کرتے ہو۔ پس اس دن کیا حالت ہوگی جب ہر طرف آگ ہوگی اور شیطان ساتھی ہوگا؟

[217] عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قرأ سورة الجاثية كان ثوابها ان لا يرى النار أبدا ولا يسمع زفير جهنم ولا شهيقها وهو مع محمد صلى الله عليه وآله. (ثواب الاعمال ص 114)

[218] نہج البلاغہ، خطبہ183

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و ہشتم: ماہ رمضان اور شیطان

وَالشَّيَاطِينَ مَغْلُولَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ.[219]

اے لوگو! اور اس ماہ میں شیطان کو غل و زنجیر میں بند کیا ہوا ہے، پس دعا کرو کہ اللہ اسے تمہارے اوپر مسلط نہ کرے۔

شیطان کا غل و زنجیر میں باندھنا:

ماہ مبارک رمضان مہمانی خدا کا مہینہ ہے اور خداوند تبارک و تعالی میزبان ہونے کے ناطے اپنے مہمانوں کی خاطر مدارات میں کوئی کسر نہیں چھوڑا ہے اور اس مہینے میں بچھی ہوئی معنوی دستر خوان سے اطمینان کامل کے ساتھ فیضیاب ہونے کیلیے سرکش شیاطین کو زندانی کرنے کا اعلان اپنے حبیب ص کے ذریعے اس خطبے کر رہا ہے۔

اسی موضوع پر کچھ اور احادیث

اس موضوع پر اور بھی کچھ احادیث نقل ہوئی ہیں۔

1: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ص يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ إِلَى النَّاسِ فَيَقُولُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ غُلَّتْ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ......[220]

امام محمد باقر ع سے مروی ہے کہ پیغمبر گرامی اسلام ص نے ایک دن لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے لوگو! جب ماہ رمضان کا ہلال طلوع ہوتا ہے تو خداوند سرکش شیطانوں کو زنجیر میں باندھ دیتا ہے۔

2: عن الامام الرضا علیہ‌السلام: فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ تُغَلُّ مَرَدَةٌ مِنَ الشَّيَاطِينِ.[221]

---

[219] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث25۔
[220] اصول کافی، ج 4، ص 67۔
[221] بحار، ج 63، ص 205۔

https://downloadshiabooks.com/

امام رضا ع سے مروی ہے کہ سرکش شیطانوں کو ماہ رمضان کے ابتدا سے ہی زنجیروں اور بیڑیوں میں باندھ دیا جاتا ہے۔

3: امیر المومنین ع سے منقول ہے کہ پیغمبر ص نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو خداوند ہر سرکش شیطان پر سات فرشتوں کو مسلط کرتا ہے اور ماہ رمضان کے نکلنے تک ان کے چنگل آزاد نہیں ہوسکتے ہیں۔[222]

شیطان کو بند کرنے والی چیزیں

خطبے کے اس حصے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے بعض کرتوت بند شیطان کو بھی آزاد کر سکتے ہیں، شیطان کو بند کرنے والی چیز روزہ ہے چونکہ روزہ حقیقت میں کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرنے کے ساتھ ساتھ تمام حرام کاموں سے بھی اجتناب کرنا ہے اور اس کے نتیجے میں شیطان غل و زنجیر میں بند ہوجاتا ہے اور وہ فعالیت انجام نہیں دے سکتا ہے۔ پس جو لوگ روزہ نہیں رکھتےہیں اور آداب ماہ رمضان کی رعایت نہیں کرتے ہیں ان کے لیے شیطان قید میں نہیں ہے بلکہ خود شیاطین انسی میں سے شمار ہونے لگتے ہیں، اس بات کی طرف بعض روایات اشارہ کرتی ہیں:

1: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ أَلَا فَضَيِّقُوا مَجَارِيَهُ بِالْجُوعِ.[223]

شیطان خون کی طرح انسان کے اندر گردش کرتا ہے، پس اس کی گردش کو یا گردش کرنے کی جگہوں کو بھوک(روزہ) کے ذریعے تنگ کرو۔

2: جاهِدوا أنفُسَكُم بِالجُوعِ وَ العَطَشِ، فَإِنَّ الأجرَ في ذلِكَ كَأَجرِ المُجاهِدِ في سَبيلِ اللّهِ۔[224]

بھوک اور پیاس(روزہ) کے ذریعے اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو کیونکہ اس کا اجر خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

---

[222] وسائل شیعہ ج 10 ص 304

[223] بحارالانوار، ج60، ص332.

[224] غرر الحکم و درر الکلم، ح 9944.

https://downloadshiabooks.com/

3: عن النبی صلی‌اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم: اَلصّومُ یُسوّدُ وَجْهَ‌الشَّیطانِ وَالصَّدَقَةُ تُکْسِرُ ظَهْرَہ والحُبُّ فی‌اللّٰهِ والمُوازَرَةُ عَلَی العَمَلِ الصالِحِ یَقطَعُ دابِرَہُ وَالاِستغفارُ یَقطَعُ وَتینَهُ[225].

روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کردیتا ہے، صدقہ اسکی کمر کو توڑ دیتا ہے، اللہ کی خاطر کرنے والی دوستی اور عمل صالح میں مدد کرنا اسکی نسل کو تباہ کرتا ہے اور استغفار اسکی شہ رگ کو کاٹ دیتا ہے۔

شیطان کو مسلط کرنے والی خصلتیں

الف: روایت میں آیا ہے کہ ایک دن حضرت موسی ع کی شیطان سے ملاقات ہوئی اس وقت وہ کئی رنگ کی ٹوپی پہنا ہوا تھا۔ حضرت موسی ع نے اس ٹوپی کے بارے میں سوال کیا تو جواب دیا کہ اس کے ذریعے میں انسانوں کے دلوں کو چراتا ہوں۔ پھر حضرت موسی ع نے سوال کیا وہ کونسے گناہ ہیں جن کو انجام دینے سے تم انسانوں پر مسلط ہوتے ہو تو اس نے عرض کیا انسان کی تین حالتیں ایسی ہیں جو اگر کسی میں پیدا ہوجائے تو میں اس پر مکمل مسلط ہو سکتا ہوں

ب: اگر عجب میں گرفتار ہوجائے یعنی اپنے اعمال پر خوش ہونا شروع ہو جائے۔

ج: جب اپنے اعمال کو زیادہ سمجھنے لگے۔

د: اپنی گناھوں کو حقیر سمجھنے لگے۔[226]

ھ: اسی سے مشابہ روایت امام جعفر صادق ع سے بھی مروی ہے:

عن الامام جعفر الصادق علیہ‌السلام: قالَ اِبلیسُ لَعَنَهُ‌اللّٰہُ اِذا استَکْمَنْتُ مِن ابنِ آدَمَ فی ثَلاثٍ لَم اُبالِ ما عَمِلَ فَاِنَّهُ غیرُ مَقبولٍ مِنه!... اذااستَکثَرَ عَمَلَهُ وَنَسِیَ ذَنبَهُ و دَخَلَهُ العُجبُ[227].

امام جعفر صادق ع سے مروی ہے کہ شیطان کہتا ہے: اگر میں تین خصلت کو کسی انسان میں مستحکم کرنے میں کامیاب ہوجاوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتا کہ

---

[225] سفینہ، ج 1، ص 700۔
[226] الکافی ج 2 ص 314۔
[227] خصال، ج 1ص 555۔

https://downloadshiabooks.com/

وہ کیا عمل انجام دیتا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ان خصلتوں کیساتھ کبھی اس کے اعمال قبول نہیں ہونگے اور وہ تینوں یہ ہے

1: جب اپنے عمل کو زیادہ قرار دے۔

2: اپنے گناھوں کو بھلا دے۔

3: عجب میں مبتلا ہو جایے۔

شیطان سے امان میں رکھنے والی بعض چیزیں

1: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثلاثَةٌ عُصِموا مِنْ اِبْلِیسَ: الذّاکِرُونَ لِلّٰهِ وَالْبَاکُونَ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ[228].

تین گروہ کو شیطان اغوا نہیں کر سکتا:

الف): کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے۔

ب): خوف خدا میں رونے والے۔

ج): سحر کے وقت استغفار کرنے والے۔

2: عن امیرالمؤمنین علیہ السلام: اِذا وَسوَس الشیطانُ اِلی أحدِکُم، فَلْیَتعوَّذْ بِاللّٰهِ وَلْیُقُل: آمنتُ بِاللّٰهِ وبِرسولهِ صلی اللہ علیہ وآلہ مُخلِصاً لَهُ الدّین۔

جب بھی شیطان تم میں سے کسی کو وسوسہ میں ڈال دے تو خدا سے پناہ مانگو(اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو) اور اس ذکر کو پڑھا کرو"«آمنتُ بِاللّٰهِ وبِرسولهِ صلی اللہ علیہ و آلہ مُخلِصاً لَهُ الدّین"۔[229]

[228] جامع احادیث الشیعہ، ج 14، ص 375
[229] خصال، ج 2، ص 63

https://downloadshiabooks.com/

درس بیست و نہم: ماہ رمضان میں سب سے افضل عمل

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیه السلام فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ؟ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ.[230]

حضرت علی علیہ السلام فرماتا ہے کہ میں نے بلند ہو کر عرض کیا: اے پیغمبر خدا! اس ماہ میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ فرمایا: بہترین و افضل ترین عمل حرام کاموں سے پرہیز کرنا ہے۔

مقدمه

قرآن مجید میں روزہ فرض کرنے کا فلسفہ تقوی کے حصول کو قرار دیا ہے۔[231] اور تقوی سے مراد انسان کے اندر ایک ایسی طاقت کا آجانا ہے جو اسے گناہ اور حرام کاموں سے روکے۔اور یہ طاقت انسان کو ایک دم حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ طویل عرصے کی جدوجہد کے بعد ہی اسکا حصول ممکن ہے۔

پس ماہ مبارک کے ھدف کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ماہ میں سب سے بہترین عمل وہی ہوگا جو اس ھدف کے حصول میں ہماری مدد کرے اور تقوی کو حاصل کرنے کیلیے سب سے بڑا معاون حرام کاموں سے پرہیز کرنا ہے۔ گناہ انسان کے دنیوی اور اخروی زندگی پر ھلاکت خیز اثرات مرتب کرتے ہیں ذیل میں ہم احادیث کی روشنی میں گناہ کے کچھ منفی اثرات بیان کریں گے۔

انسان کی زندگی میں گناہ کے اثرات

اگرچہ انسان کی اکثر دنیوی اور تمام اخروی بدبختیوں کی اصل وجہ اسکی گناہ ہوا کرتی ہے لیکن ہم یہاں پر فقط بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

1. گناہ انسان کو ھلاک کرتا ہے

[230] بحارالانوار، کتاب الصوم، حدیث 25.
[231] سورہ بقرہ 183

https://downloadshiabooks.com/

حدیث1: عن الامام الجواد علیه السلام: »مَوْتُ الْإِنْسَانِ بِالذُّنُوبِ أَكْثَرُ مِنْ مَوْتِهِ بِالْأَجَلِ وَ حَيَاتُهُ بِالْبِرِّ أَكْثَرُ مِنْ حَيَاتِهِ بِالْعُمُرِ۔[232]

انسان موت آکر مرنے سے زیادہ اپنے گناھوں کی وجہ مرتے ہیں۔

حدیث 2: عن الإمامُ الصّادقُ علیه السلام : يَعيشُ النّاسُ بإحسانِهِم أكثَرَ مِمّا يَعيشُونَ بأعمارِهِم، ويَموتُونَ بذُنوبِهِم أكثَرَ مِمّا يَموتُونَ بآجالِهِم۔[233]

امام صادق ع سے مروی ہے کہ لوگ عمر زیادہ ہو کر جینے سے زیادہ احسان اور نیکی کرنے کے ذریعے جیتے ہیں۔ اور موت آنے سے مرنے سے زیادہ گناہ کی وجہ سے مرتے ہیں۔

حدیث 3: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

»نعوذ بالله من الذنوب التی تعجل الفناء وتقرب الآجال و تخلی الدیار ، و ھی قطیعة الرحم والعقوق وترک البر«[234]

میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں ایسے گناھوں سے جو جلدی نابود کر دیتا ہے، موت کو قریب کردیتا ہے اور گھروں کو ویران کر دیتا ہے اور وہ قطع رحم کرنا، عاق والدین ہونا اور احسان کو ترک کرنا ہے۔

2. دل کو تاریک کر دیتا ہے

عن أبي جعفر علیه السلام: قال: ما من عبد إلا وفي قلبه نکتة بیضاء، فإذا أذنب ذنبا خرج في النکتة نکتة سوداء، فإن تاب ذهب ذلك السواد وإن تمادى في الذنوب زاد ذلك السواد حتى

---

[232] کشف الغمه فی معرفة الائمہ، ج2، ص 350
[233] بحار الأنوار : 7/140/5
[234] اصول کافی ج 2 ص448

https://downloadshiabooks.com/

يغطي البياض فإذا غطى البياض لم يرجع صاحبه إلى خير أبدا وهو قول الله عز وجل: " كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون"۔[235]

امام محمد باقر ع سے مروی ہے کہ سارے لوگوں کے دل سفید ہوتے ہیں اور جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ اور اگر وہ توبہ کرے تو وہ سیاہ نقطہ ختم ہوجاتا ہے لیکن اگر وہ گناہ پر گناہ کرتا رہے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پورے سفیدی کو گھیر لیتا ہے اور جب مکمل سیاھی چھا جائے تو وہ دوبارہ خیر کی طرف نہیں آسکتا اور اسی بات کو آیہ شریفہ "بے شک ان کے کیے ہویے کام ان پر مسلط ہوا ہے" بیان کرتی ہے۔

3. دلوں کو الٹا کر دیتا ہے

قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: «كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ إِنَّ الْقَلْبَ لَيُوَاقِعُ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَزَالُ بِهِ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيُصَيِّرَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ»[236]

امام صادق علیہ السلام سے مروی کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے گناہ سے بڑھ کر دل کو خراب کرنے والی کوئی اور چیز نہیں ہے جب دل کوئی گناہ کرتا ہے اور اسے تکرار کرتا رہتا ہے تو اس کا دل الٹا ہو جاتا ہے(یعنی کوئی وعظ و نصیحت اس پر اثر نہیں کرتا ہے)

4. زندگی میں مشکلات اور امراض ایجاد کرتا ہے

عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أما إنه ليس من عرق يضرب ولا نكبة ولا صداع ولا مرض إلا بذنب، وذلك قول الله عز وجل في كتابه: " وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفو عن كثير " قال: ثم قال: وما يعفو الله أكثر مما يؤاخذ به.[237] ہشام بن سالم امام صادق ع سے روایت کرتا ہے کہ آپ ع نے فرمایا: کوئی رگ نہیں کٹتی، کبھی پاوں پتھر سے نہیں ٹکرتے، کبھی درد سر نہیں ہوتا اور کبھی انسان مرض میں مبتلا نہیں ہوتا مگر گناہ کی وجہ سے(ان سارے مشکلات کی وجہ گناہ ہے) اور آیہ

[235] اصول کافی ج 2 ص 273 /سورہ مطففین 14
[236] ھمان ص 268
[237] ھمان ص 269

https://downloadshiabooks.com/

شریفہ "جو مصیبت بھی تم تک پونچتی ہے وہ تمھارے کرتوتوں کی وجہ سے ہے اور وہ بہت کو بخش دیتا ہے" اسی بات کو بیان کرتی ہے۔

پھر امام نے فرمایا: جن گناھوں کو خدا بخش دیتا ہے ان گناھوں سے زیادہ ہے جن کی وجہ سے انسان مواخذہ ہوتا ہے۔

5. دعا کو قبول ہونے نہیں دیتی

عن أبي جعفر عليه السلام قال: إن العبد يسأل الله الحاجة فيكون من شأنه قضاؤها إلى أجل قريب أو إلى وقت بطئ، فيذنب العبد ذنبا فيقول الله تبارك وتعالى: للملك لا تقض حاجته واحرمه إياها، فإنه تعرض لسخطي واستوجب الحرمان مني.[238]

امام محمد باقر ع سے مروی ہے کہ کھبی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے اور اپنی حاجت کو طلب کرتا ہے اور اسکی حاجت جلدی یا کچھ دیر بعد پوری ہونا مقدر ہو جاتا ہے لیکن وہ شخص اسی دوران گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے تو خداوند تبارک و تعالی فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اسکی حاجت کو پورا نہ کرے اور اسے محرو کر دے کیونکہ وہ میرے غضب کا شکار ہوا ہے اور محروم رہنے کا مستحق ہوا ہے۔

6. خشک سالی کا باعث بنتا ہے

عن ابی حمزه عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: إنه ما من سنة أقل مطرا من سنة ولكن الله يضعه حيث يشاء إن الله عز وجل إذا عمل قوم بالمعاصي صرف عنهم ما كان قدر لهم من المطر في تلك السنة إلى غيرهم.....[239]

ابو حمزہ روایت کرتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر ع سے سنا کہ آپ ع فرما رہے تھے:ایسا نہیں ہے کہ ایک سال کی حصے میں بارش کم ہو اور ایک سال میں زیادہ (بلکہ سب میں اپنے حصے کے بارش مقدر ہوتے ہیں) لیکن اللہ اپنی مرضی سے اسے جہاں

[238] همان ص271
[239] همان ص 272

https://downloadshiabooks.com/

چاہے برساتا ہے کبھی ایک قوم کی گناھوں کی وجہ سے ان کیلیے مقدر شدہ بارش کو کہیں اور جگہ برساتا ہے۔

7. توفیقات خیر کو سلب کرتا ہے

عن ابن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الرجل يذنب الذنب فيحرم صلاة الليل وإن العمل السيئ أسرع في صاحبه من السكين في اللحم.[240]

انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ نماز شب سے محروم ہوجاتا ہے۔ اور برے عمل کا انسان کے اندر اثر تیز چاقو کا گوشت میں کرنے والے اثر سے زیادہ ہے۔

8. بے معرفت لوگ مسلط ہونے کا باعث بنتا ہے

عن ابي عبدالله عليه السلام قال: يقول الله عز وجل: إذا عصاني من عرفني سلطت عليه من لا يعرفني.[241]

جب میرے معرفت رکھنے والے میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتے ہیں۔

9. رزق میں کمی کا باعث بنتا ہے

عن أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُزْوَى عَنْهُ الرِّزْقُ.[242]

امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اسکی روزی کو اس سے دور کیا جاتا ہے۔

---

[240] ھمان ص 272
[241] ھمان ص 276
[242] ھمان ص 270

https://downloadshiabooks.com/

اظہار تشکر

الحمد للہ رب العالمین

آخر میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں کی خطبہ شعبانیہ کی روشنی میں لکھ کر دیے جانے والے دروس حدیث آج 29 رمضان المبارک 1439ھ کو اختتام ہوا۔

آپ تمام ممبران اور قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ملتمس دعا الاحقر: محمد علی شریعتی

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

https://downloadshiabooks.com/